بسم اللہ الرحمن الرحیم

كذٰلك نصرّف الآيات لقومٍ يشكرون ○ القرآن

كنز النّوادر في القوانين والمصادر

اُردو شرح اِرشادُ الصّرف

ازافادات

شیخ الصّرف والنّحو حضرت مولانا نصر اللہ خان مدظلہ

مُہتمم مدرسہ عربیہ بحر العُلوم توحید آباد

ترتیب وتزئین

حضرت مولانا عُبیدُ اللہ خُضداری فاضل دیوبند (ہند)

ناشر

مدرسۃ العلوم الشّرعیۃ کوشک

بکس ۱۴، شہر خُضدار بلوچستان پاکستان فون: ۰۸۴۴۲۱۳۳۱۷

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ (القرآن)

كنز النوادر
في
القوانين والمصادر

اردو شرح: ارشاد الصرف

از افادات
شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان مدظلہ
مہتمم مدرسہ ربانیہ بحر العلوم توحید آباد

ترتیب وتزئین
حضرت مولانا عبید اللہ خضداری فاضل دیوبند

ناشر
مدرسۃ العلوم الشرعیہ کوشک
بکس ۱۴۳ شہر خضدار بلوچستان فون ۴۱۳۳۱۷

نام کتاب :	کنز النوادر فی القوانین والمصادر
تصنیف :	مولانا عبید اللہ خضداری
طبع اوّل :	جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع دوم ــــ تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع سوم ــــ تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع چہارم ــــ تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع پنجم ــــ تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع ششم ــــ تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
ناشر	مدرسۃ العلوم الشرعیۃ
مطبوعہ	الجنت پرنٹنگ پریس کراچی فون نمبر: ۷۷۱۳۲۰، ۷۷۲۹۵۲۱
کتابت	عیسیٰ سربازی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کے پتے

۱- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰

۲- مولانا حافظ محمد احسن مدرسہ توحید آباد پوسٹ رحیم آباد تحصیل صادق آباد، رحیم یار خان

۳- قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

۴- مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

۵- فاروقیہ کتب خانہ مسجد روڈ شہر خضدار بلوچستان

پیش لفظ

اللہ رحمٰن ورحیم کالاکھ لاکھ احسان ہے جس نے بندۂ حقیر کو کَنزُ النَّوادِر فِي القَوانِينِ والمَصادِر (شرح ارشاد الصرف حصّہ قوانین) کے لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ ارشاد الصرف کی آج تک بہت سی شرحیں لکھی جاچکی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی جس قدر زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے کم ہے۔ بعض مخلص دوستوں کے اصرار پر میں نے اس کارِ عظیم کے لیے قلم اٹھانے کی جرأت کی۔ بایں ہمہ وہ حرفِ آخر نہیں۔ اس میں صواب وخطاء کا احتمال ہے۔ اصلاحی مشورہ قبول کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا کیونکہ راقم کی حیثیت علمی میدان میں ایک طالب علم کی ہے۔ اگرچہ بتقاضائے قلتِ استعداد و فقدانِ مہارت کہیں غلطی ہوگئی تو مطلع کرنے پر دعاگو ہوں گا۔

تحریر مسائل میں زیادہ تر مدار نوادر الاصول، فیوضِ عثمانی مایغنیك فی الصّرف۔ نغزك۔ بھتال رہی ہے۔ خواص الابواب، مصباح اللغات اور مصادر انجاد الصرف سے ماخوذ بتلخیص ہیں اور بعض دیگر کتب سے بھی امداد لی گئی ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں مشغلہ طلب علم کو اہم المشاغل یقین کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اہل علم کے لیے نافع ومفید ثابت ہو ۔ وَمَا توفیقی الا باللہ العلیّ العظیم

بقدرِ وسع در اصلاح کوشند
اگر اصلاح نتوانند پوشند

عبدہٗ عبید اللہ عفا اللہ عنہ
خضدار بلوچستان

مقدمہ ارشاد الصرف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَوْصُوْفِ بِالتَّصْرِيْفِ الْمَنْعُوْتِ بِالتَّخْفِيْفِ الَّذِيْ اِنْعَامُهٗ صَحِيْحٌ عَلَى الْعِبَادِ غَيْرُ مُعْتَلٍّ بِعِلَلِ طَاعَاتِ الْعُبَّادِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُضَاعَفِ قَدْرُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ الْاَمْجَادِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ غَيْرُ مَهْمُوْزٍ سَجَايَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ۔

امّا بعد ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے سات چیزوں کا جاننا ضروری ہے :

(۱) مقامِ علم (۲) تعریفِ علم (۳) موضوعِ علم (۴) غرضِ علم (۵) واضعِ علم (۶) وجہ تسمیہ کتاب (۷) مصنفِ کتاب

سوال : ان سات چیزوں کا جاننا کیوں ضروری ہے ؟

جواب : مقام کے معنی مرتبہ ۔ مقام کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ پڑھنے میں مزید شوق پیدا ہو۔

تعریف کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ طلبِ مجہولِ مطلق لازم نہ آئے۔

موضوع کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ مقصود اور غیر مقصود میں امتیاز ہو جائے۔

غرض کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ سعی مبتدی عبث نہ ہو۔

واضع کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ اس کی شان وشوکت دل میں بیٹھ جائے اور محنت کرنے میں مزید دلچسپی پیدا ہو۔

وجہ تسمیہ کتاب کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ مذکورہ کتاب کے لیے اس نام کا تجویز کیوں عمل میں لایا گیا ہے۔

مصنف کا نام جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ اس کے مرتبہ علمیت سے کتاب کی اہمیت معلوم ہو کہ اس کتاب کا

مصنف جو اتنے مرتبہ والا ہے تو اس کی تصنیف کردہ کتاب بھی اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ ایسے ہی علم صرف کے شروع کرنے سے پہلے ان سات چیزوں کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

مقام علم الصّرف اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ علم صرف جمیع علوم کے لئے بمنزلہ ماں کے ہے یعنی باعتبارِ ضرورت واہمیت نہ باعتبارِ شان وفضیلت۔

تعریف[2] علم الصّرف اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ یُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِیَةِ الْکَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَیْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِیْلِ

ترجمہ: علم صرف نام ہے ایسے چند قوانین کا جن کے ذریعے سے تین کلموں کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں باعتبار اصل بناء تعلیل کے۔

موضوع[3] علم الصّرف: اَلْکَلِمَةُ مِنْ حَیْثُ الصِّیْغَةِ وَالْبِنَاءِ کلمات لغت عرب باعتبار صیغہ اور بناء کے۔

غرض[4] علم الصّرف: صِیَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِی الصِّیْغَةِ۔ ذہن کو بچانا صیغہ کی غلطی سے۔

واضع علم الصّرف: حضرت معاذ بن مسلم الہروی رحمۃ اللہ علیہ (بقول اکثر) (قانونچہ شاہ جالی)

وجہ تسمیہ کتاب: ارشاد الصرف کا معنی راستہ دکھلانے والا علم صرف کا۔ اِرْشَادٌ مصدر بمعنی اسم فاعل مُرْشِدٌ۔ الصّرف کا مضاف لفظ علم محذوف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے مُرْشِدُ... عِلْمِ الصَّرْفِ۔ یعنی یہ کتاب علم صرف کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔

مصنّفِ کتاب: حضرت مولانا خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ اسکے خلاف بات غیر محقق ہے۔

---

[1] صرف کے لغوی معنی پھیرنا۔ اصطلاحی معنی تَحْوِیْلُ الْاَصْلِ الْوَاحِدِ (المصدر) اِلٰی اَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِحُصُوْلِ الْمَعَانِی الْمُتَوَرَّةِ۔

[2] تعریف کا لغوی معنی مَا یُعْرَفُ بِهِ الشَّیْءُ۔ : اصطلاحی معنی مَا یُمَیَّزُ بِهِ الشَّیْءُ عَنْ جَمِیْعِ مَا عَدَاهُ۔

[3] موضوع کا لغوی معنی رکھا ہوا۔ اصطلاحی معنی مَا یُبْحَثُ فِی الْعِلْمِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِیَّةِ۔

[4] غرض کا لغوی معنی مطلوب۔ اصطلاحی معنی مَا یَکُوْنُ بَاعِثًا لِلْفِعْلِ۔

چند اصطلاحاتِ مستعملہ

لغت ۔ لغت کا لغوی معنی بولی۔ اصطلاحی معنی مَا یُعَبِّرُ بِہٖ کُلُّ قَوْمٍ عَنْ اَغْرَاضِہِمْ ۔

اصطلاح ۔ اصطلاح کا لغوی معنی صلح کرنا ۔ اصطلاحی معنی اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ عَلٰی اَمْرٍ مَخْصُوْصٍ

صیغہ ۔ صیغہ کا لغوی معنی سونے کو پگھال کر قالب میں ڈالنا ۔ اصطلاحی معنی وہ شکل جو حروف حرکات وسکنات کو ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو جیسے ضَ۔رَ۔بَ بعد از ترتیبِ حروف وحرکات وسکنات ضَرَبَ ہوا۔

منصرف ۔ وہ ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین آئیں۔

غیر منصرف ۔ غیر منصرف وہ ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئیں۔ یعنی موضعِ جر میں ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

معرب ۔ معرب وہ ہے جس کا آخر "عامل ..... کے مختلف ہونے ..... سے" بدلے۔

تنوین ۔ هِيَ نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ لَا لِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ یعنی وہ نونِ ساکنہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو فعل کے تاکید کے لئے نہ ہو اور یہ نون صرف پڑھنے میں آتا ہے۔ لکھنے میں نہیں آتا۔

حروفِ جارہ ۔ حروفِ جارہ سترہ ہیں ؎

بَا۔ وتَا۔ کاف ولام۔ واو۔ مُنْذُ ومُذْ، خَلَا
رُبَّ۔ حَاشَا۔ مِنْ۔ عَدَا۔ فِیْ۔ عَنْ۔ اِلٰی۔ حَتّٰی۔ عَلٰی

حروفِ ندا ۔ حروفِ نداء پانچ ہیں: یَا۔ اَیَا۔ هَیَا۔ اَیْ۔ ہمزہ مفتوحہ یعنی أ

حروفِ جازمہ ۔
اِنْ وَلَمْ۔ لَمَّا ولامِ امر، لائے نہی نیز
پنج حرف این جازمِ فعل اند ہر یک بے دغا

حروفِ ناصبہ ۔
اَنْ ولَنْ پس کَیْ۔ اِذَنْ این چار حرفِ معتبر
نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

بدان اَسْعَدَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ کہ کلمات لغت عرب
بر سہ قسم است۔ اسم است، وفعل است، وحرف است، اسم
چون رَجُلٌ وفَرَسٌ، وفعل چون ضَرَبَ ودَحْرَجَ، وحرف چون مِنْ والیٰ

تشریح

سوال : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حمد سے اپنی کتاب کی آغاز کیوں نہیں کی ؟
جواب : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ہی حمد ہے۔
سوال : مصنفؒ ابتدا میں بدان کا لفظ کیوں لایا ؟
جواب : طالب علم کو ہوشیار اور خبردار کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔
سوال : مصنفؒ نے بدان کہا ببین یا بشنو وغیرہ کیوں نہیں کہا ؟
جواب : بدان کا تعلق دل سے ہے، کسی چیز کا دل سے جاننا سب سے اولیٰ ہے۔
سوال : جب کتاب فارسی زبان میں ہے تو جملہ دعائیہ اَسْعَدَكَ اللّٰہُ الخ عربی زبان میں کیوں لایا ؟
جواب : (۱) عربی زبان میں دعاء[1] خداوند قدوس جلد قبول فرماتے ہیں

سوال : لغت کے ساتھ عرب کی قید کیوں لگائی جبکہ تمام لغات کے کلمات تین قسم پر ہیں ؟
جواب : عرب کی تخصیص مقصود کے اعتبار سے ہے ورنہ کوئی زبان ان تین قسموں سے خالی نہیں۔
سوال : کلمات کو تین قسموں میں کیوں بند کیا ؟
جواب : کلمات کو تین قسموں میں بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے گا یا نہ اگر نہیں تو وہ حرف ہے اگر بذاتِ خود دلالت کرے گا "یعنی وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہوگا" تو پھر دو حال سے خالی نہیں یعنی وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ

[1] حدیث پاک میں عربی زبان میں دعاء مانگنے کی ترغیب آئی ہے اَلدُّعَاءُ بِلِسَانِ الْعَرَبِیَّةِ اَسْرَعُ لِلْاِجَابَةِ ۱۲

کے ساتھ متصل ہوگا یا نہ اگر نہ ہوگا تو وہ اسم ہے اگر ہوگا تو وہ فعل ہے۔

سوال : مصنفؒ نے یہاں اسم کو مقدم کیوں کیا جبکہ دوسروں نے فعل کو مقدم کیا ہے ؟
جواب : یہ مصنفؒ کی مسامحت ہے۔

واسم بر سہ قسم است ثلاثی ورباعی وخماسی۔ ثلاثی سہ حرفی را گویند چون زَیۡدٌ، رباعی چہار حرفی را گویند چون جَعۡفَرٌ وخماسی پنج حرفی را گویند چون سَفَرۡجَلٌ۔ وفعل بر دو قسم است ثلاثی و رباعی۔ ثلاثی چون ضَرَبَ ورباعی چون دَحۡرَجَ۔

تشریح

قولہ اسم بر سہ قسم است ۔ یہاں سے اسم متمکن جامد کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ یعنی اسم جامدؔ متمکن باعتبار تعدادِ حروفِ اصلیہ کے تین قسم پر ہے (۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی

ثلاثی الخ بضم ثا یہ ثلاثۃ "بفتح ثا" کی طرف منسوب ہے اور ثلاثی کا ضمہ نسبت کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح رُباعی۔ خُماسی ہر ایک اَرۡبَعَۃٌ اور خَمۡسَۃٌ کی طرف منسوب ہیں۔

سوال : اسم احادی اور ثنائی بھی ہوتا ہے جیسے کاف خطاب اور مَا۔ مَنۡ پس ان کو ذکر کیوں نہیں کیا ؟

جواب : یہ اسماء غیر متمکنہ ہیں اور اس جگہ تقسیم اسم متمکن کی ہے۔

سوال : واضع نے اسم سداسی کو وضع کیوں نہیں کیا ؟

لہ مصنفؒ نے ان اقسام کا مقسم اسم جامد کو قرار دیا نہ کہ مطلق اسم معرب کو اس لئے کہ مصدر خماسی نہیں ہوتا ہے اور اسم معرب کی اقسام ثلاثہ کی طرف تقسیم اس امر کو مقتضی ہے کہ مصدر خماسی ہو۔

جواب : (۱) ایک تو ثقل سے بچنے کی خاطر (۲) التباس سے بچنے کی خاطر کیونکہ کلمہ کی صالح بنا کم از کم تین حرف پر ہوتی ہے تو سداسی کی صورت میں یہ وہم پڑتا کہ یہ ایک.. کلمہ ہے یا دو...... کلمے ہیں۔

قولہ فعل[1] بر دو قسم است : فعل سے مراد متصرف ہے۔ فعل اور مصدر[2] اور اسم مشتق دو دو قسم پر ہیں (۱) ثلاثی (۲) رباعی۔

فعل ثلاثی کی مثال جیسے ضَرَبَ۔ **فعل رباعی کی مثال** جیسے دَحْرَجَ۔

مصدر ثلاثی کی مثال جیسے ضَرْبٌ۔ **مصدر رباعی کی مثال** جیسے دَحْرَجَةٌ

اسم مشتق ثلاثی کی مثال جیسے ضَارِبٌ۔ **اسم مشتق رباعی کی مثال** جیسے مُدَحْرِجٌ

سوال واضع نے فعل خماسی کیوں وضع نہیں کیا ؟

جواب اگر فعل خماسی وضع کیا جاتا تو اس کے ساتھ جب ضمیر مرفوع متصل لاحق ہوتا تو وہی دو خرابیاں لازم آتیں جو کہ اسم سداسی کو وضع کرنے میں لازم آتی تھیں۔

بدان کہ میزان در کلام عرب **فا و عین و لام** است

تشریح

سوال : میزان کو کلامِ عرب کے ساتھ خاص کیوں کیا ؟

جواب : میزان کی عرب کے ساتھ تخصیص بوجہ مقصد کے ہے۔

سوال : میزان کی غرض کیا ہے ؟

جواب : میزان سے حروفِ اصلیہ اور زوائد کو جدا کرنا مقصود ہے نہ کہ پہچاننا۔

سوال : میزان کے لئے انیس حروفِ ھجا میں سے **فَا عَیْن لَام** کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے ؟

---

[1] فعل مع اپنے تمام قسموں کے اور تمام اسماء جو فعل سے مشتق ہوتے ہیں اور مصدر دو دو قسم پر ہیں : ثلاثی اور رباعی نہ کہ خماسی اس لئے کہ فعل تصرف اور لحوقِ ضمائر کے لحاظ سے اسم سے ثقیل ہے اور جبکہ فعل خماسی الاصل نہیں لہٰذا مصدر اور مشتقات جو اس کے تابع ہیں نیز خماسی الاصل نہ ہوں گے۔

جواب : حروف باعتبار مخارج کے تین قسم ہیں شفوی وسطی حلقی ۔ میزان کے لئے ان میں سے ایک ایک حرف لیا تو کل تین ہوئے یعنی شفوی میں سے فا ، حلقی میں سے عین ، وسطی میں سے لام۔

سوال : شفوی، وسطی، حلقی میں اور حروف بھی تھے پھر ان کی تخصیص کیوں کی گئی ؟

سوال : پہلے فا پھر عین پھر لام اس طرح ترتیب دینے کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : میزان کے لئے ایسے کلمہ کی ضرورت تھی جو اعم الافعال ہو یعنی تمام فعلوں (کاموں) کو شامل ہو۔ جب ان حروف کو اس ترتیب سے رکھا گیا تو کلمہ بن گیا فعل بمعنی کام تو اب جہان میں جتنے بھی کام ہوں گے سب کو لفظ فعل شامل ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ مقصد ان حروف سے اور اسی ترتیب سے پورا ہوتا تھا اسی وجہ سے میزان کے لئے ان حروف کو اسی ترتیب سے خاص کیا گیا۔

سوال : میزان کے لئے وزن ثلاثی کا انتخاب کیوں کیا گیا ؟

جواب : اگر میزان رباعی ہوتا تو ثلاثی کے وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا اگر خماسی ہوتا تو رباعی کا وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا، ثلاثی کا وزن نکالتے وقت دو حرف کم کرنے پڑتے تو کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

> وحروف بر دو قسم است حرف اصلی وحرفِ زائدہ، حرفِ اصلی آن است کہ در مقابلۂ فا وعین ولام بود چون ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ وحرف زائد آن است کہ در مقابلہ این حرف نبود چون اَکْرَمَ بروزنِ اَفْعَلَ

تشریح

حروف دو قسم پر ہیں : (۱) حرف اصلی (۲) حرف زائدہ

حرف اصلی حروف اصلی وہ ہیں جو مجرد و مزید فیہ سب گردانوں میں آئیں یعنی ماضی مضارع اسم فاعل اسم مفعول، جحد امر نہی اسم ظرف جیسے ضَرَبَ" اب ضاد را با ساری گردانوں میں موجود ہوں گے" يَضْرِبُ ضَارِبٌ مَضْرُوبٌ وغیرہ۔

حکم حرفِ اصلی یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کے مقابلہ میں فآ، عیؔن، لآم کو لائیں گے جیسے ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ، یَضْرِبُ بروزنِ یَفْعِلُ الخ۔

حروفِ زائدہ وہ ہیں جو اسی باب کی سب گردانوں میں نہ آئیں بلکہ کہیں موجود ہوں اور کہیں موجود نہ ہوں جیسے یَضْرِبُ کا یآ ضَارِبٌ میں نہیں ضَارِبٌ کا الف ضَرَبَ میں نہیں الخ

حکم حرفِ زائدہ یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کو فآ، عیؔن، لآم کے مقابلہ میں نہیں لائیں گے بلکہ خود اپنی جگہ پر آئیں گے جیسے یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ میں یآ۔ ضَارِبٌ بروزنِ فَاعِلٌ میں الف خود اپنی جگہ پر آئے ہوئے ہیں۔

حروفِ زائدہ کی پہلی تقسیم

حروفِ زائدہ دو قسم پر ہیں: (۱) اپنے ماقبل کی جنس میں سے ہوگا (۲) یا اپنے ماقبل کی جنس میں سے نہ ہوگا

قسم اول کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کا زائد حرفِ ہجا کے اُنتیس حرفوں میں سے ہو سکتا ہے اور وزن نکالتے وقت میزان میں سے جو حرف اس کے ماقبل کے مقابلہ میں ہے وہی حرف اس زائد کے مقابلہ میں آئے گا یعنی یہ زائد اس حرفِ اصلی کے تابع ہوگا جیسے جَلْبَبَ بروزنِ فَعْلَلَ بآ اول اصلی ہے اس کے مقابلہ میں لآم ہے، بآ دوم زائد ہے اس کے مقابلہ میں بھی لآم "....." لائیں گے

قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کا زائد حرف سَئَلْتُمُوْنِيهَا کے حرفوں میں سے ہوگا اور موزوں میں جس شکل پر حرف زائدہ ہے وزن میں بھی اسی شکل پر آئے گا جیسے ضَارِبٌ بروزنِ فَاعِلٌ۔

حروفِ[1] زائدہ کی دوسری تقسیم

حروفِ زائدہ کی تین قسمیں ہیں (۱) زائدہ برائے اشتقاق (۲) زائدہ برائے نقل باب (۳) زائدہ برائے الحاق

---

[1] حروف زائدہ کے پہچاننے کے تین طریقے ہیں: (۱) اشتقاق (۲) غلبہ (۳) عدم النظیر۔

اشتقاق: جو حرف گردان میں کہیں ہو اور کہیں نہ ہو جیسے ضَرَبَا میں الف، ضَرَبُوْا میں وآو، ضَرَبَتْ میں تآ الخ

غلبہ: جو حروف خاص مقام پر زائد ہوتے ہیں جیسے تآ جو حالتِ وقف میں ہا ہو جاتی ہے جبکہ اس تا سے پہلے تین حرف ہوں جیسے حَبَّةٌ بروزنِ فَعْلَةٌ یا جیسے الف ونوؔن زائدتاں جو کہ آخر کلمہ میں زائد ہوتے ہیں جبکہ ان سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

زائدہ برائے اشتقاق اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے ضَرَبَ (ماضی) سے یَضْرِبُ (مضارع) بناتے وقت یا زیادہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے نقل باب: اس کو کہتے ہیں ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے کَرُمَ (مجرد) سے اَکْرَمَ (مزید) بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے الحاق: اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرتے وقت کسی حرف کا اضافہ کیا جائے جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ کے ہموزن کرنے کی خاطر دوسری با بڑھا کر جَلْبَبَ کر دیا۔

پہچان قسم اول: جو زائد ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں نہ ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تاء زائد ہے جو کہ ضَرَبَ میں نہیں۔

پہچان قسم دوم: جو حرف زائد صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم مزید میں ہو اور اس کے مادہ مجرد میں نہ ہو، جیسے اَکْرَمَ (مزید) میں ہمزہ کَرُمَ (مجرد) سے زائد کیا گیا ہے۔

پہچان قسم سوم: اس کا کوئی خاص طریقہ نہیں کیونکہ اس کا تعلق زیادہ سماع سے ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں زوائد اشتقاق اور زوائد نقل باب غرض معنوی کے لئے لائے جاتے ہیں اور زوائد الحاق غرض لفظی کے لئے لائے جاتے ہیں یعنی رعایتِ وزن وسجع۔ الحاق سے صرف وزن کی مطابقت مقصود ہوتی ہے۔

فائدہ: صرّاف کے ہاں زوائد میں سے زائد نقل باب اور زائد الحاق کا زیادہ اعتبار ہے۔

> وحرفِ اصلی در ثلاثی سہ است فا و عین و یک لام چون ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ وحرفِ اصلی در رباعی چہار است فا و عین و دو لام چون دَحْرَجَ بروزنِ فَعْلَلَ وحرفِ اصلی در خماسی پنج است فا و عین و سہ لام چون جَحْمَرِشٌ بروزنِ فَعْلَلِلٌ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پہلے تین حرف ہوں جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ

عدم النظیر: اگر ہم اس کلمہ کے جملہ حروف کو اصلی سمجھ کر وزن نکال لیں تو ایسا وزن حاصل ہو کہ عربی لغت میں اس جیسا اور کلمہ نہ ہو جیسے قَرَنْفُلٌ اس کے جملہ حروف اصلی تصور کرنے کے وقت اس کا وزن ہوگا .... فَعَلْلُلٌ جو کہ عربی لغت میں معدوم ہے تو لہٰذا معلوم ہوا کہ نون زائدہ ہے اب وزن ہوگا فَعَنْلُلٌ۔ یہ ایک درخت کا نام ہے۔

تشریح

حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فا عین ایک لام اور رباعی میں چار ہیں فا، عین، دو لام اور خماسی میں پانچ ہیں فا، عین، تین لام

سوال : رباعی اور خماسی میں لام کو تکرار سے کیوں لائے فا یا عین کو تکرار سے کیوں نہیں لائے ؟

جواب : زیادتی ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے تو لام آخر میں تھا اس لئے لام کو تکرار سے لائے۔

ثلاثی بر دو قسم است، ثلاثی مجرّد و ثلاثی مزید فیہ۔ ثلاثی مجرّد آن است کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون ضَرَبَ بر وزنِ فَعَلَ و ثلاثی مزید فیہ آن است کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون اَکْرَمَ بر وزنِ اَفْعَلَ و رباعی نیز بر دو قسم است رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ، رباعی مجرد آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون دَحْرَجَ بر وزن فَعْلَلَ و رباعی مزید فیہ آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون تَدَحْرَجَ بر وزن تَفَعْلَلَ خماسی نیز بر دو قسم است خماسی مجرّد و خماسی مزید فیہ، خماسی مجرد آن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ خماسی مزید فیہ آن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون خَنْدَرِیْسٌ بروزنِ فَعْلَلِیْلٌ۔

تشریح

فائدہ : فعل ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید کا دار و مدار ماضی کے صیغہ......... واحد مزکر غائب پر ہے یعنی صیغہ واحد مزکر غائب ماضی کے تین حرف اصلی ہیں اور کوئی حرف زائد نہیں تو ساری گردان ثلاثی مجرد کہلائے گی جیسے ضَرَبَ اگر تین حرف اصلی سے اور کوئی حرف زیادہ ہے تو ساری گردان ثلاثی مزید کہلائے گی جیسے اَکْرَمَ کیونکہ زوائد اشتقاق

کا مجرد مزید کے مسئلہ میں کوئی اعتبار نہیں۔ رباعی مجرد و مزید کی شرح کو ثلاثی مجرد و مزید کی شرح پر قیاس کرو۔

فائدہ : فعلوں میں حروف اصلی و زوائد مل کر چھ[1] تک ہو سکتے ہیں اور اسموں میں سات[2] تک ہو سکتے ہیں۔

فعل ثلاثی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ دو حرف زائد ہوں جیسے تَضَارَبَ بروزن تَفَاعَلَ تین حرف زائد ہوں جیسے اِسْتَخْرَجَ بروزن اِسْتَفْعَلَ۔

فعل رباعی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ دو حرف زائد ہوں جیسے اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ۔

اسم جامد ثلاثی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ۔ دو حرف زائد ہوں جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ تین حرف زائد ہوں جیسے قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ۔

تین حرف اصلی اور چار زائد کی اسماء جامدہ میں مثال اب تک نظر سے نہیں گزری

اسم جامد رباعی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے صُنْدُوْقٌ بروزن فُعْلُوْلٌ دو حرف زائد ہوں جیسے عَنْكَبُوْتٌ بروزن فَعْلَلُوْتٌ تین زائد ہوں جیسے عَبُوْثَرَانٌ بروزن فَعُوْلَلَانٌ۔

اسم جامد خماسی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ دو حرف زائد ہوں جیسے اِصْطَفْلِيْنَ بروزن فِعْلَلِيْنَ بمعنی گاجر۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد : اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ[۱۲] تھے یعنی تین حرکتیں فا کلمہ میں ضمہ، فتحہ، کسرہ باقی سکون بوجہ ابتدا محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمالات ضمہ، فتحہ، کسرہ، سکون۔ لام کلمہ چونکہ محلِ اعراب ہے لہٰذا اس کے حرکت کا اعتبار نہیں۔ تو فا کلمہ کی تین احتمالوں کو عین

---

[1] **تنبیہ :** کوئی فعل چھ حرف سے تجاوز نہیں کرے گا تائے تانیث، علامت تثنیہ و جمع وغیرہ غیر معتبر مانی گئی ہیں۔ پس اِسْتَخْرَجْتُ يَسْتَخْرِجَانِ يَسْتَخْرِجُوْنَ جیسے کلمات سے جو چھ حرف سے زائد پر مشتمل ہیں اعتراض وارد نہیں ہوگا ۱۲

[2] جاننا چاہیئے کہ سات حروف سے مراد ماسوائے تا تانیث اور الف تانیث اور یا نسبت اور یا تصغیر اور علامت تثنیہ و جمع ہیں۔ لہٰذا مُسْتَخْرَجَاتٌ مُسْتَخْرَجَتَانِ جیسے کلمات سے کہ یہ آٹھ یا نو حرف تک پہنچ گئے ہیں کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا ۱۲

کلمہ کی چار احتمالوں سے ضرب دینے سے بارہ احتمالات بنتے ہیں مگر استعمال میں دس ہیں وہ یہ ہیں :
فَعْل جیسے فَلْسٌ (پیسہ) فَعَلٌ جیسے فَرَسٌ (اسپ)، فَعِلٌ جیسے کَتِفٌ (شانہ)، فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو)، فِعْلٌ جیسے حِبْرٌ، فِعَلٌ جیسے عِنَبٌ (انگور)، فِعِلٌ جیسے اِبِلٌ (اونٹ) فُعْلٌ جیسے قُفْلٌ (تالا)، فُعَلٌ جیسے صُرَدٌ (کنجشک)، فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ (گردن)۔
دو احتمال بوجہ ثقل کے استعمال نہیں ہوئے وہ یہ ہیں : فُعِلٌ ضمہ فا و کسرہ عین، فِعُلٌ کسرہ فا ضمہ عین

اوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ : ثلاثی مزید "اسم جامد" عند المحققین غیر محدود ہیں، صرف امام سیبویہؒ نے تین سو آٹھ بتلائے ہیں۔

اوزان اسم جامد رباعی مجرّد : اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان باعتبار قیاس کے اڑتالیس وزن ہوتے ہیں اس لئے کہ فا کلمہ کی تین احتمال ہیں اور عین کلمہ کی چار احتمال پس تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن ہوتے ہیں۔ اور پھر لام اول کے چار احتمال ہیں پس بارہ کو چار میں ضرب دینے سے اڑتالیس وزن ہوئے، لیکن استعمال میں پانچ وزن ہیں۔ فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ (نام مردم)، فِعْلِلٌ جیسے زِبْرِجٌ (آرائش)، فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ (پنجۂ شیر)، فِعْلَلٌ جیسے دِرْهَمٌ[1] (چاندی کا سکہ)، فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ (صندوق)۔

اوزان اسم جامد رباعی مزید فیہ : اسم جامد رباعی مزید کے اوزان کو محققین نے کثرت کی وجہ سے ضبط نہیں کیا ہے۔

اوزان اسم جامد خماسی مجرّد : اسم جامد خماسی مجرد میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں وہ یوں کہ لام ثانی کے چار احتمالات رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزان سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے (۱۹۲) احتمالات ہو جاتے ہیں لیکن استعمال میں صرف چار اوزان ہیں۔ فَعَلَّلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ (میوہ بہی)، فُعَلِّلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ (شتر قوی)، فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ (پیرزن۔ زن بدخو)، فِعْلَلٌّ جیسے قِرْطَعْبٌ[2] (چیز قلیل)۔

اوزان اسم جامد خماسی مزید فیہ : اسم جامد خماسی مزید فیہ کے اوزان پانچ ہیں۔ فَعْلَلُولٌ جیسے

---

[1] یہ چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن تین ماشہ ایک رتی ایک بٹہ پانچ ہوتی ہے ۱۲ [2] یہ ایک پرندہ ہے جسے لٹورا کہتے ہیں ۱۲

غَضَرفُوطٌ (چھپکلی ۱۲)، فُعَلْلِيْل جیسے خُذَعْبِيْلٌ (باطل چیز ۱۲)، فِعْلَلُوْلٌ جیسے قِرْطَبُوْسٌ (ناقۂ بزرگ و مصیبت ۱۲)، فَعَلْلَلی جیسے قَبَعْثَرٰی (بچۂ شتر لاغر ۱۲)، فَعْلَلِيْلٌ جیسے خَنْدَرِيْسٌ (پرانی شراب ۱۲)۔ دیگر اوزان شاذ ہیں۔

بدانکہ جملہ اقسامِ اسم وفعل از ہفت اقسام بیرون نیست ۔ بیت

صحیح ست ومثال ست ومضاعف ؛ لفیف وناقص ومہموز واجوف

صحیح آن است کہ مقابلہ فا وعین ولام اسم یافعل حرف علت وہمزہ وتضعیف نہ بود چون ضَرَبَ ضَرْبٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ، وحرفِ علت سہ ست واو ، الف ، یا ۔ چون جمع کنی وائے شود ۔ مہموز آن است کہ درو ے ہمزہ مقابلِ فا یا عین یا لام اسم یافعل بود وآن برسہ قسم است مہموز الفاء و مہموز العین ومہموز اللام ۔ مہموز الفاء آن است کہ مقابلہ فا کلمۂ اسم یافعل ہمزہ بود چون اَمْرٌ اَمَرَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ ومہموز العین آن است کہ در مقابلہ عین کلمۂ اسم یافعل ہمزہ بود چون سُئْلٌ سَئَلَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ، مہموز اللام آن است کہ در مقابلۂ لام کلمۂ اسم یافعل ہمزہ بود چون قَرْءٌ قَرَءَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ ۔

تشریح

قولہٗ اسم وفعل : یہاں اسم سے مراد اسمائے متمکنہ اور فعل سے افعال متصرفہ ہیں یعنی اسماء متمکنہ .... اور افعالِ متصرفہ باعتبارِ اقسامِ حروف سات قسم ہیں ۔

اصول چار ہیں ١ صحیح ٢ معتل ٣ مضاعف ٤ مہموز **فروع دس ہیں :** ١ مہموز الفاء ٢ مہموز العین، ٣ مہموز اللام ٤ مثال ٥ اجوف ٦ ناقص ٧ مضاعف ثلاثی ٨ مضاعف رباعی ٩ لفیف مقرون ١٠ لفیف مفروق ۔

سوال : اس تقسیم میں صرف اصول یا صرف فروع کا لحاظ کیوں نہیں کیا، اصول کے ساتھ بعض فروع کو ذکر کر دیا ؟

جواب : مصنفؒ نے اصول کا لحاظ تو کیا ہے مگر معتل کے فروع کو بھی ذکر کر دیا کیونکہ یہ فروع استعمال میں اصول

کے مثل تھے اس لئے ان کو بھی اصول کا درجہ دیا

صحیح : وہ کلمہ ہے کہ جس کے فآ، عین لآم کے مقابلہ میں ہمزہ[1] حرف علت دوحرف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ ضَرْبٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ

وجہ تسمیہ صحیح : صحیح کو صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ صحیح کا معنی تندرست چونکہ یہ کلمہ حرفِ علت ہمزہ وغیرہ کی بیماریوں سے سالم ہوتا ہے اس لئے اس کو صحیح کہتے ہیں۔ اور اس کا دوسرا نام سالم ہے لیکن صحیح سالم سے عام ہے۔

حرف علت : حرف علت تین ہیں ۱ واو ۲ الف ۳ یاء

مہموز : مہموز وہ کلمہ ہے کہ جس کے فآ، عین، لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔ پھر مہموز تین قسم پر ہے:

(۱) مہموز الفا (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام۔

مہموز الفاء : مقابلہ فاء کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے اَمْرٌ اَمَرَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

مہموز العین : مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے سَئْلٌ سَئَلَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

مہموز اللام : مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے قَرْءٌ قَرَءَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

وجہ تسمیہ مہموز : مہموز کو مہموز اس لئے کہتے ہیں کہ مہموز کا معنی ہمزہ دیا ہوا چونکہ اس میں بھی ہمزہ ہوتا ہے اور مہموز کا معنی کوز پشت، چونکہ جس کلمہ میں ہمزہ ہوتا ہے اس کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

> ومضاعف آن است کہ دوحرف اصلی او از یک جنس بود، مضاعف بر دو قسم است، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی آن است کہ در مقابلہ عین ولام اسم وفعل دوحرف از یک جنس بود چون مَدٌّ ومَدَّ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ کہ دراصل مَدْدٌ و مَدَدَ بود۔ ومضاعف رباعی آن است کہ در مقابلہ فآ ولآم اول عیٓن ولام ثانی اسم وفعل دوحرف از یک جنس بود چون زَلْزَلَ زِلْزَالاً بروزن فَعْلَلَ فِعْلاَلاً۔

[1] الف اور ہمزہ کا فرق : الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور ہمزہ تینوں حرکتوں کو قبول کرتا ہے اور ساکن بمع جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے اَمَرَ اُمِرَ سُئِلَ سَأَلُ ۱۲

تشریح

قولہ مضاعف : وہ کلمہ ہے جس کے اندر دو حرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہوں
مضاعف کی دو قسمیں ہیں : (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رُباعی۔

مضاعف ثلاثی : وہ کلمہ ثلاثی ہے جس میں دو حرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہوں جیسے مَدٌّ مَدَّ بروزنِ فَعْلٌ فَعَلَ کہ اصل میں مَدْدٌ مَدَدَ تھے۔

مضاعف رباعی : وہ کلمہ رباعی ہے جس میں دو حرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہوں کے ہوں جیسے زَلْزَلَ زِلْزَالاً بروزن فَعْلَلَ فِعْلَالاً۔

وجہ تسمیہ : مضاعف کو مضاعف اس لئے کہتے ہیں کہ مضاعف کا معنی ہے دوگنا کیا ہوا چونکہ اس میں بھی دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں اس مناسبت سے اس کو مضاعف کہا جاتا ہے۔

و مثال آن است کہ درمقابلہ فا کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون وَعْدٌ وَعَدَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔ واجوف آن است کہ درمقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون قَوْلٌ و قَالَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ وناقص آن است کہ درمقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون رَمْیٌ رَمٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ و لفیف آن است کہ دو حرف اصلی او حرف علت باشند۔ ولفیف بر دو قسم است : لفیفٌ مقرون، لفیفٌ مفروق۔ لفیف مقرون آن است کہ درمقابلہ عین ولام اسم یا فعل حرف علت بود چون طَیٌّ وطَوٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ ولفیف مفروق آن است کہ درمقابلہ فا ولام کلمہ حرف علت بود چون وَشْیٌ وَشٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

تشریح

مثال : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں حرف علت کا ہو۔ پھر مثال کی دو قسمیں ہیں (۱) مثال واوی (۲) مثال یائی

مثال واوی : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے وَعْدٌ وَعَدَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

مثال یائی : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں یاء ہو جیسے یُسْرٌ یَسَرَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ : مثال کو مثال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں ہم مثل ہونا۔ تو یہ قلت تعلیل کی وجہ سے صحیح کی ہم مثل ہے۔ اس مناسبت سے اس کو مثال کہتے ہیں۔

سوال : مثال الفی کیوں نہیں لائے جبکہ الف بھی حروفِ علت میں سے ہے ؟

جواب : الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہے اس لئے مثال الفی ہو نہیں سکتا۔

اجوف : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ پھر اجوف کی دو قسمیں ہیں (۱) اجوف واوی (۲) اجوف یائی

اجوف واوی : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے قَوْلٌ قَوَلَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

اجوف یائی : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں یاء ہو جیسے بَیْعٌ بَیَعَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ

وجہ تسمیہ : اجوف کو اجوف اس لئے کہتے ہیں کہ اجوف کا معنی ہے کھوکھلا چونکہ اس کلمہ کے درمیان (عین) میں حرف علت ہوتا ہے جو تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے۔ بہرحال حرف علت ثابت نہیں رہتا تو اس مناسبت کی وجہ سے اس کو اجوف کہتے ہیں۔

ناقص : وہ کلمہ جس کے لآم کے مقابلہ میں حرف علت ہو پھر ناقص دو قسم پر ہے (۱) ناقص واوی (۲) ناقص یائی
ناقص واوی : وہ کلمہ جس کے لآم کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے دَعْوٌ دَعَوَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔
ناقص یائی : وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں یآء ہو جیسے رَمْیٌ رَمٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔
وجہ تسمیہ : ناقص کو ناقص اس لئے کہتے ہیں کہ ناقص کا معنی ہے نقص والا چونکہ لام کے مقابلہ میں حرف علت ہوتا ہے جو کہ تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس مناسبت کی وجہ سے اس کو ناقص کہتے ہیں۔
سوال : اجوف الفی اور ناقص الفی کا ذکر کیوں نہیں کیا جبکہ الف بھی حروف علت میں سے ایک حرف ہے۔
جواب : صاحب دستور المبتدی نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ میں الف اصلی کبھی نہیں ہوتا ہے بلکہ واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہوتا ہے۔ اجوف ناقص الفی ہو سکتے ہیں لیکن استعمال میں ملتے نہیں
لفیف : وہ کلمہ جس کے اندر دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں پھر لفیف کی دو قسمیں ہیں (۱) لفیف مقرون (۲) لفیف مفروق۔
لفیف مقرون : وہ کلمہ جس کے عیؔن ولآم کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ہوں جیسے طَوْیٌ طَوٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ
لفیف مفروق : وہ کلمہ جس کے فاء ولام کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ہوں جیسے وَشْیٌ وَشٰی بروزن فَعْلٌ فَعَلَ
وجہ تسمیہ : لفیف کا معنی لپیٹا ہوا چونکہ حروف اصلی اس میں زیادہ حرف علت ہی ہوتے ہیں تو گویا کہ کلمہ حروف علت میں لپٹا ہوا ہے۔
سوال : لفیف مقرون کی مذکورہ بالا تعریف وَیْلٌ یَوْمٌ جیسے کلمات پر صادق نہیں آتی باوجودیکہ یہ کلمات مقرون ہی ہیں ؟
جواب : لفیف مقرون کی مذکورہ بالا تعریف اکثری ہے کلی نہیں۔ اصل میں تعریف یوں ہے کہ وہ کلمہ جس کے اندر دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں بلا فصل یعنی حروف علت کے درمیان اور کوئی حرف نہ ہو پھر عام ہے فآ عیؔن کے مقابلہ میں ہوں جیسے وَیْلٌ یَوْمٌ باقی " فعل میں دو حرف علت فآ عیؔن کے مقابلہ میں نہیں آتے ہیں کذا فی شرح الشافیۃ " یا فآ عیؔن لآم کے مقابلہ میں ہوں جیسے نَوْیٌ بروزن فَعْلٌ

باز اسم بر دو قسم است اسم جامد، اسم مصدر۔ اسم جامد آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ نشود چون رَجُلٌ و فَرَسٌ واسم مصدر آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ شود در آخر معنیٰ پارسی آن دال و نون یا تا و نون باشد چون اَلضَّرْبُ زدن وَالْقَتْلُ کشتن۔

تشریح

باز اسم بر دو قسم است یہ اسم متمکن کی تیسری تقسیم ہے باعتبار مشتق وغیر مشتق ہونے کے اور اس میں تین اقوال ہیں۔

قول اول : اسم دو قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مصدر۔ وہ مشتق کو فعل کے تابع کرتے ہیں۔

قول دوم : اسم دو قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مشتق۔ وہ مصدر کو مشتق کہتے ہیں۔

قول سوم : اسم تین قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق۔ عند المحققین یہی قول اصح ہے۔

اسم جامد : جو فعل کے لئے ماخذ نہ ہو اور وہ خود بھی مصدر سے نہ بنا ہو اور صرف ذات پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ بمعنی مرد۔

اسم مصدر : جو فعل کے لئے ماخذ ہو اور صرف صفت پر دلالت کرے جیسے ضَرْبًا بمعنی مارنا۔

اسم مشتق : جو مصدر سے بنا ہو بالواسطہ یا بلا واسطہ اور ذات مع الصفت پر دلالت کرے جیسے ضَارِبٌ بمعنی مارنے والا مَضْرُوْبٌ بمعنی مارا ہوا۔

بدانکہ عرب از ہر مصدر دوازدہ چیز را اشتقاق میکنند ماضی و مضارع واسم فاعل واسم مفعول و جحد و نفی و امر و نہی و اسم زمان و اسم مکان و اسم آلہ و اسم تفضیل۔ ماضی زمانۂ گذشتہ را گویند، مضارع آیندہ را گویند اسم فاعل نام کنندۂ کار را گویند اسم مفعول نام کردہ شدہ را گویند، جحد انکار ماضی نفی انکار مستقبل امر فرمودن کارے نہی باز داشتن از کارے، اسم زمان نام وقت کردن کارے، اسم مکان جائے کردن کارے، اسم آلہ آنچہ کارے بوے کنند، اسم تفضیل نام بہتر کار کنندہ را گویند۔

تشریح

سوال : مصنف نے فعل تعجب کا ذکر کیوں نہیں کیا ؟

جواب : (۱) وہ فعل غیر متصرف تھا اس لئے ذکر نہیں کیا (۲) القلیل کالمعدوم کے پیش نظر فعل تعجب کو حصر میں نہیں لایا باقی صغیر و کبیر میں طلباء عزیزان کی سہولت کے لئے مذکور ہے ۔

فائدہ : ہر مصدر سے بارہ۱۲ چیزوں کے اشتقاق کی بات صرف مبتدیوں کی سہولت کے لئے ہے وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے آٹھ چیزیں، تین فعل پانچ اسماء یعنی ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل ۔ اور غیر ثلاثی مجرد سے چھ چیزیں تین فعل تین اسم یعنی ماضی، مضارع امر ۔ اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف کی اشتقاق کی جاتی ہیں

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرّد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چون اَلضَّرْبُ زدن الخ

قولہ باب باب کا لغوی معنی دروازہ، اصطلاحی معنی گروہ الفاظ ۔ جس طرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جن کا آپس میں تعلق ہو خاندان، قوم کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح علم الصرف میں وہ کلمات جو ایک ماخذ سے مشتق ہوں اور ان کی آپس میں لفظی و معنوی مناسبت بھی ہو تو ان پر لفظِ باب کا اطلاق ہوتا ہے ۔

قولہ اول ثلاثی مجرّد میں اوّلیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اس کو پہلا باب کہا گیا، جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا

قولہ صرف بمعنی گردان، قولہ صغیر ۔ وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ہو ۔

سوال : آپ نے فرمایا کہ صغیر وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ذکر ہو تو پھر ضَرْبًا کو دو دفعہ کیوں ذکر کیا ہے ؟

جواب : ضَرْبًا (مصدر) کو دو دفعہ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ مصدر بھی معلوم و مجہول ہوتا ہے پہلے ضَرْبًا کا معنی مارنا دوسرے ضَرْبًا کے معنی مارا جانا

سوال : ضَارِبٌ سے پہلے فَهُوَ اور مَضْرُوْبٌ سے پہلے فَذَاكَ اور اَلْاَمْرُ کے بعد مِنْهُ وغیرہ

کیوں لائے گئے ہیں ؟
جواب : ربط معنوی کی خاطر گویا کہ کہنے والا خبر دے رہا ہے کہ اس مرد نے مارا اور مارتا ہے۔ پس وہ مارنے والا ہے اور مارا گیا، مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا پس وہ مارا گیا۔ صیغہ امر اس باب سے اِضْرِبْ ہے اور نہی اس باب سے لَاتَضْرِبْ ہے۔ لفظ مِنْهُ چونکہ امر میں آچکا ہے لہٰذا فہمِ متعلم پر اعتماد کرتے ہوئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔
سوال : اسم فاعل سے پہلے فَهُوَ اور اسم مفعول سے پہلے فَذَاكَ کیوں لائے اس کے برعکس کیوں نہ لائے۔
جواب : ذَاكَ اسم اشارہ بعید کے لئے ہے اور مفعول فعل سے بنسبت فاعل کے بعید ہوتا ہے تو اس مناسبت کی وجہ سے اسم مفعول کے ساتھ ذَاكَ اور اسم فاعل کے ساتھ هُوَ لائے۔
فائدہ : اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہما کے کل چھ قیاسی صیغے ہیں تین مذکر تین مؤنث کے لئے۔ ان میں غائب مخاطب متکلم پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت کا ذات مبہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں۔ باقی مکبر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔
فائدہ : اسم ظرف و اسم آلہ میں تذکیر تانیث نہیں ہوتی کیونکہ جگہ اور وقت اور آلہ مذکر و مؤنث نہیں ہوا کرتے ہیں۔
فائدہ : تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔

قوانین کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا معلوم کرنا ضروری ہے۔ **فائدہ اول** لفظ قانون غیر عربی لفظ ہے لغت میں قانون کہتے ہیں مسطر الکتاب کو یعنی وہ آلہ جس سے سطریں سیدھی کی جائیں۔ اصطلاح میں قاعدۃ کُلِّیَّۃٌ مُنْطَبِقَۃٌ عَلٰی الجَمِیْعِ جُزْئِیَّاتِ مَوْضُوْعِہَا یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات پر ہر جگہ سچّا آئے جیسا کہ نحو کا قاعدہ ہے فاعل کا مرفوع ہونا یعنی فاعل جہاں بھی ہوگا مرفوع ہوگا۔

فائدہ دوم جب بھی قانون کا نام لیا جائے گا تو اس کی اتفاقی مثال سے لیا جائیگا یعنی جو اس کی اتفاقی مثال ہے وہ اس قانون کا نام ہے

فائدہ سوم حکم دو قسم پر ہے (۱) وجوبی (۲) جوازی۔ **حکم وجوبی** وہ ہے جس پر صرف ایک طریقہ سے عمل کیا جائے۔ **حکم جوازی** وہ ہے جس پر متعدد طرق سے عمل کیا جائے۔ **فائدہ چہارم** شرط دو قسم پر ہے (۱) وجودی (۲) عدمی۔ **وجودی** وہ شرط ہے جس کا ہونا ضروری ہو **عدمی** وہ شرط ہے جس کا نہ ہونا ضروری ہو۔ پھر ہر ایک ان میں سے دو قسم پر ہے (۱) وجودی کامل (۲) وجودی ناقص (۳) عدمی کامل (۴) عدمی ناقص۔ **وجودی کامل** فقط ایک شرط کی موجود ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔ **وجودی ناقص** فقط ایک شرط کے موجود ہونے سے حکم قانون جاری نہ ہو۔ **عدمی کامل** فقط ایک شرط کے نہ ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے **عدمی ناقص** چند شرائط نہ ہونے کے بعد حکم قانون جاری ہو۔

لہ مناسبتِ لغوی و اصطلاحی معنی کے درمیان جس طرح مسطر سے سطور ٹیڑھے ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اسی طرح انسان بھی قانون کے ذریعے سے صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہتا ہے عہ۔ ھُوَ اَثَرٌ مُرَتَّبٌ عَلَی الشَّیْئِ ۱۲

عسہ اَلشَّرْطُ مَا یَتَوَقَّفُ عَلَیْہِ وُجُوْدُ الشَّیْئِ ۱۲

فائدہ پنجم : مثال کی دو قسمیں ہیں (۱) احترازی (۲) اتفاقی۔ **مثال احترازی** وہ ہے جس میں شرط گم ہو۔ **مثال اتفاقی** وہ ہے جس میں شرط پائی جائے۔

★ **قانون : اجتماع دو علامتِ تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتیکہ از یک جنس باشد۔**

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْنَ کا پہلا قانون اس کے لئے ایک حکم ہے فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ دو علاماتِ تانیث میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔
فعل کی شرط یہ ہے کہ دو علامات تانیث کی جمع ہوں۔ مطلقاً احترازی مثال ضَرَبَتْ یہاں ایک علامت تانیث ہے۔ اتفاقی مثال ضَرَبْتَنَ ایک علامت تانیث کو حذف کر کے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔
اسم کی پہلی شرط یہ ہے کہ دو علاماتِ تانیث ہوں۔ احترازی مثال ضَارِبَۃٌ یہاں ایک علامت تانیث ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دو علامت ایک جنس کی ہوں۔ احترازی مثال ضُرُبیاتٌ یہاں یا الف سے بدل ہے اور تا کی جنس سے نہیں۔ اتفاقی مثال ضَارِبَتَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔
اعتراض : اثنتا عشَرَۃَ کے اندر دو علامات از یک جنس موجود ہیں اور حکماً کلمہ بھی ایک ہے قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا؟ **جواب :** اِثْنَتَا اصل میں اثْنَیاَ تھا حقیقت میں یا ہے عارضی طور پر اسے تا کر دیا گیا ہے عارضی چیز کا کوئی اعتبار نہیں

(۲) **قانون : اجتماع اربع حرکات متوالیات در یک کلمہ و حکم وے ممنوع است**

اس قانون کا نام ضَرَبْنَ کا دوسرا قانون اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ ایک

۱؎ علاماتِ تانیث نزد صرفیاں آٹھ ہیں چار فعل میں، چار اسم میں فعل یہ چار ہیں (۱) تا ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ (۲) نون مفتوحہ جیسے ضَرَبْنَ، تا متحرکہ مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ (۴) یا ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ۔ اسم میں یہ چار ہیں (۱) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلٰی (۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے حَمْرَاءُ (۳) تا متحرکہ جیسے ضَارِبَۃٌ (۴) تا مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا۔ شافیہ۔ ۲؎ سوال دو علاماتِ تانیث میں تا کو حذف کیا نون کو حذف کیوں نہیں۔ **جواب :** اگر نون کو حذف کرتے تو واحدہ مؤنثہ سے التباس ہوتا۔ **ف** مفرد کی تائے تانیث الف وتا کی جگہ میں گر جاتی ہے تاکہ ایک شے پر دو علامتوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے جیسے کہ ضَارِبَۃٌ کی تا ضَارِبَاتٌ میں گر گئی۔

حرکت کا حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ چار حرکات ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ۔ یہاں تین حرکات ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ پے در پے ہوں یعنی ان کے درمیان کوئی ساکن نہ ہو۔ احترازی مثال تَدَحْرَجَ یہاں حا درمیان میں ساکن ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ چار حرکات ایک کلمہ میں ہوں خواہ حقیقتًا[1] ایک کلمہ ہو یا حکمًا۔ احترازی مثال ضَرَبَكَ یہ نہ حقیقت میں ایک کلمہ ہے نہ حکمًا۔ اتفاقی مثال حقیقۃً کی دَحَرَجَ سے دَحْرَجَ حکمًا کی ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔

اعتراض : ضَرَبَةٌ میں جملہ شرائط کے موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں ہوا ؟

جواب : ضَرَبَةٌ میں تا کی حرکت عارضی ہے کیونکہ بوقتِ وقف ھا بن کر ساکن ہو جاتی ہے۔

اعتراض : عُلَبِطٌ (گوسفند) هُدَبِدٌ (شیر خفتہ) میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا

جواب : اصل میں عُلَابِطٌ هُدَابِدٌ تھے الف درمیان میں ساکن ہے بوجہ خفّت حذف کی گئی ہے

(٣) **قانون** : ہر واوے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ماقبلش مضموم آن را حذف و ماقبلش را ساکن می کنند وجوبًا مگر واو وَهُوَ

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْتُمْ اَنْتُمْ کا اس کے لئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو کو حذف اور ماقبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ ہو۔ احترازی مثال تُحَيِّيْ یہاں یا ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؤ آخر میں۔ احترازی مثال اَنُلْزِمُكُمُوْهَا **تیسری شرط** یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں فعل کے آخر میں ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اسم بھی غیر متمکن[2] ہو۔ احترازی مثال اَدْلُوٌ یہ اسم متمکن ہے۔

---

[1] کلمہ دو قسم پر ہے حقیقی حکمی۔ کلمہ حقیقی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہو جیسے دَحْرَجَ۔ کلمہ حکمی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع نہ کیا ہو بلکہ ہر ایک کلمہ کو جدا جدا معنی کے لیے وضع کیا ہو لیکن ان کا آپس میں اتصال اتنا شدید ہو کہ وہ حکمًا ایک کلمہ کہا جائے کبھی بھی جدا نہ ہوں جیسے ضَرَبْنَ کہ ضَرَبَ فعل اور نون فاعل ہے۔ فعل فاعل کے درمیان اتصال شدید ہے۔

[2] اسم دو قسم پر ہے متمکن اور غیر متمکن۔ متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول کرے۔ یہ معرب ہوتا ہے۔ غیر متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول نہ کرے یہ مبنی ہوتا ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال ضَرَبْتَوْ چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ صالح بناء سے کم نہ ہو۔ احترازی مثال ھُوَ یہ صالح بناء سے کم ہے۔ صالح بنا اسم وفعل وہ ہے جس کے حروف بوقت وضع کم ازکم تین ہوں۔ اتفاقی مثال ضَرَبْتُمُوْا اَنْتُمُوْ سے ضَرَبْتُمْ اَنْتُمْ پڑھنا واجب ہے۔

(۴) **قانون** درہر ماضی مجہول حروفِ متحرکہ را حرکت ضمہ و ماقبل آخر را کسرہ باقی را برحال خود می دانند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے ماضی مجہول کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ حروفِ متحرکہ کو حرکت ضمہ ماقبل آخر کو کسرہ باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ ماضی معلوم سے ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ جبکہ ماضی مجہول بنا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال ضَرَبَ اِحْدَوْدَبَ سے ضُرِبَ اُحْدُوْدِبَ پڑھنا واجب ہے۔

نوٹ: یہ قانون جامع ہے جملہ ابواب کے لیے۔

(۵) **قانون** درہر مضارع مجہول بر حرف اول ضمہ و ماقبل آخر را فتحہ خواندن واجب است۔

اس قانون کا نام مضارع مجہول کا قانون، اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ حرفِ اول پر ضمہ ماقبل آخر پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ جبکہ مضارع مجہول بنانے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ، یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ پڑھنا واجب ہے۔

(۶) **قانون** درہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالبًا بروزن فاعِلٌ می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید بآوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین وکسرہ دادن ماقبل آخر را اگر بنا شد تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوبًا

اس قانون کا نام ہے اسم فاعل کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن[له] پر غالبًا پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب ہو۔ احترازی مثال یُکْرِمُ یُدَحْرِجُ۔ اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ پڑھنا واجب ہے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو اسی باب کے مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ وہ یہ کہ حرف مضارع کی جگہ میم مضمومہ ماقبل آخر کو کسرہ آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت کی لانا۔ شرط یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ اتفاقی مثال یُصَرِّفُ یُدَحْرِجُ سے مُصَرِّفٌ مُدَحْرِجٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۷) **قانون**: ہر مدہ زائدہ کہ واقع شود در مکبر بدوم جا وقت بنا کردن جمع اقصٰی وتصغیر آن را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے مدّہ زائدہ کا قانون۔ اس کے سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے مقدمہ میں تین فائدے ہیں: **فائدہ اول** واؤ کہتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ الف کہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ یا کہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو۔ ان تینوں حرفوں کو کبھی کبھی مدّہ سے اور کبھی کبھی لین سے اور کبھی کبھی علت تام سے تعبیر کرتے ہیں **مدّہ** ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن حرکت ماقبل کی موافق ہو، جیسے اُوْتِيْنَا۔ **لین** ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن حرکت ماقبل کی مخالف ہوں جیسے خَوْفٌ سَيْفٌ۔ **علت تام** ان حروف کی ہر حالت کو کہیں گے چاہے ساکن ہو یا متحرک، ماقبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف۔ **فائدہ دوم** جمع اقصٰی وہ جمع مکسر ہے جس سے اور جمع بنانا نہ ہو سکے، اس کو جمع منتہی الجموع اور جمع الجموع کہتے ہیں جیسے اَقْوَالٌ یہ جمع مکسر ہے قَوْلٌ کی پھر اس جمع کی جمع اَقَاوِيْلُ ہے۔ جمع اقصٰی کے بنانے کا طریقہ پہلے دو حرف مفتوح تیسری جگہ پر الف علامت اقصٰی کی لائیں گے۔ اگر الف کے بعد دو حرف ہیں تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔

[له] اسم فاعل ثلاثی مجرد سے اکثر فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ کبھی کبھی غیر فاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جب کہ مبالغہ کے معنی کے لیے ہو جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَلِيْمٌ یہ صفت مشبہ نہیں بلکہ اسم فاعل مبالغہ کے معنی کے لیے ہے کیونکہ یہ متعدی باب ہے، صفت مشبہ لازمی باب سے آتا ہے۔ [له] الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔

کیونکہ وہ محلِ اعراب ہے جیسے[1] مِضْرَبٌ سے مَضَارِبُ ۔ اگر الف اقصٰی کے بعد تین حرف ہوئے تو پہلا مکسور دوسرا ساکن تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے[2] مَضْرُوْبٌ سے مَضَارِیْبُ ۔ جمع اقصٰی کے اوزان یہ ہیں : مَفَاعِیْلُ مَفَاعِلُ اَفَاعِیْلُ اَفَاعِلُ فَوَاعِلُ ۔

فائدہ سوم : تصغیر۔ تصغیر کہتے ہیں وہ کلمہ جس کے اندر تبدیلی کی جائے بغرض حصول معنی پیار، قلت، حقارت، شفقت وغیرہ جیسے قُرَیْشٌ ، رُجَیْلٌ ، ضُوَیْرِبٌ ، بُنَیٌّ ۔ صیغہ تصغیر بنانے کا طریقہ یہ ہے حرفِ اول پر ضمہ ، دوسرے پر فتحہ ، تیسری جگہ پر یائے ساکن علامتِ تصغیر لائیں گے ۔ اگر یا کے بعد ایک حرف ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اگر یا کے بعد دو حرف ہوں گے تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ[3] اگر یا ساکن کے بعد تین حرف ہوں گے تو پہلا مکسور، دوسرا ساکن، تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے مَضْرُوْبٌ[4] سے مُضَیْرِیْبٌ اگر کوئی مانع ہوا تو اس کے خلاف واقع ہوگا جیسے ضُرْبٰی سے ضُرَیْبٰی اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں **حکم** یہ ہے کہ مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مدّہ ہو احترازی۔ مثال : قَوْلٌ بَیْعٌ یہ لین ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ مدّہ بھی زائد ہو۔ احترازی مثال بَابٌ بِیْرٌ بُوْسٌ ۔ یہ اصلی ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مکبر میں ہوں یعنی اسم میں۔ احترازی مثال ضَارَبَ ضُوْرِبَ یہ فعل ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ مدّہ دوسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال ضُرْبٰی مَضْرُوْبٌ شَرِیْفٌ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ جمع اقصٰی و صیغہ مصغر بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ

---

[1] مِضْرَبٌ جب اس کی جمع اقصٰی بنائیں گے تو پہلے دو حرف کو فتح یعنی میم ضاد کو تو مَضْرَبٌ ہو جائے گا ۔ بعدہٗ سیوم جا الف علامت جمع اقصٰی کی لائیں گے تو مَضَارَبُ ۔ الف کے بعد دو حرف تھے تو پہلے (را) کو کسرہ دے کر مَضَارِبُ پڑھیں گے ۔ ۱۲

[2] مَضْرُوْبٌ جب اس کی جمع اقصٰی بنائیں گے تو پہلے دو حرف کو فتح یعنی میم ضاد کو، تیسری جگہ الف علامت جمع اقصٰی لائیں گے تو مَضَارُوْبُ ہوا۔ الف کے بعد تین حرف تھے تو پہلے (را) کو کسرہ، دوسرے (واو) کو سکون، پھر میعاد کی قانون سے مَضَارِیْبُ پڑھیں گے ۔

[3] مِضْرَبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرفِ اوّل میم پر ضمہ، دوم (ضاد) پر فتح، تیسری جگہ یا ساکن لائے یا کے بعد دو حرف تھے پہلے (ر) کو کسر، دوسرے (با) کو اپنے حال پر چھوڑیں گے تو مُضَیْرِبٌ ہو جائے گا۔

[4] مَضْرُوْبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اول (میم) پر ضمہ ، دوم (ضاد) پر فتحہ ، تیسری جگہ یا ساکن علامتِ تصغیر لائے تو مُضَیْرُوْبٌ ہوا پھر یا کے بعد والے حرف (را) پر کسرہ ، بعدہٗ بقانون مِیْعَادٌ مُضَیْرِیْبٌ ہوا ۔ ۱۲

اتفاقی مثال الف مدہ کی ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ ضُوَیْرِبَۃٌ یا مدہ کی ضِیْرَابٌ سے ضَوَارِیْبُ ضُوَیْرِیْبٌ واؤ مدہ کی طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ طُوَیْمِیْرٌ۔ (باب تفاعل کا مصدر ہے بروزن فِعْلَالٌ)

سوال : الف اور یا کو تو واؤ سے تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن واؤ کو واؤ سے کیسے تبدیل کیا جائے گا؟

جواب : تبدیلی دو قسم کی ہے۔ ایک ذات میں، دوسری وصف میں۔ **ذات** میں تبدیلی کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا جیسے الف مدہ یا مدہ کو واو مفتوحہ سے۔ **وصف** میں تبدیلی کہتے ہیں حرف کی ایک حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کرنا جیسے واو مدہ کی سکون کو فتحہ سے

(۸) **قانون** : ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مَفْعُوْلٌ می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجہول می آید باوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین، تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے اسم مفعول کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے ایک شرط۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ اسم مفعول کو مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئے گا وجوبًا۔ **شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال یُکْرَمُ۔ اتفاقی مثال یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اسم مفعول کو اسی باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی سے حرف اتین کی جگہ میم مضمومہ آخر میں تنوین لائیں۔ **شرط** یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔ احترازی مثال یُضْرَبُ اتفاقی مثال یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ یُدَحْرَجُ سے مُدَحْرَجٌ۔

(۹) **قانون** : ہر نون تنوین وقت دخول الف لام واضافت ونون تثنیہ وجمع در وقت اضافت حذف کردہ شود وجوبًا

اس قانون کا نام ہے نون تنوین وتثنیہ جمع کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم تین شرائط کا مل ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ نون تنوین، نون تثنیہ وجمع کا حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہے

سلہ انجاد الصرف والے نے فرمایا ہے کہ واؤ میں یہ شرط درست نہیں کہ مدہ ہو بلکہ عام ہے جیسے جَوْھَرٌ کَوْکَبٌ یا قَوْلٌ نُوْرٌ سے قُوَیْلٌ نُوَیْرٌ۔ جَوَاھِرُ کَوَاکِبُ ۱۲

اس کے اول میں الف لام داخل ہو۔ احترازی مثال حَمۡدٌ اتفاقی مثال اَلۡحَمۡدُ **دوسری شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہے اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ احترازی مثال غُلَامٌ اتفاقی مثال غُلَامُ زَیۡدٍ **نون تثنیہ جمع کی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون تثنیہ جمع ہے اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَانِ ضَارِبُوۡنَ اتفاقی مثال ضَارِبَا زَیۡدٍ ضَارِبُوۡ زَیۡدٍ ۔

(۱۰) **قانون** : ہر نونِ تنوین کہ ماقبلش مفتوح است در حالت وقف آن را بالف بدل کردن کثیر و ساقط کردن قلیل است و اگر ماقبلش مضموم یا مکسور است در حالتِ وقف آن را بحرفِ علت بدل کردن قلیل و ساقط کردن کثیر است ۔

اس قانون کا نام ہے نون تنوین کا قانون ۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر ایک حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں **پہلا حکم** یہ ہے کہ نون تنوین کو الف سے بدلنا اکثر ہے ، ساقط کرنا قلیل ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون تنوین ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَانِ یہ نون تثنیہ ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون تنوین کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال غَفُوۡرٌ اِلٰی حِیۡنٍ یہاں ماقبل مضموم و مکسور ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال حَکِیۡمًا الَّذِیۡ یہاں حالت وقف نہیں ۔ اتفاقی مثال حَکِیۡمًا کو حَکِیۡمَا پڑھنا کثیر اور حَکِیۡمۡ پڑھنا قلیل ہے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ نون تنوین کو حرفِ علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون تنوین ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَانِ یہ تثنیہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون تنوین کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال حَکِیۡمًا ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال قَدِیۡرُنِ الَّذِیۡ یہاں حالت وقف نہیں ۔ اتفاقی مثال غَفُوۡرٌ اِلٰی حِیۡنٍ کو غَفُوۡرُوۡ اِلٰی حِیۡنِیۡ پڑھنا قلیل اور غَفُوۡرۡ اِلٰی حِیۡنۡ پڑھنا کثیر ہے۔

لہ اگر کلمہ کے آخر میں تاتانیث خالص اسمیہ زائدہ ہے تو اس کو وقف کی حالت میں ھا سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے رَحۡمَۃٌ مُسۡلِمَۃٌ کو رَحۡمَہۡ مُسۡلِمَہۡ پڑھنا واجب ہے ۔ نوادر فیوض، صرف بھترال ۔ اتحاد

(۱۱) **قانون** : ہر نون خفیفہ ماقبل او مضموم یا مکسور باشد در حالت وقف بیفتد و محذوف باز آید وجوباً وگرنہ بالف مبدّل شود۔

اس قانون کا نام ہے نون خفیفہ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے دو[1] شرطیں ہیں۔
پہلا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو گرا کر محذوف شدہ حرف کو واپس لانا واجب ہے۔ پہلی شرط نون خفیفہ کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبَنْ یہاں مفتوح ہے دوسری شرط یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنْ بَكْرًا اِضْرِبِنْ بَكْرًا یہاں وقف بکر کی را پر ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبُنْ۔ اِضْرِبِنْ نون خفیفہ کو حذف کر کے محذوف[1] شدہ حرف کو واپس لا کر اِضْرِبُوْا اِضْرِبِیْ پڑھنا واجب ہے۔
دوسرا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ نون خفیفہ کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنْ یہاں مفتوح نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبَنِ الْقَوْمَ اتفاقی مثال اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا۔ اِذَنْ سے اِذَا۔
نون خفیفہ ماقبل مفتوح کو الف سے بدلنا غیر فصیح ہے۔ مصنف ارشادؒ نے مبتدی کی رعایت فرما کر غیر فصیح لغت پر اکتفا فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۲) **قانون** : ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے نون اعرابی کا قانون۔ نون اعرابی[2] وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں ضمہ کے

---

[1] نون خفیفہ ضمہ و کسرہ کے بعد حالتِ وقف میں گر جائیگا اور حرف ساکن (واو۔یا) جو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئے تھے علتِ حذف کے زائل ہونے کی وجہ سے لوٹ آئیں گے۔ اس وقت اگرچہ موقوف علیہ اور غیر موقوف علیہ میں التباس لازم آتا ہے لیکن التباس قرینہ سے دور ہو جائیگا۔ بھترال، نوادر، فیوض، انجاد ۱۲

[2] فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے سات صیغوں میں نون اعرابی ہوتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) تثنیہ مذکر غائبین (۲) جمع مذکر غائبین (۳) تثنیہ مؤنث غائبتین (۴) تثنیہ مذکر مخاطبین (۵) جمع مذکر مخاطبین (۶) واحدہ مؤنثہ مخاطبہ (۷) تثنیہ مؤنث مخاطبتین
فائدہ۔ (فعل مضارع میں نون زائدہ تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) نون اعرابی جو صرف سات صیغوں میں ہوتا ہے (۲) نون ضمیری جو صرف دو صیغوں میں ہوتا ہے۔ جمع مؤنث غائبات جمع مؤنث مخاطبات (۳) نون تاکید جو تمام صیغوں کے آخر میں لاحق ہوتا ہے۔

عوض میں آئے۔ اس کے لیے ایک حکم پانچ شرطیں کامل ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر حروفِ جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ اتفاقی مثال لَمْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبُوْا **دوسری شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس پر حروفِ نواصب میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ اتفاقی مثال لَنْ یَضْرِبَا لَنْ یَضْرِبُوْا **تیسری شرط** جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون ثقیلہ[1] لاحق ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال لَیَضْرِبَانِّ لَیَضْرِبُنَّ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ اتفاقی مثال لَیَضْرِبُنْ لَتَضْرِبِنْ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس سے امر حاضر معلوم بنائی جائے۔ احترازی مثال تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ اتفاقی مثال اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا۔

۱۴	**قانون**: ہر نون ساکن و تنوین را در حرف یَرْمَلُوْنَ ادغام می کنند وجوباً و نون متحرک را جوازاً بشرطیکہ در یک کلمہ نباشد در حروف یمون بغنّہ و در لر بغیر غنّہ

اس قانون کا نام ہے یَرْمَلُوْنَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں (یرملون کے حروف چھ ہیں یٓ۔ رٓ۔ مٓ۔ لٓ۔ وٓ۔ نٓ) **پہلا حکم** یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کو جنس مابعد کی کرنا۔ اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون ساکن، نون تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ شَرٍّ۔ زَیْدٌ شَاهِدٌ یہاں نون کے بعد حرف شین ہے **دوسری شرط** نون ساکن، نون تنوین اور ان کے بعد والا حروف یرملون جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال بُنْیَانٌ قِنْوَانٌ اتفاقی مثال لَنْ یَضْرِبَ سے لَیَّضْرِبَ۔ دَافِقٌ یَخْرُجُ سے دَافِقِ یَّخْرُجُ۔ باقی امثلہ برحاشیہ[2]

---

[1] جب نون تاکید مضارع کے آخر میں لاحق ہو تو نون اعرابی اور واؤ یا بوجہ التقاء ساکنین حذف ہوجاتے ہیں۔ اس وقت لام مفتوحہ اکثر ابتدا میں لائی جاتی ہے۔ [2] امثلہ لَرْ بغیر غنّہ مِنْ لَّدُنَّا۔ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ طِیْنٌ لَّازِبٌ۔ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ امثلہ یمون بغنّہ: مِنْ مَّآءٍ۔ مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔ مِنْ نَّارٍ۔ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ۔ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ۔ رَسُوْلٌ نَّاصِرٌ

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون متحرک کو جنس ما بعد کے کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا جائز ہے بقانون متجانسین۔ پہلی شرط یہ ہے کہ نون متحرک کے بعد حروف یرملون میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا یہاں نون کے بعد جیم ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نون متحرک اور اس کے بعد والا حرف جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال فُنِيَ اتفاقی مثال آمَنَ يَزِيْدُ سے آمَنَ يَّزِيْدُ۔ آمَنَ رَّفِيْقٌ۔ آمَنَ مُّحَمَّدٌ آمَنَ لَّبِيْدُ۔ آمَنَ وَّلِيْدٌ۔ آمَنَ نَّصِيْرٌ۔

(۱۴) **قانون**: ہر نون ساکن وتنوین کہ واقع شود قبل با مطلقاً آن را میم بدل کنند وجوباً و قبل از حروفِ حلقیہ ظاہر خوانده می شوند وجوباً و قبل از الف نمی آیند و در باقی حرف اخفا کرده آیند۔

اس قانون کا نام ہے اِقلاب اظہار اخفا کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کے بعد حرف با ہو۔ احترازی مثال مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یہاں حرف را ہے اتفاقی مثال ایک کلمہ کی يَنْبَغِيْ دو کلمہ کی مِنْ بَعْدُ۔ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کے بعد حروفِ حلقیہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ بَعْدُ۔ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ یہاں حرف با سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال مِنْ[1] حَاكِمٍ۔ اَنْعَمْتَ۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کو مخفی کر کے پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن، نون تنوین کے بعد حروف اخفا میں سے ایک حرف ہو۔

---

[1] حرف حلقی شش بود اے نورِ عین ۔۔۔ ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین

امثلہ نون تنوین قبل حروف حلق: زَيْدٌ اَمِيْرٌ۔ زَيْدٌ هَالِكٌ۔ زَيْدٌ حَاكِمٌ۔ زَيْدٌ خَادِمٌ۔ زَيْدٌ عَالِمٌ۔ زَيْدٌ غَالِبٌ۔

امثلہ نون ساکن قبل حرفِ حلقی۔

مِنْ غَالِبٍ۔ مِنْ عَالِمٍ۔ مِنْ خَادِمٍ۔ مِنْ حَاكِمٍ۔ مِنْ هَالِكٍ۔ مِنْ اَمِيْرٍ۔

احترازی مثال مِنْ حَمْدٍ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ یہاں حرف حا سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال[1] مَنْ ثَقُلَتْ۔ كُنْتُمْ زَيْدٌ كَرِيْمٌ۔

(۱۵) قانون: ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنا می کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارع مابعدش ساکن ماند ہمزہ وصلی مضموم در اولش در آورند وجوباً بشرطیکہ مضارع او نیز مضموم العین باشد وگرنہ ہمزہ مکسورہ واگر مابعدش متحرک ماند امر ہمون شد بوقف آخر

اس قانون کا نام ہے امر حاضر معلوم کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے **پہلا حکم** یہ ہے کہ تا حرف مضارعۃ کی جگہ ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تا مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تُصَرِّفُ یہاں متحرک ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مضارع معلوم مضموم العین ہو۔ احترازی مثال تَضْرِبُ یہاں مضموم نہیں۔ اتفاقی مثال تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ تا حرف مضارعۃ کی جگہ ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تا حرف مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تُصَرِّفُ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مضارع مضموم العین نہ ہو۔ احترازی مثال تَنْصُرُ اتفاقی مثال مکسور العین کی تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ مفتوح العین کی تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تا مضارعۃ کو حذف کر کے آخر کو وقف کرنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ تا مضارعۃ کا بعد والا حرف متحرک ہو۔ احترازی مثال تَضْرِبُ تَنْصُرُ۔ اتفاقی مثال تُضَارِبُ تُصَرِّفُ سے ضَارِبْ صَرِّفْ

---

[1] حروفِ اخفاء:

تَا و ثَا و جِيْم و دَال و ذَال و زَا و سِيْن و شِيْن ؛ صَاد و ضَاد و طَا و ظَا و فَا و كَاف و قَاف بین

حرف	مثال	مثال
تا	كُنْتُمْ	كُلًّا تَلْتَقِي
ثا	مِنْ ثَقُلَتْ	مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ
جیم	مَنْ جَاءَ	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ
دال	مِنْ دَافِقٍ	عَذَابًا دُوْنَ
ذال	مِنْ ذَكَرٍ	جُوَارًا ذَا الْحَوْلِ
زا	مِنْ زَاجِرٍ	شِيْئًا زَادًا
سین	مِنْ سَائِلٍ	اَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَا
شین	مِنْ شَاكِرٍ	سَبْعٌ شِدَادٌ
صاد	مِنْ صَابِرٍ	قَوْمًا صَالِحِيْنَ
ضاد	مِنْ ضَاحِكٍ	قَوْمًا ضُعَفَاءَ
طا	مِنْ طَاهِرٍ	قَوْمًا طَاغُوْنَ
ظا	مِنْ ظَاهِرٍ	اَنْفُسٍ ظَالِمِيْنَ
فا	مِنْ فَاطِرٍ	رَجُلٌ فَقِيْرٌ
کاف	مِنْ كَرِيْمٍ	رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ
قاف	مِنْ قَاهِرٍ	رَجُلٌ قَسِيْمٌ

فائدہ : امر حاضر معلوم ہمیشہ مضارع مخاطب معلوم سے بنایا جاتا ہے وہ اس طرح کہ اگر مضارع معلوم میں وجوبی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو تعلیل کے بعد والی صورت سے امر حاضر معلوم بنا کریں گے جیسے تَعِدُ دراصل تَوْعِدُ میں فاکلمہ وجوبی قانون سے حذف شدہ ہے۔ حکم سوم جاری کر کے امر عِدْ پڑھیں گے اگر مضارع میں خلافِ قانون یا جوازی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو قبل از تعلیل والی صورت سے امر بنا کریں گے جیسے تُکْرِمُ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا ہمزہ خلافِ قانون حذف ہے۔ اب اس کی اصل تُاَکْرِمُ سے امر حاضر اَکْرِمْ پڑھیں گے۔ جوازی قانون سے تعلیل شدہ کی مثال جیسے کہ تَاجَلُ دراصل تَوْجَلُ سے اِوْجِلْ

(۱۶) قانون : چون نون تاکید ثقیلہ با نون ضمیری متصل شود الف فاصلہ میانِ ایشان در آرند وجوبًا

اس قانون کا نام ہے الف فاصلہ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ نون ضمیری اور نون تاکید کے درمیان الف فاصلہ لانا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ نون تاکید نون ضمیری سے منفصل ہوں۔ احترازی مثال لَیَکُوْنَنَّ یہاں نون تاکید اصلی سے متصل ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانَّ پھر فتح نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے "بہ مشابہت نون تثنیہ" تو اِضْرِبْنَانِّ ہو جائے گا۔

(۱۷) قانون : ظرف صحیح مہموز اجوف کہ مضارع او بر وزن یَفْعِلُ ومثال مطلقًا بر وزن مَفْعِلٌ می آید وصحیح مہموز اجوف کہ مضارع او از غیر یَفْعِلُ وناقص ولفیف ومضاعف مطلقًا بر وزنِ مَفْعَلٌ می آید وماسوائے ایشان شاذ است واز غیر ثلاثی مجرد بر وزن اسم مفعول آن باب می آید وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے ظرف کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں کا مل تیسرے

ف : نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ دو نوں غیر عاملہ ہیں۔ تاکیدِ فعل کے لیے ہیں۔ مضارع منفی بلَا و مَا میں قلیل آتے ہیں جیسے مَا یَضْرِبَنَّ وَلَا یَضْرِبَنَّ اور جحد میں تو بہت قلیل آتے ہیں جیسے لَمْ یَعْلَمَنَّ، امر اور نہی میں کثیر مستعمل ہیں اور اسم میں کبھی کبھی ضرورت شعری کے لیے آتے ہیں۔

حکم کے لیے ایک شرط۔

نوٹ : پہلے دو حکم صرف ابواب ثلاثی مجرد کے لیے ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح مہموز، اجوف، مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ۔ اتفاقی مثال صحیح کی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ بر وزن مَفْعِلٌ۔ مہموز کی اَدَدَیَاْدِدُ سے مَاْدِدٌ اجوف کی طَوَحَ یَطْوِحُ سے مَطْوِحٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو مطلقاً[1] احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہ باب مثال نہیں۔ اتفاقی مثال وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔ یَسَرَ یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ **دوسرا حکم** یہ کہ اسم ظرف کو مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح، مہموز، اجوف۔ مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ اتفاقی مثال صحیح کی نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ مہموز کی اَمَرَ یَاْمُرُ سے مَاْمَرٌ۔ قَالَ یَقُوْلُ سے مَقْوَلٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب ناقص، لفیف مضاعف کا ہو۔ مطلقاً[2] احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ اتفاقی مثال **ناقص** کی دَعَا یَدْعُوْ سے مَدْعًی کہ اصل میں مَدْعَوٌ تھا **لفیف** کی وَقٰی یَقِیْ سے مَوْقًی کہ اصل میں مَوْقَیٌ تھا **مضاعف** کی مَدَّ یَمُدُّ سے مَمَدٌّ کہ اصل میں مَمْدَدٌ تھا۔ **تیسرا حکم** یہ ہے کہ اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے **شرط** یہ ہے کہ شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہ ثلاثی مجرد ہے۔ اتفاقی مثال ثلاثی مزید کی یُضَارِبُ سے مُضَارَبٌ۔ رباعی مجرد کی یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ

فائدہ : ابواب ثلاثی مجرد کی ظرف مذکورہ قانون کے خلاف آئے تو اس کو شاذ کہتے ہیں۔ شاذ کے تین قسم ہیں (۱) شاذ موافق قانون مخالف استعمال جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ مَسْجَدٌ (۲) شاذ موافق استعمال مخالف قانون جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ مَسْجِدٌ (۳) شاذ مخالف استعمال و قانون جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ مَسْجُدٌ یہ قبیح ہے۔

---

[1] مطلقاً کا مطلب یہ ہے مثال واوی ہو یا یائی۔ مضارع مفتوح العین ہو خواہ مکسور العین خواہ مضموم العین اس نسبت سے اتفاقی کل چھ مثالیں ہوں گی۔ جیسے یَوْعِدُ سے مَوْعِدٌ، یَوْجَلُ سے مَوْجِلٌ، یَوْسُمُ مَوْسِمٌ یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ، یَیْنِعُ سے مَیْنِعٌ ، یَیْمُنُ سے مَیْمِنٌ

[2] مطلقاً کا مطلب ناقص واوی ہو یا یائی بہر سہ صورت عین کلمہ مضارع۔ لفیف بھی مقرون ہو یا مفروق بہر سہ حرکات عین کلمہ مضارع۔ مضاعف ثلاثی بہر سہ حرکات عین کلمہ مضارع۔ امثلہ خود سوچ کر نکالیں۔

(۱۸) **قانون** : ہر الف کہ حرکت ماقبلش مخالف شود آں را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے ضُوْرِبَ مَضَارِيْبُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ الف کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ الف ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ یہاں الف نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو۔ احترازی مثال قَالَ بَاعَ یہاں حرکتِ ماقبل موافق ہے۔ اتفاقی مثال ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ[1] مِضْرَابٌ سے مَضَارِيْبُ[2] مُضَيْرِيْبٌ۔

(۱۹) **قانون** : ہر الف مقصورہ سیوم جا بدل از واؤ یا اصلی کہ امالہ کردہ نشود وقت بنا کردن تثنیہ و جمع مؤنث سالم آں را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوباً و غیر اینہا را بیا و ممدودہ اصلی را ثابت گزارند و تانیثی را بواؤ بدل کنند وجوباً و در غیر ایشان ہر دو وجہ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے الف مقصورہ والف ممدودہ کا قانون اس کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے
فائدہ : (۱) وہ الف جو اسم کے آخر میں آئے اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مقصورہ ۲۔ ممدودہ۔ **مقصورہ** وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد جیسے عَصَا حُبْلٰى۔ **ممدودہ** وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد جیسے قُرَّاءٌ حَمْرَاءُ الف ممدودہ کی تین قسم ہیں۔ (۱) **تانیثی** جیسے حَمْرَاءُ (۲) **اصلی** یعنی مقابلہ لام کلمہ کے غیر مبدل ہو جیسے قُرَّاءٌ (۳) **غیر اصلی** جیسے عِلْبَاءٌ ضُرَبَاءُ۔ عِلْبَاءٌ میں الف ممدودہ زوائد الحاق میں سے ہے قِرْطَاس کے ہم وزن کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہے۔ اس کے لیے پانچ حکم ہیں دو حکم الف مقصورہ کے لیے تین حکم الف ممدودہ کے لیے **پہلا حکم** یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم

---

[1] ضَارَبَ جب اس سے ماضی مجہول بنائیں تو حرفِ اول کو ضمہ دیں گے تو اب الف کی ماقبل کی حرکت مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل یعنی واؤ سے تبدیل کرکے ماقبل آخر کو کسرہ دے کر ضُوْرِبَ پڑھیں گے۔

[2] مِضْرَابٌ جب اس کی جمع اقصیٰ و تصغیر بنائیں گے تو الف کی حرکت ماقبل والی مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل حرف علت یعنی یا سے تبدیل کرکے مَضَارِيْبُ مُضَيْرِيْبٌ پڑھیں گے۔ فائدہ : حَمْرَاءُ یہ اصل میں دو الف تھے ایک تانیث کا دوسرا مد صوت کا چونکہ دوسرا الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوا (بقانون دعاء) اس وجہ سے وہ ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

بناتے وقت واوٗ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اس کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں ہر جماعت کے لیے دو دو شرطیں ہیں **پہلی جماعت کی شرط اول** ۔ الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال ضُرْبیٰ یہاں الف چوتھی جگہ پر ہے **شرط دوم** ۔ الف مقصورہ واو سے تبدیل شدہ ہو۔ احترازی مثال رَحیٰ اصل میں رَحَیَ تھا الف مقصورہ بدل یا سے ہے۔ اتفاقی مثال عَصَا سے عَصَوَانِ عَصَوَاتٌ **دوسری جماعت کی شرط اول** ۔ الف مقصورہ اصلی ہو۔ احترازی مثال عصا یہ الف مقصورہ بدل از واوٗ ہے۔ رَحیٰ یہ بدل از یا ہے۔ **شرط دوم** ۔ ایسا الف مقصورہ جس میں امالہ[له] نہ ہو سکے۔ احترازی مثال بَلیٰ کیونکہ اس میں امالہ ہو سکتا ہے۔ اتفاقی مثال اِلیٰ "جب کسی کا نام رکھ دیں" سے اِلَوَانِ اِلَوَاتٌ ۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ پہلے حکم کے دونوں جماعتوں کی شرطیں نہ پائی جائیں۔ احترازی مثال عصا۔ اِلیٰ اتفاقی مثال بَلیٰ (سوم جا باشد) ضُرْبیٰ (چہارم باشد) مُصْطَفیٰ (پنجم جا باشد) مُسْتَدْعیٰ (ششم جا باشد) سے بَلَیَانِ بَلَیَاتٌ ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ، مُصْطَفَیَانِ مُصْطَفَیَاتٌ ، مُسْتَدْعَیَانِ مُسْتَدْعَیَاتٌ جبکہ یہ کسی کے علم ہوں۔ **تیسرا حکم** یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت ثابت رکھنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ الف ممدودہ اصلی ہو یعنی مقابلہ لام کلمہ کے اور بدل شدہ بھی نہ ہو۔ احترازی مثال حَمْرَاءُ یہ تانیثی ہے۔ اتفاقی مثال قُرَّاءُ سے قرّاآنِ قرّاآت **چوتھا حکم** یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ الف ممدودہ تانیثی ہو۔ احترازی مثال قُرَّاءُ یہ اصلی ہے اتفاقی مثال حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ حَمْرَاوَاتٌ **پانچواں حکم** یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث بناتے وقت دو وجہ پڑھنا جائز ہے یعنی ثابت رکھنا یا واوٗ مفتوحہ سے تبدیل کرنا **شرط** یہ ہے کہ سابقہ حکموں کی شرطیں نہ پائی جائیں یعنی اصلی و تانیثی نہ ہو۔ احترازی مثال قُرَّاءٌ حَمْرَاءُ اتفاقی مثال برائے الحاقی عِلْبَاءٌ سے عِلْبَاآنِ عِلْبَاآتٌ یا عِلْبَاوَانِ عِلْبَاوَاتٌ برائے بدل از واوٗ کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ کِسَاآتٌ یا کِسَاوَانِ کِسَاوَاتٌ

اصل میں کساو تھا

[له] امالہ کہتے ہیں الف کو یا کی بُو دے کر پڑھنا نہ مکمل الف ادا ہو نہ مکمل یا ادا ہو بلکہ درمیان میں ہی رہے اور فتح ماقبل کو کسرہ کی بو دیکر پڑھنا، نہ مکمل فتح پڑھا جائے نہ مکمل کسرہ۔ اس طرح کی ادائیگی کے لیے قرا حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنی ہوں گی۔

مبنیات کے ان چھ کلموں میں امالہ ہو سکتا ہے جبکہ یہ کسی کے نام ہوں مَتیٰ ۔ اَنّیٰ ۔ ذَا یہ تین اسم ہیں بَلیٰ ۔ یَا ۔ لَا یہ تین حرف ہیں

برائے بدل از یا یِرِداءٌ سے رِدَاءَان رِدَاءَاتٌ یا رِدَاوَانِ رِدَاوَاتٌ پڑھنا جائز ہے

قانون : ہر کلمہ حلقی العین کہ بروزنِ فَعِلٌ باشد سوائے اصل درآن سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در شَهِدَ شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ ودر فَخِذٌ فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ جائز است واگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ ودر اسم سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز است چنانچہ در عَلِمَ عَلْمَ و در كَتِفٌ كَتْفٌ كِتْفٌ جائز است ودر وزن فَعُلٌ فَعْلٌ و در فِعِلٌ فِعْلٌ و در فُعُلٌ فُعْلٌ و در فُعَلٌ فُعْلٌ خواندن جائز است۔ (۲۰)

اس قانون کا نام ہے حلقی العین کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ سوائے وزن اصلی کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ حلقی العین ہو یعنی عین کلمہ میں حرف حلقی ہو احترازی مثال عَلِمَ یہ حلقی العین نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ کلمہ فَعِلَ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہ فَعِلَ کے وزن پر نہیں اتفاقی مثال شَهِدَ سے شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ فَخِذٌ سے فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ

فائدہ : فَعِلَ کی صورۃ حقیقتاً ہو یا حکماً حقیقتاً وہ کلمہ جس کے تین حروف ہوں اور فَعِلَ کے وزن پر ہوں جیسے شَهِدَ فَخِذٌ۔ حکماً وہ کلمہ جس کے بعض حروف کا ابتداء یا انتہاء اعتبار کیا جائے تو فَعِلَ کی شکل حاصل ہو ابتداء جیسے وَهِيَ سے وَهْيَ۔ انتہاء جیسے يَشْتَهِرُ سے يَشْتَهْرُ الخ مُشْتَهِرٌ سے مُشْتَهْرٌ الخ

دوسرا حکم یہ ہے کہ فعل میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل وزن کے دو وجہ پڑھنا جائز ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ کلمہ حلقی العین نہ ہو۔ احترازی مثال شَهِدَ یہ حلقی العین ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ فَعِلَ کی کی صورت ہو حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال ضَرَبَ یہ فَعِلَ کی صورت نہیں۔ اتفاقی مثال حقیقتاً فَعِلَ کی عَلِمَ سے عَلْمَ۔ يَكْتَتِبُ سے يَكْتَتْبُ اسم کی حقیقتاً كَتِفٌ سے كَتْفٌ كِتْفٌ ۔ مُكْتَتِبٌ سے مُكْتَتْبٌ مُكْتِتْبٌ

تیسرا حکم یہ ہے کہ سوائے اصل کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے **شرط** یہ ہے کہ ان چاروں اوزانوں میں سے کوئی وزن ہو۔ احترازی مثال فَخِذٌ۔ اتفاقی مثال ۱۔ فَعُلٌ سے فَعْلٌ جیسے عَضُدٌ سے عَضْدٌ

فائدہ: لام امر پر جب واوٌ یا فَا یا ثُمَّ داخل ہو جاتے ہیں وہاں فَعِلَ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے لام کو ساکن کرکے پڑھتے ہیں جیسے وَلْيَحْكُمْ فَلْيَحْكُمْ۔ ثُمَّ لْيَحْكُمْ۔

۲۔ فِعِلٌ سے فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ ۳۔ فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ سے عُنْقٌ
۴۔ فُعَلٌ سے فُعْلٌ جیسے قُفَلٌ سے قُفْلٌ۔

(۲۱) **قانون :** ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین باشد یا در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را بغیر یائے حرکت کسرہ می دہند جوازاً و در اَبٰی یَابٰی یائے را نیز۔

اس قانون کا نام ہے اِعْلَمُ تِعْلَمُ نِعْلَمُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں کامل۔
حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو بغیر یا کے "غیر اہل حجاز کے نزدیک" حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے۔
پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین، مضارع مفتوح العین ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہاں ماضی مفتوح العین و مضارع مکسور العین ہے۔ اتفاقی مثال عَلِمَ یَعْلَمُ۔ تَعْلَمُ سے تِعْلَمُ۔ اَعْلَمُ سے اِعْلَمُ۔ نَعْلَمُ سے نِعْلَمُ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ابتداء میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال اَکْرَمَ یہ ہمزہ قطعی ہے۔ اتفاقی مثال اِکْتَسَبَ۔ تَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ۔ اَکْتَسِبُ سے اِکْتَسِبُ۔ نَکْتَسِبُ سے نِکْتَسِبُ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کے ابتداء میں تائے زائدہ مطردہ[1] ہو۔ احترازی مثال صَرَّفَ یہاں تائے نہیں۔ اتفاقی مثال تَصَرَّفَ۔ تَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ۔ اَتَصَرَّفُ سے اِتَصَرَّفُ۔ نَتَصَرَّفُ سے نِتَصَرَّفُ۔

فائدہ :

(۲۲) **قانون :** ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مَفَاعِلُ آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوباً زائدہ را مطلقاً و اصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مَفَاعِلُ

[1] تائے زائدہ مطردہ اس تا کو کہتے ہیں جو مجرد باب سے مزید بناتے وقت قیاساً ابتداء میں لائی جائے۔ ایسے ابواب تین ہیں
۱۔ تَفَعُّلٌ ۲۔ تَفَاعُلٌ ۳۔ تَفَعْلُلٌ

اس قانون کا نام ہے شَرَائِفُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے، حرفِ علت اصلی ہو تو اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ اگر زائد ہو تو اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: وزن تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) صرفی (۲) صُوری (۳) عروضی۔

صرفی: وہ ہے جس میں تعداد حروف، حرکات، سکنات، اصلی، زائد کا اعتبار ہو یعنی حروف اصلی مقابلہ اصلی زائدہ مقابل زائدہ حرکت مقابلہ حرکت، ساکن مقابلہ ساکن ہو جیسے شَرَائِفُ بروزن فعائل

صوری: وہ ہے جس میں تعداد حروف حرکات سکنات کا اعتبار ہو اصل وزائد کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ

عروضی: وہ ہے جس میں تعداد حروف کا اعتبار ہو ساکن مقابل ساکن، متحرک مقابل متحرک ہو لیکن بعینہ وہی حرکت نہ ہو جو موزون میں ہے۔ جیسے شَرِيعٌ بروزنِ فُعُولٌ موزون میں حرف اول پہ حرکت فتحہ ہے اور وزن میں حرکت ضمہ ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ حرف علت زائد کی پہلی شرط یہ ہے کہ حرف علت الف کے بعد ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ یہاں الف کے بعد نہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ الف مَفَاعِلُ کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ اَيَاسِرُ یہاں حرف علت الف مَفَاعِلُ سے پہلے ہے اتفاقی مثال شَرَايِفُ عجَاوِزُ رَسَائِلُ سے شَرَائِفُ عجَائِزُ رَسَائِلُ پڑھنا واجب ہے۔

حرف علت اصلی کی پہلی شرط حرف علت الف کے بعد ہو احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ الف مفاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ اَيَاسِرُ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ الف مَفَاعِلُ سے پہلے بھی حرف علت کا ہو۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايِعُ یہاں الف مَفَاعِلُ سے پہلے حرف علت نہیں۔ اتفاقی مثال قَوَاوِلُ بَوَايِعُ سے قَوَائِلُ بَوَائِعُ پڑھنا واجب ہے۔ الف کی مثال نہیں، کیونکہ الف اصلی ہوتا ہی نہیں۔

فائدہ: وزن نکالتے وقت صرفی وزن استعمال ہوتا ہے۔ زیر بحث قانون کی شرطوں میں وزن صوری استعمال ہوتا ہے باقی عروضی کہیں بھی استعمال نہیں ہوتا ہے نہ وزن نکالتے وقت نہ زیر بحث قانون کی شرطوں میں

ے مثال حرف علت زائدہ واقع ہو بعد الف مفاعل وقبل الف مفاعل بھی حرف علت ہو جیسے طَوَاوِقُ سے طَوَائِقُ جمع طَوْقَةٌ طَوَايِلُ سے طَوَائِلُ جمع طَوِيلَة حَوَالُ سے حَوَائِلُ جمع حَوَالَةٌ۔ **سوال:** جَدَاوِل میں حرف علت بعد الف مفاعل ہے اس حرف علت کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا؟ **جواب:** ہم نے کہا حرفِ علت نہ زائد ہو یہ اصلی کے حکم میں ہے یہ جَعْفَرٌ سے ملحق ہے **سوال:** طَوَاوِيسُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد ہے ہمزہ سے تبدیل کیوں نہیں کیا **جواب:** ہم نے کہا حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو یہ الف مفاعیل کے بعد ہے

(۲۳)

قانون : ہر ہمزہ زائدہ کہ واقع شود دراول کلمہ وصلی باشد یا قطعی حکم وصلی اینکہ در درج کلام و بمتحرک شدن مابعد بیفتد وحکم قطعی عکس این است ہمزہ قطعی نہ قسم است، ہمزہ باب افعال و واحد متکلم واسم تفضیل وجمع واعلام و بناء وفعل تعجب و استفہام و ندا وماسوائے ایشان وصلی اند۔

اس قانون کا نام ہے ہمزہ وصلی وہمزہ قطعی کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لئے دو شرطیں کامل ہیں۔ دوسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

فائدہ : ہمزہ جو اوّل کلمہ میں زائد ہوگا اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی

ہمزہ وصلی وہ ہے جو درمیان میں آکر گرجائے۔ اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے ملائے۔ اور ہمزہ وصلی ضرورتِ لفظی کی خاطر لایا جاتا ہے۔ بعد از ضرورت قرات میں حذف ہوجاتا ہے۔ ہمزہ وصلی اصل میں مبنی بر کسرہ ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ اور کہیں کہیں عین کلمہ کی مناسبت سے ہمزہ وصلی مضمومہ بھی آتا ہے جیسے اُنْصُرْ اور کہیں کہیں ثقل سے بچنے کے لیئے ہمزہ وصلی مفتوحہ بھی آتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ **ہمزہ قطعی** وہ ہے جو درمیان میں آکر نہ گرے اور ضرورتِ لفظی کی خاطر نہ لایا گیا ہو۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں ہمزہ ابتدائے کلام میں ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں متحرک نہیں۔ اتفاقی مثال سَلْ کہ اصل میں اِسْئَلْ تھا[۱]۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ ہمزہ قطعی ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہ وصلی ہے۔ اتفاقی مثال ہمزہ باب افعال کی جیسے[۲] اَکْرَمَ واحد متکلم کی اَضْرِبُ اسم تفضیل کی جیسے اَضْرَبُ ہمزہ جمع جیسے اَشْرَافٌ ہمزہ اعلام جیسے اِسْمَاعِیْلُ ہمزہ بنا جیسے[۳] اِنَّ اَنَّ ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَہٗ ہمزہ استفہام جیسے ءَاَنْذَرْتَھُمْ ہمزہ نداء جیسے اَعَبْدَاللّٰہِ ہمزہ کا مابعد متحرک اور درج کلام ہو جیسے وَاَعِدُّوْا اصل میں وَاَعْدِدُوْا تھا۔

فائدہ : جہاں ہمزہ وصلی کی پہلی شرط پائی جائے گی وہاں ہمزہ قراءۃً حذف ہوگا کتابۃً باقی رہے گا جیسے

---

[۱] اِسْئَلْ بقانون یَسَلُ اِسَلْ ہوا بقانون زیر بحث سَلْ ہوا۔ [۲] باب اِفْعَال یعنی خواہ مصدر ہو، خواہ ماضی، خواہ امر۔
[۳] ہمزہ بنا وہ کلمہ جہاں ہمزہ ہے وہ مبنی ہو اگر ہمزہ کو حذف کردیا جائے تو کلمہ کا معنی فاسد ہو جیسے اِنَّ اَنَّ اَنَا اَنْتَ۔ الخ

وَاعْلَمُوْا اور جہاں دوسری شرط پائی جائے گی وہاں ہمزہ قراءۃً وکتابۃً دونوں میں حذف ہوگا جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔

سوال : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ہمزہ وصلی بصورت درج کلام ہونے کے باوجود قراءۃً وکتابۃً دونوں میں کیوں حذف ہے ؟

جواب : اس مقام میں کثرت قراءت اور کتابت کی وجہ سے قراءت وکتابت دونوں میں حذف کیا گیا ہے اس پر شاہد جہاں یہ ضرورت نہیں وہاں کتابۃً باقی ہے جیسے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

(۲۴) **قانون :** ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی بود در مضارع معلوم او حرف اَتین را حرکت ضمہ می دھند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔ **شرط** ایسا باب ہو جس کی ماضی کے صرف چار حرف ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ یہ تین حرف ہیں اِکْتَسَبَ یہ پانچ حروف ہیں اتفاقی مثال اَکْرَمَ صَرَّفَ سے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ ۔

(۲۵) **قانون :** ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطّردہ باشد در مضارع معلوم او ما قبل آخر را بر حالِ خود می دارند وجوباً واگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ می دہند سوائے ابوابِ ثلاثی مجرّد۔

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یَتَصَرَّفُ کا۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ما قبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے **شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو

لہ یہ قانون ثلاثی مجرد کے ابواب کے لیے نہیں کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب سماع پر موقوف ہیں یعنی عرب والے جہاں کسرہ دیں گے ما قبل آخر کو تو وہاں سماعاً کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔ باقی یہ قانون قیاسی ابواب کے لیے ہے ۔

کہ اس کی ماضی کے اول میں تائے زائدہ مطردہ ہو۔ احترازی مثال اَکْرَمَ یہاں تا نہیں۔ اتفاقی مثال تَصَرَّفَ تَضَارَبَ سے یَتَصَرَّفُ یَتَضَارَبُ۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے **شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کے اول میں تا زائدہ مطردہ نہ ہو۔ احترازی مثال تَصَرَّفَ یہاں تا زائدہ ہے۔ اتفاقی مثال اَکْرَمَ صَرَّفَ دَحْرَجَ سے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ یُدَحْرِجُ۔

(۲۶) **قانون**: ہر تائے مضارعۃ کہ داخل شود بر تائے تَفَعُّل یا تَفَاعُل یا تَفَعْلُل در مضارع معلوم او حذفِ یکے جائز است[1]۔

اس قانون کا نام ہے تَتَصَرَّفُ تَتَضَارَبُ تَتَدَحْرَجُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے **حکم** یہ ہے کہ مضارع معلوم میں دو تاؤں میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے **شرط** یہ ہے کہ تا مضارعہ داخل ہو تا زائدہ مطردہ پر۔ احترازی مثال تَتْرُكُ یہاں تا زائدہ پر داخل نہیں۔ اتفاقی مثال تَتَصَرَّفُ تَتَضَارَبُ تَتَدَحْرَجُ سے تَصَرَّفُ تَضَارَبُ تَدَحْرَجُ۔

نوٹ: اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ کے قانون کو مثال کے قوانین میں ملاحظہ فرماویں۔

---

[1] امام سیبویہ وبصریین کے نزدیک تائے ثانیہ کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ پہلی تا علامتِ مضارع ہے وَالْعَلَامَۃُ لَاتُحْذَفُ، ابن ہشام کوفیوں کے نزدیک پہلی تا کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ تا ثانیہ علامتِ باب ہے اور رعایتِ باب اولیٰ ہے
سوال: دو تاؤں میں سے ایک کو حذف کرنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**: دو تاء زائدہ کے ابتداءِ کلام میں جمع ہونے سے ثقل پیدا ہوتا ہے تو اس ثقل سے بچنے کی خاطر ایک کو حذف کرتے ہیں **سوال**: یہی وجہ تو مضارع مجہول میں بھی ہے تو وہاں حذف کیوں نہیں کرتے ہیں؟ **جواب**: اگر مضارع مجہول تفعل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو بابِ تفعیل کے مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر باب تفاعل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب مفاعلہ کے مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر بابِ تفعلل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب فعللہ کی مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر پہلی تا کو حذف کرتے ہیں تو انہی ابواب کے مضارع معلوم محذوف التاء سے التباس ہو جاتا ہے۔

(۲۷) **قانون : اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا جنس فاکلمہ کردہ جواز جنس را در جنس ادغام می کنند وجوبًا**

اس قانون کا نام اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ تا افتعال کو جنس فاکلمہ کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔

پہلی شرط یہ ہے کہ سین شین ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَہَدَ یہاں سین شین نہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ سین شین مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال سَمِعَ شَبِہَ اتفاقی مثال اسْتَمَعَ اِشْتَبَہَ سے اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ۔

(۲۸) **قانون : اگر یکے از صاد، ضاد و طا و ظا کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا طا کنند وجوبًا پس اگر مقابلہ فاکلمہ طا است ادغام واجب است اگر ظا است اظہار وادغام دو طرفہ یعنی طا را ظا کردن وعکس او جائز است اگر صاد ضاد باشد اظہار وادغام یک طرفہ یعنی طا را صاد ضاد کردن جائز است نہ عکس او۔**

اس قانون کا نام ہے اِطَّلَمَ اِظَّلَمَ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں ایک حکم عمومی تین حکم خصوصی ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں **پہلا حکم** یہ ہے کہ تاء افتعال کو طا کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ صاد ضاد طا ظا میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال اِجْتَہَدَ یہاں مذکورہ چار حرفوں میں سے کوئی نہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ ان چار حرفوں میں سے کوئی ایک مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال صَبَرَ ضَرَبَ طَلَمَ ظَلَمَ یہاں باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِطْتَلَبَ اِظْتَلَمَ

لہ اِسْتَمَعَ اشْتَبَہَ تا کو جنس فاکلمہ کیا تو اِسْسَمَعَ اِشْشَبَہَ ہوئے پھر جنس کو جنس میں ادغام کیا متجانسین سے تو اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ ہوئے۔

اِصۡتَبَرَ اِضۡتَرَبَ سے اِطۡطَلَبَ اِظۡطَلَمَ اِضۡطَرَبَ اِصۡطَبَرَ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ طا کو طا میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین **پہلی شرط** یہ ہے کہ طا مقابلہ فاکلمہ کے ہو۔ احترازی مثال اِرۡتَبَطَ یہاں مقابلہ لام کے ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال طَلَمَ یہ باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ اتفاقی مثال اِطۡطَلَبَ[1] سے اِطَّلَبَ۔ **تیسرا حکم** یہ ہے کہ اظہار جائز و ادغام دو طرفہ۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ظا ہو۔ احترازی مثال اِطۡطَلَبَ یہاں طاء ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ظَلَمَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِظۡطَلَمَ ادغام[2] کی اِظَّلَمَ اِطَّلَمَ **چوتھا حکم** یہ ہے کہ اظہار و ادغام یک طرفہ جائز ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ صاد ضاد ہو۔ احترازی مثال اِجۡتَهَدَ یہاں صاد ضاد نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال صَبَرَ ضَرَبَ اتفاقی مثال اظہار کی اِصۡطَبَرَ اِضۡطَرَبَ۔ ادغام[3] کی اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ۔

(۲۹) قانون: اگر یکے از دال، ذال، زا واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا دال کردہ وجوباً دال را در دال ادغام می کنند وجوباً و ذال مثل ظا و زا مثل صاد ضاد است۔

---

[1] اِطَّلَبَ اصل میں اِطۡتَلَبَ تھا پہلے حکم عمومی میں سے تا افتعال کو طا کیا تو اِطۡطَلَبَ ہوا پھر اسی حکم سے طا کو طا میں ادغام کیا تو اِطَّلَبَ ہوا [2] ظا فائے افتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال وجوباً طا ہو جائے گی جیسے اِظۡتَلَمَ اب یہاں تین صورتیں ہیں جائز **پہلی صورت** فک ادغام (اظہار) جیسے اِظۡطَلَمَ۔ یہ وجہ بہتر اور کثیر الاستعمال ہے **دوسری صورت** ادغام یعنی طا کو ظا کر کے ظا کو ظا میں ادغام کریں جیسے اِظَّلَمَ یہ صورت بھی کثیر الاستعمال ہے اس لیے کہ اس میں اس امر پر دلالت ہے کہ اس کا فاکلمہ ظا ہے نہ کہ طا مہملہ لیکن یہ صورت خلافِ قیاس ضرور ہے۔ **تیسری صورت** ادغام یعنی ظا معجمہ کو طا مہملہ کر کے طا کو طا میں ادغام کریں جیسے اِطَّلَمَ یہ قلیل الاستعمال و موافق قیاس ہے [3] صاد ضاد جب فا افتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال طا سے وجوباً تبدیل ہو جائے گی جیسے اِصۡطَبَرَ اِضۡطَرَبَ۔ اب یہاں دو صورتیں ہیں جائز **پہلی صورت** فکّ ادغام (اظہار) جیسے اِصۡطَبَرَ اِضۡطَرَبَ یہ صورت احسن اور اکثر ہے۔ **دوسری صورت** ادغام بقلب طا بجنس ما قبل یعنی طا کو صاد ضاد کر کے صاد کو صاد میں اور ضاد کو ضاد میں ادغام کریں جیسے اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ باقی اس کے برعکس جائز نہیں یعنی صاد ضاد کو طا کر کے طا کو طا میں ادغام کریں جیسے اِطَّبَرَ اِطَّرَبَ کیونکہ اس صورت میں حرف صفیر صاد اور حرف ضوی مستفر (ضاد) کا ادغام غیر میں لازم آتا ہے حالانکہ یہ صرف اپنی مثل میں ادغام ہو سکتے ہیں مثلاً صاد صاد میں اور ضاد ضاد میں ۔ اور یہ ادغام خلافِ قیاس بھی ہے۔ فافہم وانصف

اس قانون کا نام ہے اِدَّغَمَ اِذَّکَرَ اِزَّجَرَ کا قانون ۔ اس کے لیے چار حکم ہیں۔ ایک حکم عمومی، تین حکم خصوصی۔ ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ تا افتعال کو دال کرنا واجب ہے ۔ **پہلی شرط** دال ذال زا ان تین حروف میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں کوئی نہیں **دوسری شرط** مقابلہ فا کلمہ باب[1] افتعال کے ہوں ۔ احترازی مثال دَکَرَ ذَکَرَ زَجَرَ یہاں باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِدْتَغَمَ اِذْتَکَرَ اِزْتَجَرَ سے اِدْدَغَمَ اِذْدَکَرَ اِزْدَجَرَ

دوسرا حکم یہ ہے کہ دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین **پہلی شرط** یہ ہے کہ دال ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں دال نہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال دَغَمَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِدْدَغَمَ سے اِدَّغَمَ۔ **تیسرا حکم** یہ ہے کہ اظہار جائز و ادغام دو طرفہ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ذال ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں ذال نہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ذَکَرَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِذْدَکَرَ[2] ادغام کی اِذَّکَرَ اِدَّکَرَ۔ **چوتھا حکم** یہ ہے کہ اظہار و ادغام یک طرفہ جائز ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ زا ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں زا نہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال زَجَرَ یہ باب افتعال نہیں ۔ **اتفاقی مثال** اظہار[3] کی اِزْدَجَرَ ادغام کی اِزَّجَرَ۔

---

[1] فا کلمہ کا افتعال میں جب دال مہملہ، ذال معجمہ یا زائے منقوطہ واقع ہوں تو تائے افتعال دال مہملہ سے وجوباً بدل جاتی ہے کیونکہ دال تا سے مخرج میں قریب ہے اور ذال اور زا سے صفت میں موافق ہے

[2] ذال مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ہو تو تائے افتعال وجوباً دال ہو جائے گی جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ۔ اب یہاں تین صورتیں جائز ہیں **پہلی صورت** فک ادغام (اظہار) جیسے اِذْدَکَرَ، **دوسری صورت** ادغام یعنی ذال کو دال کرکے دال کو دال میں ادغام کریں جیسے اِدَّکَرَ۔ یہی صورت احسن اقوی اور موافق قیاس ہے **تیسری صورت** ادغام یعنی دال ذال کرکے ذال کو ذال میں ادغام کریں جیسے اِذَّکَرَ۔ یہ صورت خلاف قیاس ہے۔

[3] زا جب مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہو تو تائے افتعال وجوباً دال ہو جائے گی جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ۔ اب یہاں جواز کی دو صورتیں ہیں **پہلی صورت** فک ادغام (اظہار) جیسے اِزْدَجَرَ یہ زیادہ فصیح ہے جیسے قولِ باری تعالیٰ مُزْدَجَرٌ۔ **دوسری صورت** ادغام یعنی دال کو زا کرکے زا کو زا میں ادغام کریں جیسے اِزَّجَرَ یہ خلافِ قیاس ہے۔ برعکس جائز نہیں یعنی زا کو دال کرکے دال کو دال میں ادغام کریں جیسے اِدَّجَرَ کیونکہ حرف صفیر "زا" کا ادغام غیر صفیر "دال" میں ممتنع ہے۔

(۳۰) **قانون : اگر ثا واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افتعال اظہار و ادغام دو طرفہ جائز است مگر تا را ثا کردن اولیٰ است۔**

اس قانون کا نام اِثَّبَتَ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ اظہار جائز اور ادغام دو طرفہ جائز **پہلی شرط** یہ ہے کہ ثا ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں ثا نہیں۔ **دوسری شرط** مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ثَبَتَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِثْتَبَتَ ادغام اُولیٰ کی اِثَّبَتَ۔ عدم اُولیٰ کی اِتَّبَتَ وجہ اولویت اتباع زائد باصلی بہتر ہے نہ عکس او۔ یعنی تا کو ثا کرنے کے بعد اجتماع مثلین اور سکون اول کی وجہ سے ادغام بالاتفاق واجب ہے۔

(۳۱) **قانون : اگر یکے از دہ[۱] حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال تائے ویرا جنس عین کلمہ کردہ جوازاً ادغام می کنند وجوباً و اگر تا واقع شود ادغام جائز است و اگر یکے از حروفِ مذکورہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل تائے آنہا را جنس فا کلمہ کردہ جوازاً ادغام می کنند وجوباً و اگر تا باشد ادغام جائز است**

اس قانون کا نام ہے خَصَّمَ کَظَّمَ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ تائے افتعال کو جنس عین کلمہ کی کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ان دس (صاد۱، ضاد۲، طا۳، ظا۴، دال۵، ذال۶، زا۷، سین۸، شین۹، ثا۱۰) حرفوں میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال اِجْتَمَعَ اِقْتَرَبَ یہاں ان دس حرفوں میں سے کوئی نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ میں عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال اِطْتَلَمَ اِظْتَلَمَ یہاں مقابلہ فا کلمہ افتعال کے ہے۔ اتفاقی مثال اِخْتَصَمَ اِکْتَظَمَ سے خَصَّمَ کَظَّمَ۔

---

[۱] امثلہ از ادغام : اِکْتَسَرَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِفْتَضَلَ، اِلْتَطَمَ، اِکْتَظَمَ، اِعْتَدَلَ، اِعْتَذَرَ، اِعْتَزَلَ، اِنْتَشَرَ۔ امثلہ جنسیت: اِکْسَسَرَ، اِنْثَثَرَ، اِخْصَصَمَ، اِفْضَضَلَ، اِلْطَطَمَ، اِکْظَظَمَ، اِعْدَدَلَ، اِعْذَذَرَ، اِعْزَزَلَ، اِنْشَشَرَ۔ امثلہ بعد از ادغام : کَسَّرَ، نَشَّرَ، خَصَّمَ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرا حکم یہ ہے کہ تا کو تا میں ادغام کرنا جائز ہے بقانون متجانسین ۔ **پہلی شرط** تا ہو۔ احترازی مثال اِجْتَمَعَ یہاں تا نہیں ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال قَتَلَ یہ باب افتعال نہیں ۔ **اتفاقی مثال** اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ[1] **تیسرا حکم** یہ ہے کہ تا باب تفعُّل و تفاعُل کو فا کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے بعدۂ جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین ۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مذکورہ دس حرفوں میں سے کوئی ایک ہو۔ احترازی مثال تَجَنَّبَ تَجَانَبَ یہاں ان میں سے کوئی نہیں ۔ **دوسری شرط** یہ ہے مقابلہ فا کلمہ باب تفعّل یا تفاعل کے ہو۔ احترازی مثال تَحَدَّبَ تَحَادَبَ یہاں عین کلمہ میں ہے فا کلمہ میں نہیں اتفاقی[2] مثال تَثَاقَلَ تَثَقَّلَ سے اِثَّاقَلَ اِثَّقَّلَ **چوتھا حکم** یہ ہے کہ تا کو تا میں ادغام کرنا جائز ہے ۔
پہلی شرط یہ ہے کہ تا ہو۔ احترازی مثال تَثَقَّلَ تَثَاقَلَ یہ تا زائدہ علامت باب ہے اصلی نہیں ۔
دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب تفعّل تفاعُل کے ہو۔ احترازی مثال تَقَتَّلَ تَقَاتَلَ یہاں تا مقابلہ عین کلمہ کے ہے ۔ اتفاقی مثال تَتَرَّكَ تَتَارَكَ سے اِتَّرَّكَ اِتَّارَكَ دو ہم جنس کی ادغام کی وجہ ابتداء بالسکون محال تھا تو ہمزہ وصلی ابتداء میں لائے ۔

(۳۲) **قانون** : اگر یکے از یازدہ حروفِ مذکورہ در او نون بعد از لامِ تعریف واقع شود لام را جنس ایشان کردہ آید وجوبًا و اگر یکے از ایشان بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود لام را جنس ایشان کردہ جوازًا ادغام می کنند وجوبًا سوائے را چرا کہ درین جا واجب است ۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) فَضَّلَ ۔ نَطَّمَ کَظَّمَ ۔ عَدَّلَ ۔ عَذَّرَ ۔ عَزَّلَ نَشَّرَ ۔ مزید وضاحت امثلہ خَصَّمَ ۔ خِصِّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا تا افتعال کو جنس صاد سے بدل کیا تو اِخْصَصَمَ ہوا پس دو صاد جمع ہوئیں اور ما قبل ان کا ساکن تھا اور قاعدہ ہے کہ دو متجانسین کے تحرک کی صورت میں جبکہ ان کا ما قبل ساکن ہو تو حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیتے ہیں لہذا پہلے صاد کی حرکت جو فتحہ ہے خا کو دے دی پھر صاد کو صاد میں ادغام کر دیا تو اِخَصَّمَ ہوا اب ہمزہ ما بعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا تو خَصَّمَ بفتح الخا ہوا۔ یہ لغت افصح، اشہر موافق قیاس ہے اور بعض اہل صرف پہلے صاد کی حرکت فتحہ خا کو نہیں دیتے بلکہ گرا دیتے ہیں اور خا کو کسرہ عارضی دیتے ہیں خا کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ گر گیا تو خِصَّمَ بکسر الخا ہوا۔ ان دونوں صورتوں میں عین کلمہ مفتوح رہے گا یہی دونوں وجہیں مجہول میں بھی واقع ہوں گی جیسے خُصِّمَ خِصِّمَ اصل میں اُخْتُصِمَ تھا ان دونوں صورتوں میں عین کلمہ مکسور رہے ۔ باقی امثلہ کو اس پر قیاس کریں ۔

[1] جہاں دو حرف متجانسین متحرک آخر کلمہ میں نہ ہوں تو ادغام واجب نہیں ۔ کذا فی الرضی بحوالہ دستور المبتدی ۔ واللہ اعلم بالصواب

[2] تَثَقَّلَ تَثَاقَلَ تائے زائدہ کو فا کی جنس سے بدلا تو تَثْقَّلَ تَثْاقَلَ ہوئے دو ہم جنس کو ادغام کی صورت میں پہلے کو ساکن کیا تو ابتداء ساکن ممکن نہ تھا لہذا شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِثَّاقَلَ اِثَّقَّلَ ہوئے ۔ باقی امثلہ کو ان دونوں پر قیاس کر لیں ۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس قانون کا نام ہے حروف شمسی و قمری کا قانون ۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں

پہلا حکم یہ ہے کہ لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا واجب ہے اور ادغام کرنا بھی واجب ۔

پہلی شرط یہ ہے کہ حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احترازی مثال اَلْحَمْدُ یہاں حروف شمسی میں سے کوئی نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد ہو۔ احترازی مثال بَلْ سَوَّلَتْ یہاں لام تعریف کے بعد نہیں۔ اتفاقی مثال اَلرَّحْمٰنُ اصل میں اَلْرَحْمٰنُ تھا لام تعریف کو حرف شمسی کی جنس کیا تو اَرْرَحْمٰنُ ہوا بعدہٗ جنس کو جنس میں ادغام کیا تو اَلرَّحْمٰنُ ہوا۔ لام تعریف کتابت میں آئے گا قراءت میں نہیں ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز، جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ۔

پہلی شرط یہ ہے کہ حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احترازی مثال بَلْ فَعَلَ یہاں حروف شمسی نہیں ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَلرَّحْمٰنُ یہاں لام تعریف کے بعد ہے اتفاقی مثال بَلْ سَوَّلَتْ حرف شمسی کو لام ساکن غیر تعریف کی جنس کر کے بَسْ سَوَّلَتْ پڑھنا جائز۔ بعدہٗ جنس کو جنس میں ادغام کر کے بَسَّوَّلَتْ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ : اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد حرف شمسی را آ ہے تو پھر لام کو را کی جنس کرنا واجب اور را کو را میں ادغام کرنا بھی واجب ہے جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

سوال : بَلْ رَانَ میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام کیوں نہیں کیا گیا ؟

جواب : بَلْ رَانَ میں لام اور را کے درمیان وقف واجب ہے اور ادغام بھی واجب ہے لیکن ادغام کی صورت میں وقف نہیں رہتا ہے۔ تو ایک واجب سے رجوع کر کے دوسرے واجب پر عمل کرنا لغو ہے اس لیے وقف کو برقرار رکھا گیا ۔

وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں ایسے ہی حروف شمسی کے داخل ہونے سے لام تعریف کی چھپ جاتی ہے اور جیسے چاند کے آنے سے ستارے باقی رہتے ہیں ایسے ہی حروف قمری کے داخل ہونے سے لام تعریف باقی رہتی ہے ۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) **امثلہ تفعل بغیر ادغام :** تَسَمَّعَ تَشَجَّعَ تَصَعَّدَ تَضَرَّعَ تَطَهَّرَ تَزَيَّنَ تَذَكَّرَ تَدَثَّرَ تَظَلَّمَ
امثلہ جنسیت : سَسَمَّعَ ۔ شَشَجَّعَ ۔ صَصَعَّدَ ۔ ضَضَرَّعَ ۔ طَطَهَّرَ ۔ زَزَيَّنَ ۔ ذَذَكَّرَ ۔ دَدَثَّرَ ۔ ظَظَلَّمَ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳۳) **قانون** : ہر مضارع مشدّد الآخر وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم در آن سہ وجہ خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشد وگرنہ در آن چہار وجہ خواندن جائز است .

اس قانون کا نام ہے لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ لَمْ یَحْمَرْرْ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ مضارع میں تین وجوہ پڑھنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مضارع کا آخر مشدّد ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ **دوسری شرط** کوئی حرف جوازم میں سے داخل ہو یا امر حاضر معلوم

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) **امثلہ جنسیت بعد از ادغام** : اِسَّمَّعَ۔ اِشَّجَّعَ۔ اِصَّعَّدَ۔ اِضَّيَّعَ۔ اِطَّهَّرَ۔ اِزَّيَّنَ۔ اِذَّكَّرَ۔ اِدَّثَّرَ۔ اِظَّلَّمَ۔

ـــہ **امثلہ تفاعل بغیر ادغام** : تَسَامَعَ۔ تَشَابَهَ۔ تَصَابَرَ۔ تَضَارَبَ۔ تَطَالَبَ۔ تَظَاهَرَ۔ تَدَارَكَ۔ تَذَاكَرَ۔ تَزَاجَرَ

امثلہ جنسیت: سَسَامَعَ۔ شَشَابَهَ۔ صَصَابَرَ۔ ضَضَارَبَ۔ طَطَالَبَ۔ ظَظَاهَرَ۔ دَدَارَكَ۔ ذَذَاكَرَ۔ زَزَاجَرَ۔

امثلہ بعد از ادغام : اِسَّامَعَ۔ اِشَّابَهَ۔ اِصَّابَرَ۔ اِضَّارَبَ۔ اِطَّالَبَ۔ اِظَّاهَرَ۔ اِدَّارَكَ۔ اِذَّاكَرَ۔ اِزَّاجَرَ۔

ـــہ لام تعریف وہ ہے جس سے پہلے الف ہو لام تعریف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ لام غیر تعریف وہ ہے جس سے پہلے الف نہ ہو جیسے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ۔

جملہ حروف تہجی دو قسم پر ہیں ایک شمسی دوسرا قمری۔ **حروف شمسی** تیرہ ہیں: صاد[1]، ضاد[2]، طا[3]، ظا[4]، دال[5]، ذال[6]، زا[7]، سین[8]، شین[9]، تا[10]، ثا[11]، را[12]، نون[13]۔ باقی قمری ہیں .

ـــلہ **امثلہ حروف شمسی بعد از لام تعریف** : اَلسَّامِعُ۔ اَلشَّاكِرُ۔ اَلصَّابِرُ۔ اَلنُّوْرُ۔ اَلطَّالِبُ۔ اَلظَّالِمُ۔ اَلدَّاخِلُ۔ اَلذَّاكِرُ۔ اَلزَّاجِرُ۔ اَلتَّاجِرُ۔ اَلثَّابِتُ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔

امثلہ جنسیت : اَسْسَامِعُ۔ اَشْشَاكِرُ۔ اَصْصَابِرُ۔ اَضْضَارِبُ۔ اَطْطَالِبُ۔ اَظْظَالِمُ۔ اَدْدَاخِلُ۔ اَذْذَاكِرُ۔ اَزْزَاجِرُ۔ اَتْتَاجِرُ۔ اَثْثَابِتُ۔ اَرْرَحْمٰنُ۔ اَنْنُوْرُ۔

امثلہ بعد از ادغام : اَلسَّامِعُ۔ اَلشَّاكِرُ۔ اَلصَّابِرُ۔ اَلضَّارِبُ۔ اَلطَّالِبُ۔ اَلظَّالِمُ۔ اَلدَّاخِلُ۔ اَلذَّاكِرُ۔ اَلزَّاجِرُ۔ اَلتَّاجِرُ۔ اَلثَّابِتُ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اَلنُّوْرُ۔

ـــلہ **امثلہ حروف شمسی بعد از لام غیر تعریف** : بَلْ سَامِعٌ۔ بَلْ شَاكِرٌ۔ بَلْ صَابِرٌ۔ بَلْ ضَارِبٌ۔ بَلْ طَالِبٌ۔ بَلْ ظَالِمٌ۔ بَلْ دَاخِلٌ۔ بَلْ ذَاكِرٌ۔ بَلْ زَاجِرٌ۔ بَلْ تَاجِرٌ۔ بَلْ ثَابِتٌ۔ بَلْ رَاحِمٌ۔ بَلْ نَارٌ۔

امثلہ جنسیت : بَسْ سَامِعٌ۔ بَشْ شَاكِرٌ۔ بَصْ صَابِرٌ۔ بَضْ ضَارِبٌ۔ بَطْ طَالِبٌ۔ بَظْ ظَالِمٌ الخ

امثلہ بعد از ادغام : بَسَّامِعٌ۔ بَشَّاكِرٌ۔ بَصَّابِرٌ۔ بَضَّارِبٌ۔ بَطَّالِبٌ۔ بَظَّالِمٌ الخ

بنائیں۔ احترازی مثال یَحْمَرُّ تَحْمَرُّ یہاں حرفِ جوازم داخل نہیں ہوا اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا۔
تیسری شرط یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَمُدُّ یہاں مضارع مضموم العین ہے۔ اتفاقی مثال یَحْمَرُّ سے لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ لَمْ یَحْمَرِرْ تَحْمَرُّ سے امر حاضر معلوم جیسے اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ دوسرا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں چار وجوہ پڑھنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مضارع کا آخر مشدد ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ دوسری شرط یہ ہے کہ کوئی حرف جوازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کریں۔ احترازی مثال مَدَّ یَمُدُّ یہاں جوازم داخل نہیں اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا ہے تیسری شرط یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو احترازی مثال لَمْ تَحْمَرَّ یہاں مضموم العین نہیں۔ اتفاقی مثال یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ۔ تَمُدُّ سے مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ۔
ف: معتل کے قواعد جاننے سے پہلے امور اربعہ کا جاننا ضروری ہے: ۱ اعلال کے لغوی معنی ۲ اصطلاحی معنی، ۳ اقسامِ اعلال ۴ حروفِ اعلال۔ اعلال لغت میں مطلق تبدیلی کو کہتے ہیں اصطلاح میں حرف علت کے تغیر کو کہتے ہیں۔ اعلال کے تین قسم ہیں: اعلال بالحذف، اعلال بالقلب، اعلال بالاسکان۔ اعلال کے حروف تین ہیں: واؤ۔ الف۔ یا

(۳۴) **قانون: ہر واوے کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ مصدرے کہ بروزن فِعْلٌ باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد کسرہ اش را نقل کردہ بما بعد دادہ آنرا حذف کردہ عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آورند وجوباً بکلیۂ اِقَامَةٌ و آن این است**

اس قانون کا نام ہے عِدَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ واؤ کی حرکت کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور اس کو حذف کرنا واجب ہے۔
حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لانا واجب ہے بقانون اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ۔
پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ یہاں یا ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے تیسری شرط یہ ہے کہ صیغہ مصدر کا ہو۔ احترازی مثال وِزْرٌ وِتْرٌ یہ مصدر نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ یہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَصْلٌ یہ فِعْلٌ کا وزن نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واؤ اسی باب کے مضارع معلوم میں حذف ہو چکا ہو۔ احترازی مثال وِجْلٌ اس باب میں مضارع معلوم یَوْجَلُ سالم ہے۔ اتفاقی مثال عِدَةٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

(۳۵) **قانون :** درمصدر ہر حرفیکہ بجز التقائے تنوینی بیفتد عوضش تائے متحرکہ درآخرش درآرند وجوبًا مگر لُغَةٌ و مِأَةٌ شاذاند۔

اس قانون کا نام ہے اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لانا واجب ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ صیغہ مصدر میں کوئی حرف گرا ہو۔ احترازی مثال یَعِدُ یہاں مضارع میں حرف واؤ گرا ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یہ حذفیت التقائے تنوینی کی وجہ سے نہ ہو۔ یعنی دوسرا ساکن نون تنوین نہ ہو۔ احترازی مثال هُدًى اصل میں هُدَىٌ تھا[1]۔ اتفاقی مثال جہاں ساکن ثانی نون تنوین نہیں مثال اِقْوَامٌ[2] سے اِقَامَةٌ اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ۔ اور جہاں دوسرا ساکن بالکل نہ ہو جیسے وِعْدٌ سے عِدَةٌ۔

اعتراض : لُغَةٌ مِأَةٌ اصل لُغْوٌ مِأْيٌ تھے قال کے قانون سے لُغَانٌ مِأَانٌ ہوئے پس التقائے ساکنین ہوا۔ درمیان الف و نون تنوین کے پہلا ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا اور اس کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لائے تو لُغَةٌ مِأَةٌ ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ دوسری شرط کے مفقود ہونے کے باوجود تا کا الحاق کیوں کیا گیا؟

جواب : یہ اعتراض قلتِ توجہ فی عبارت المصنفؒ کا نتیجہ ہے کیونکہ مصنفؒ نے خود تصریح فرمادی کہ یہ شاذ ہیں یعنی موافقِ استعمال مخالف قانون، اس کو شاذ احسن کہتے ہیں۔

(۳۶) **قانون :** ہر واو ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مکسور آن واؤ را بیا بدل کنند وجوبًا بشرطیکہ باعثِ تحریکش موجود نباشد۔

---

[1] هُدًى اصل میں هُدَىٌ تھا قَالَ بَاعَ کے قانون سے هُدَاْنْ ہوا، دو ساکن جمع ہوئے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو هُدًى ہوگیا۔ یہاں زیر بحث قانون جاری نہ ہوگا کیونکہ ساکن ثانی نون تنوین ہے۔ [2] اِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا یُقَالُ کے قانون سے اِقَاامٌ ہوا۔ دونوں الف ساکن ہوگئے اور دوسرا ساکن نون تنوین نہیں۔ امام اخفشؒ پہلے الف کو حذف کرتے ہیں۔ امام سیبویہؒ دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں۔ بعدہٗ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرک لائے تو اِقَامَةٌ ہوا۔ اسی پر اِسْتِقَامَةٌ کو قیاس کرو۔ اسی تا کو اضافت کے وقت حذف کردینا جائز ہے جیسے اِقَامِ الصَّلٰوةِ۔ عِدَ الْاَمْرِ۔ اصل میں اِقَامَةٌ عِدَةٌ تھے۔

اس قانون کا نام مِیعَادٌ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واؤ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ یہاں واؤ نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ساکن ہو۔ احترازی مثال عِوَضٌ یہاں متحرک ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال اِجْلِوَّازٌ یہاں مدغم ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا، یہاں مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے واؤ ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ مُوْجِبٌ یہاں مفتوح و مضموم ہے **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اس واؤ کے حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اِوَزَّةٌ اصل میں اِوْزَزَةٌ تھا زا کو زا میں ادغام کرنے کی صورت میں واؤ کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔ اتفاقی مثال مِوْعَادٌ مِوْعَدَةٌ سے مِیعَادٌ مِیعَدَةٌ۔

(۴۷) **قانون:** ہر واؤ و یائے ساکنہ غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افتعال یا تَفَعُّل یا تَفَاعُل آن را تا کردہ در تا ادغام می کنند وجوبا بر اکثر لغت اہلِ حجاز در افتعال و بر بعض لغت اہلِ حجاز در تَفَعُّل و تَفَاعُل مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است۔

اس قانون کا نام اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ کا قانون ہے۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں۔ **پہلا حکم** واؤ اور یا کو تا اور تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ اِکْتَسَبَ یہاں واؤ اور یا نہیں۔ **دوسری شرط** واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال اِیتَمَرَ اُوتُمِرَ اصل میں اِءْتَمَرَ اُءْتُمِرَ تھے۔ یہاں واؤ اور یا ہمزہ سے بدل شدہ ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَوَبَ اِخْتَیَرَ۔ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ جو کہ

لہ اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَقَدَ اِیْتَسَرَ تھے واؤ اور یا کو تا کیا اِتْتَقَدَ اِتْتَسَرَ ہوتے بعدہٗ تا کو تا میں ادغام کیا تو اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ ہوتے یہ لغتِ فصیح ہونے کی وجہ درجۂ وجوب کو پہنچی ہوئی ہے۔

نوٹ: اِوْتَقَدَ کو بقانون میعاد یا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ کسرہ ماقبل معرض زوال میں اور واؤ کی تا کے ساتھ قریب المخرج ہونے کی علت قوی ہے لہٰذا راجح پایا گیا اور ہمارا قانون میعاد کا توہم دور ہوگیا۔

اصل میں اِوْتَقَدَ اِیْتَسَّرَ تھے۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ واؤ اور یا کو تا کرنا جائز اور تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ہوں۔ احترازی مثال تَضَرَّبَ تَضَارَبَ یہاں واؤ اور یا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال تُوُدِّبَ تُوُوْدِبَ اصل میں تُؤُدِّبَ تُؤُوْدِبَ تھے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے ہوں۔ احترازی مثال تَقَوَّلَ تَحَيَّرَ تَقَاوَلَ تَبَايَعَ یہاں مقابلہ عین کلمہ کے ہیں۔ **اتفاقی مثال**[ل] تَوَعَّدَ تَيَسَّرَ سے اِتَّعَدَ اِتَّسَرَ تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ سے اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ۔

(۳۸) **قانون**: ہر دال ساکن ما بعدش تائے متحرکہ غیر تا افتعال باشد آن را تا کردہ در تا ادغام می کنند وجوباً بشرطیکہ وحدت کلمہ باشد وگرنہ جائز است ہم چنین تائے ساکن ما بعدش دال متحرک باشد آن را دال کردہ در دال ادغام می کنند وجوباً بشرطیکہ وحدت کلمہ باشد وگرنہ جائز است۔

اس قانون کا نام ہے وَعَدتُّ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے چار شرائط ہیں باقی حکموں کے لیے تین تین شرطیں ہیں **پہلا حکم** یہ ہے کہ دال کو تا کر کے تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے،
پہلی شرط یہ ہے کہ دال ساکن ہو۔ احترازی مثال وَعَدَ یہاں ساکن نہیں۔
دوسری شرط یہ ہے کہ دال کے بعد تائے متحرکہ ہو۔ احترازی مثال وَعَدْنَ یہاں تا بالکل نہیں۔
تیسری شرط یہ ہے کہ یہ تا باب افتعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِدْتَغَمَ یہاں دال ساکن کے بعد

[ل] مثال تَفَاعُل اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ اصل میں تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ تھے واؤ اور یا کو تا کیا تو تَتَاعَدَ تَتَاسَرَ ہوئے بعدہٗ تا کو تا میں ادغام کیا تو ابتدا بالسکون محال تھا اس لیے ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ ہوئے مثال تَفَعُّل اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ اصل میں تَوَعَّدَ تَيَسَّرَ تھے واؤ اور یا کو تا کیا تَتَعَّدَ تَتَسَّرَ ہوئے بعدہ تا کو تا میں ادغام کیا تو ابتدا میں ہمزہ وصلی لائے اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ ہوئے
فائدہ: ہمزہ وصلی وہاں لائیں گے جہاں ابتداء بالسکون محال ہو جیسے امثلہ بالا میں۔ اور جہاں ابتداء بالسکون محال نہ ہو وہاں ہمزہ وصلی نہیں لائیں گے جیسے یَتَوَاعَدُ یَتَوَعَّدُ سے یَتَّاعَدُ یَتَّعَّدُ الخ یہ لغت بالکل شاذ اور بالکل قلیل ہے۔

تا افتعال ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دال ساکن اور اس کا ما بعد ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال قَدْ تَبَيَّنَ یہاں دال اور اس کا ما بعد جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال وَعَدْتَ سے وَعَدَّتَّ
دوسرا حکم یہ ہے کہ دال کو تا کرکے تا کو تا میں ادغام کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دال ساکن ہو۔ احترازی مثال وَعَدَ دوسری شرط دال کے بعد تا متحرک ہو۔ احترازی مثال وَعَدْنَ۔
تیسری شرط یہ ہے کہ دال اور اس کا مابعد تا متحرک جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال وَعَدْتَ یہاں جدا کلمہ نہیں۔ اتفاقی مثال قَدْ تَبَيَّنَ سے قَدْ تَّبَيَّنَ۔
تیسرا حکم یہ ہے کہ تا کو دال کرکے دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تا ساکن ہو۔ احترازی مثال سَكَتَ یہاں ساکن نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تا کے بعد دال متحرک ہو۔ احترازی مثال قَالَتِ ادْعُوْا یہاں تا کے بعد دال ساکن ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تا اور اس کا مابعد دال ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال اَلْمَتْدُ سے اَلْمَدُّ پڑھنا واجب ہے[1]۔ چوتھا حکم یہ ہے کہ تا کو دال کرکے دال کو دال میں ادغام کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط تا ساکن ہو۔ احترازی مثال سَكَتَ دوسری شرط یہ ہے کہ تا کے بعد دال متحرک ہو۔ احترازی مثال قَالَتِ ادْعُوْا تیسری شرط تا اور اس کا مابعد دال جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَلْوَتْدُ یہاں جدا کلمہ میں نہیں۔ اتفاقی مثال أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰهَ سے أَثْقَلَدْ دَّعَوَا اللّٰهَ پڑھنا جائز ہے

(۳۹) **قانون** ہر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ مابعدش دیگر واو متحرک نباشد یا مضموم مخفف بحرکت لازمی مقابلہ عین کلمہ باشد ہمزہ می شود جوازاً بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔

اس قانون کا نام ہے أُعِدَ إِشَاحٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے۔ شرطوں کی دو جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دوسری جماعت کے پانچ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **جماعت اول پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ مضموم یا مکسور ہو۔

---

[1] اگر ادغام کے بعد ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ساتھ التباس ہوتا ہو تو ادغام ممتنع ہے بشرطیکہ متقاربین ایک کلمہ میں ہوں جیسے وَطْدٌ (مضبوط کرنا) اور وَتْدٌ (میخ گاڑنا) پس اگر ان کی طا اور تا کو دال میں ادغام کیا جائے تو یہ دونوں وَدٌّ (دوستی) سے ملتبس ہو جائیں گے تو معلوم نہیں ہوگا کہ ان کی پہلی دال اصلی ہے یا یا طا سے بدلی ہوئی ہے یا تا سے۔ [2] یہ لغت اہل نجد کا ہے۔

احترازی مثال وَعَدَ یہاں مفتوح ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واؤ اول کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال قُوِلَ یہاں درمیان کلمہ میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس[1] واؤ کا مابعد اور واؤ متحرک نہ ہو۔ احترازی مثال وُوَیعِدَ یہاں واؤ کے مابعد اور واؤ متحرک ہے۔ اتفاقی مثال وُعِدَ وِشَاحٌ وُوْعِدَ سے اُعِدَ اِشَاحٌ اُوْعِدَ پڑھنا جائز ہے۔ جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ مضموم ہو۔ احترازی مثال قُوِلَ یہاں مکسور ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مخفف ہو۔ احترازی مثال تَحَوُّلٌ یہاں مشدد ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اس واؤ کی حرکت لازمی ہو۔ احترازی مثال رَاوُوْنَ اصل میں رَاوِیُوْنَ تھا۔ یہاں واؤ کی حرکت ضمہ عارضی ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں مقابلہ لام کلمہ کے ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ مضارع معلوم میں نہ ہو[2]۔ احترازی مثال یَقُوْلُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔ اتفاقی مثال قُوْلٌ اَدْوُرٌ سے قُئُلٌ اَدْؤُرٌ پڑھنا جائز ہے

(۴۰) **قانون**: ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ یَمْنَعُ یا کہ ماضی او نیافتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن یَفْعِلُ باشد در مضارع معلوم او فا کلمہ را حذف کنند وجوباً و از باب فَعِلَ یَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ یَسَعُ وَطِئَ یَطَئُ نیز۔

اس قانون کا نام یَعِدُ ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں فا کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اس کے لیے ایک حکم ہے اور شرطوں کی تین جماعتیں۔ ہر جماعت کے لیے دُو دُو شرطیں ہیں

---

[1] یہاں واؤ کے بعد اور واؤ متحرک کی نفی ہے جیسے وُوِرَ اگر اس واؤ کے بعد اور واؤ بالکل نہیں یا واؤ ساکن ہے تو ان دونوں صورتوں میں قانون جاری ہوجائے گا۔ جیسے وُعِدَ وُوْعِدَ سے اُعِدَ اُوْعِدَ پڑھنا جائز ہے

فائدہ: کبھی واؤ مفتوح کو بھی ہمزہ سے بدلا جاتا ہے جیسے اَحَدٌ اَنَاۃٌ اَسْمَاءٌ جو اس کو فُعَلَاءُ کے وزن پر مانتے ہیں کہ اصل میں وَحَدٌ وَنَاۃٌ وَسْمَاءٌ تھے۔ اسی طرح کبھی واؤ مضمومہ تا سے بدل جاتی ہے جیسے تُجَاہٌ تُکْلَانٌ تُرَاثٌ کہ اصل میں وُجَاہٌ وُکْلَانٌ وُرَاثٌ تھے۔ واؤ مفتوحہ اور تا کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے قیاسی نہیں بحسب سماع ہے لہٰذا حکم مذکور کو منتقض نہیں ہوگا کیونکہ قانون اکثری ہے نہ کہ کلی۔

[2] واضح ہو کہ اس جگہ واؤ وسط کا ہمزہ سے بدلنے کا ذکر ہمزہ مضمومہ در اول کلمہ کے تبعاً ہے ورنہ اس کا ذکر قوانین اجوف میں ہونا چاہیے تھا۔

جماعت اول : پہلی **شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی[1] کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر نہیں۔ اتفاقی مثال وَضَعَ یَوْضَعُ سے یَضَعُ

جماعت دوم : پہلی **شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کم استعمال ہوتا ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ اس باب کی ماضی اکثر مستعمل ہے۔ اتفاقی مثال یَوْذَرُ یَوْدَعُ سے یَذَرُ یَدَعُ۔

جماعت سوم : پہلی **شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مضارع مکسور العین ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہاں مضموم العین۔ اتفاقی مثال یَوْعِدُ سے یَعِدُ یَوْرِمُ سے یَرِمُ مضارع مکسور العین ہو، ماضی عام ہے مکسور العین ہو یا مفتوح العین ہو۔

فائدہ : عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر دو ایسے باب ہیں کہ سماعًا فا کلمہ مضارع میں حذف کیا گیا ہے وہ دو یہ ہیں وَسِعَ یَوْسَعُ وَطِئَ یَوْطَئُ سے یَسَعُ یَطَئُ۔

(۴۱) **قانون :** دو واؤ متحرک کہ جمع شوند در اول کلمہ واو اولےٰ را ہمزہ بدل کنند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے اَوَاعِدُ اُوَیْعِدُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں **حکم** یہ ہے کہ پہلی واؤ کو ہمزہ[2] سے

---

[1] مثال واوی کی قید لگا کر مثال یائی کو نکال دیا لفیف سے احتراز نہیں یعنی قانون لفیف میں جاری ہوگا۔ باقی یَئِسُ یَا یِئِسُ اصل میں یَیْئِسُ تھے۔ مضارع حذف یا کے ساتھ یا ابدالِ الف کے ساتھ مذکورہ قانون کے شذوذ ہیں۔

فائدہ : جہاں ابدال اور حذف کا آپس میں تعارض ہو وہاں حذف کو ترجیح د[ی جا]ئے گی۔ برائے تخفیف کلام جیسے اِوْعِدُ یہاں یَعِدُ کا قانون جاری کریں گے نہ کہ مِیْعَادٌ کا

[2] مصنف نے اس قانون کے ذکر میں شیخ ابن حاجب کے مذہب پر اکتفا کیا ہے۔ وگرنہ محققین کا مذہب یوں ہے اگر دوسری واو مدّہ بدل حرف زائدہ ہے تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے وُوْرِیَ ماضی مجہول میں دوسری واو الف سے تبدیل شدہ ہے اصل میں تھا وَارَیَ اگر دوسری واو مدہ نہیں جیسے اَوَاعِدُ اصل میں وَوَاعِدُ تھا یا دوسری واو تبدیل شدہ نہیں جیسے اُوْعَادٌ اصل میں وُوْعَادٌ تھا بروزن طُوْمَارٌ - یا دوسری واو بدل از حرف صحیح ہے جیسے اُوْلیٰ اصل میں وُءْلیٰ تھا نزد کوفیہ پھر ہمزہ کو واو کیا تو وُوْلیٰ ہوا اب دو واو جمع ہوئے ان تینوں صورتوں میں پہلی واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دو[1] واؤ ہوں۔ احترازی مثال وَعَدَ یہاں ایک واؤ ہے
دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال وُوْرِیَ یہاں ایک متحرک ہے۔
تیسری شرط یہ ہے کہ دونوں واؤ اکٹھے ہوں یعنی یکجا ہوں۔ احترازی مثال وَلَوْلَ وَقُوْقَ یہاں جمع نہیں
چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں واؤ ابتداءِ کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال قَوِوَ یہاں آخر میں ہیں۔ اتفاقی مثال وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ وُوَیْعِدٌ سے اُوَیْعِدٌ

(۴۲) **قانون**: ہر باب مثال واوی از عَلِمَ یَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفا باشد در مضارع معلوم او سوائے اصل سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در یَوْجَلُ یَاجَلُ یِیْجَلُ یَیْجَلُ خواندن است۔

اس قانون کا نام ہے یَاجَلُ یِیْجَلُ یَیْجَلُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں
حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ باب مثال یائی ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہ شَرُفَ یَشْرُفُ کے وزن پر ہے
تیسری شرط یہ ہے کہ فا کلمہ اس کا حذف نہ ہو۔ احترازی مثال وَسِعَ یَسَعُ یہ محذوف الفاء ہے۔
اتفاقی مثال وَجِلَ یَوْجَلُ سے یَاجَلُ یِیْجَلُ یَیْجَلُ۔

(۴۳) **قانون**: ہر یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مضموم آن را بواو بدل کنند وجوباً بشرطیکہ در جمع اَفْعَلُ فُعْلَاءُ صفتی و فُعْلٰی صفتی و اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نباشد اگر باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً۔

---

[1] پہلا واؤ ہمزہ ہو جاتا ہے وجوباً۔ اس لیے دو ہم مثل متحرک حرفوں کا شروع کلمہ میں جمع ہونا ثقیل ہے خصوصاً دو حرف علت کا اور پھر دو واؤں کا جو حرف علت میں زیادہ ثقیل ہیں تو اس ثقل کو دور کرنے کی خاطر پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں جیسے وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔ سوال: دوسری واؤ کو ہمزہ سے کیوں تبدیل نہیں کرتے جبکہ ثقل کا سبب واؤ ثانی ہے جواب: دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنے کی صورت میں مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ واؤ عطف یا واؤ قسم کے دخول کے وقت بھی ثقل باقی رہتا ہے۔

اس قانون کا نام ہے یُوسَرُ کا قانون۔

فائدہ : وہ اسم جو اَفعَلُ کے وزن پر ہو اس کی تین قسمیں ہیں : اسمی[1]، تفضیلی[2]، صفتی[3]۔

۱۔ **اسمی** کہتے ہیں وہ اسم جو اَفعَلُ کے وزن پر کسی کا نام ہو جیسے اَحْمَدُ یہ نام ہے اور اَفعَلُ کا وزن ہے

۲۔ **تفضیلی** کہتے ہیں وہ اسم جو اَفعَلُ کے وزن پر جس میں زیادتی والے معنی کا اعتبار ہو، جیسے اَضْرَبُ بمعنی بہت مارنے والا مرد۔ اس میں اسمی صفتی معنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔

۳۔ **صفتی** کہتے ہیں وہ اسم اَفعَلُ کے وزن پر جس میں صفتی معنی کا اعتبار ہو جیسے اَبْیَضُ بمعنی وہ ذات جس میں سفیدی ہے۔ اس میں علم اور زیادتی کے معنی کا اعتبار نہیں ہوتا ہے۔

وزن فُعلیٰ کی بھی تین قسمیں ہیں : **اسمی** وہ ہے کہ فُعلیٰ کے وزن پر کوئی علم ہو۔ جیسے طُوبیٰ یہ ایک درخت کا نام ہے۔ **تفضیلی** وہ وزن فُعلیٰ کا جس میں صرف زیادتی والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے ضُربیٰ بمعنی بہت مارنے والی عورت۔ **صفتی** وہ وزن فُعلیٰ کا جس میں صرف صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے حُیکیٰ بمعنی ناز و نخرے سے چلنے والی عورت

وزن فَعلاءُ کی دو قسمیں ہیں : اسمی، صفتی۔ **اسمی** وہ ہے جو فَعلاءُ کے وزن پر کوئی علم ہو جیسے صَحْرَاءُ دَرْدَاءُ **صفتی** وہ وزن فَعلاءُ کا جس میں صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے بَیْضَاءُ بمعنی سفید عورت۔ اس قانون کے لیے دو حکم ہیں۔ پہلے کے لیے سات شرطیں ہیں، دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی تین جماعتیں ہیں ہر جماعت کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں **پہلا حکم** یہ ہے کہ یا کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہاں متحرک ہے

---

[1] فُعلیٰ کے ساتھ صفتی کی قید لگا کر اسمی کو نکال دیا کیونکہ فُعلیٰ اسمی یا واؤ سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے طُیبیٰ کُیسیٰ سے طُوبیٰ کُوسیٰ کیونکہ ان میں اسمیت غالب ہے باقی تفضیلی وہ بھی اسمی کے حکم میں کیونکہ اسم تفضیلی بغیر اضافت مِنَ۔ الف لام کے استعمال نہیں ہوتا اور یہ تینوں خواصِ اسم میں سے ہیں جیسے کہ امام سیبویہؒ کا مذہب ہے۔

سوال : فُعلیٰ اسمی میں یا کو واؤ سے تبدیل کرتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں؟ **جواب :** اسمی اور صفتی کے درمیان فرق کرنے کی خاطر۔ **سوال :** فرق تو اس کے برعکس میں بھی ہو سکتا تھا؟ **جواب :** صفت میں ثقل ہے باعتبار معنی کے اور واؤ یا سے ثقیل ہے، اگر یا کو واو سے تبدیل کرتے ہیں تو ثقل لفظی و معنوی دونوں طرح سے لازم آجاتا جو کہ جائز نہیں۔ اس لیے صفتی میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

دوسری شرط یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال مُیَیِّزٌ یہ مدغم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ یہاں مفتوح ہے۔ **چوتھی شرط** یہ کہ یا مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے نہ ہو احترازی مثال اُیْتُسِرَ یہاں مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں نہ ہو۔ احترازی مثال بُیْضٌ یہ اَبْیَضُ مذکر، بَیْضَاءُ مؤنث کی مشترک جمع ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ فُعْلٰی صفتی میں نہ ہو۔ احترازی مثال حُیْکٰی۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔ احترازی مثال مَبْیُوْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ اتفاقی مثال یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ

دوسرا حکم یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اول: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا مظہر ہو۔ احترازی مثال مُیَیِّزٌ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اُیْتُسِرَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں ہو، احترازی مثال یُوْسَرُ اتفاقی مثال بُیْضٌ "اَبْیَضُ مذکر بَیْضَاءُ مؤنث کی جمع ہے" سے بِیْضٌ۔

جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال بَیَّعَ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اُیْتُسِرَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ فُعْلٰی صفتی میں ہو۔ احترازی مثال طُیْبٰی اتفاقی مثال حُیْکٰی سے حِیْکٰی۔

جماعتِ سوم: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال بَیَّعَ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے نہ ہو احترازی مثال اُیْتُسِرَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں ہو۔ احترازی مثال یُیْسَرُ اتفاقی مثال مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ[1]۔

---

[1] مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا بقانون بِیْعَ مَبُیْوْعٌ ہوا۔ پھر اسی قانون کے حکم ثانی سے یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا مَبِیْوْعٌ ہوا۔ بعدہ اجتماعِ ساکنین ہوا درمیان واو اور یا کے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو مَبِیُوْعٌ ہوا پھر مِیْعَاد کے قانون سے مَبِیْعٌ ہوا۔

(۴۴)

قانون : ہر واؤ و یا متحرک بحرکت لازمی کہ ماقبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوباً بشرطیکہ آن واؤ و یا مقابلہ فا کلمہ و عین کلمہ ناقص و در حکم عین کلمہ ناقص نباشد و مابعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق و سکون او و حرف تثنیہ و الف جمع مؤنث سالم و یائے مشدّدہ و نون تاکید نباشد و آن کلمہ بر وزن فَعَلَانٌ و فَعَلٰی و بمعنی آن کلمہ کہ در آن تعلیل نیست نباشد و مقابلہ عین کلمہ ملحق و مقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح و مقابلہ عین کلمہ فعل تعجب نباشد۔

اس قانون کا نام ہے قَالَ بَاعَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں جن میں سے پہلے چار وجودی اور باقی عدمی ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واؤ اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** (وجودی) یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ یہاں ساکن ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کی حرکت لازمی ہو، عارضی نہ ہو۔ احترازی مثال لَوِاسْتَطَعْنَا جَيَلَ اصل میں لَوْاِسْتَطَعْنَا جَيْئَلَ تھے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کی ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال قُوِلَ بُيِعَ یہاں واؤ اور یا کے ماقبل مفتوح نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واؤ یا اور ان کا ماقبل مفتوح ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال فَوَعَدَ سَيَقُوْلُ یہاں فا سین جدا جدا کلمہ میں ہیں اور وَعَدَ يَقُوْلُ جدا جدا کلمہ ہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو اور یا فا کلمہ کے

لہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہوتا ہے۔ عارضی حرکت تین قسم کی ہیں: (۱) بہ سبب نقل (۲) بسبب التقاء ساکنین (۳) برائے متابعت (۱) **بسبب نقل** اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف کی حرکت کسی عذر کی وجہ سے نقل کرکے ماقبل کو دینا جیسے حَوْءَبَ، جَيْئَلَ میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو حَوَبَ، جَيَلَ ہوئے۔ (۲) **بسبب التقائے ساکنین** اس کو کہتے ہیں کہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے کسی حرف کو حرکت دی گئی ہو جیسے لَوِاسْتَطَعْنَا، دَعَوُاللّٰهَ ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف ہوا پھر التقائے ساکنین ہوا۔ درمیان واو، سین، واو، لام کے تو پہلے ساکن کو حرکت دی تو لَوِاسْتَطَعْنَا دَعَوُاللّٰهَ ہوئے۔

(۳) **برائے متابعت** اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے تابع کرنے کی وجہ سے حرکت دی جائے۔ یعنی متابِع متابَع دونوں کی مفرد فَعْلَةٌ کے وزن پر ہوں تو ان کی جمع فَعَلَاتٌ کی وزن پر آئے گی جیسے جَوَذَاتٌ بَيَضَاتٌ یہ اصل میں جَوْذَاتٌ بَيْضَاتٌ تھے۔ تَمَرَاتٌ کی متابعت کی وجہ سے واو اور یا کو حرکت دی گئی ہے۔ تَمَرَاتٌ جمع ہے تَمْرَةٌ کی اور قانون ہے کہ جب کلمہ ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ صحیح ہو اور مفرد فَعْلٌ یا فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو جمع بناتے وقت عین کلمہ کو فتح دینا ضروری ہے۔ جیسے رَحْمَةٌ سے رَحَمَاتٌ۔

مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال تَوَعَّدَ تَيَسَّرَ یہاں واؤ اور یا مقابلہ فا کلمہ کے ہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واؤ یا مقابلہ عین کلمہ ناقص کے نہ ہوں۔[1] احترازی مثال قَوِيَ حَيِيَ لفیف مقرون کو مجازاً ناقص کہتے ہیں تو مطلب یہ ہوا کہ لفیف مقرون کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا عین کلمہ ناقص کے حکماً نہ ہوں[2]۔ احترازی مثال اِدْعَوَوَ اِرْمَيَيَ یہاں پہلی واؤ اور پہلی یا حکماً عین کلمہ ناقص میں ہیں۔

آٹھویں شرط یہ[3] ہے کہ واؤ یا کا مابعد مدہ نہ ہو۔ ایسا مدّہ کہ زائد ہو اور اس کا ثابت رکھنا لازمی ہو اور کسی خاص معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ احترازی مثال سَوَادٌ بَيَاضٌ یہاں الف مدہ لازمی ہے اور لون کے معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہے اور اس کا ثابت رہنا بھی لازمی ہے۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا کا مابعد حرف تثنیہ نہ ہو۔ احترازی مثال عَصَوَانِ رَحَيَانِ عَصَوَيْنِ رَحَيَيْنِ دَعَوَا رَمَيَا **دسویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا نہ ہو۔ احترازی مثال عَصَوَاتٌ رَحَيَاتٌ یہاں واؤ یا کے بعد الف

۱؎ مقابلہ عین ناقص یعنی عین کلمہ لفیف مقرون نہ ہو چاہے اس کی لام کلمہ میں تعلیل ہوتی ہو جیسے رَوِيَ قَوِيَ اصل میں رَوِيَ قَوِيَ تھے، کیونکہ لام کلمہ محلِ تغیر ہونے کی وجہ سے اور حرف سے تعلیل کا زیادہ مستحق ہے۔ اگر اس کی عین کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حقیقتاً پے درپے ہونا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے اگر لام کلمہ میں تعلیل نہیں جیسے حَيِيَ اس کی دوسری یا اگرچہ اپنے ماقبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے الف نہیں ہوئی لیکن وہ لام کلمہ میں ہونے کی وجہ سے معلّل کا حکم رکھتی ہے اگر اس کے عین کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حکماً پے درپے ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں۔

۲؎ حکماً عین کلمہ ناقص کا مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ ناقص کا تکرار سے ہو پس پہلا حرف وسط میں ہونے کی وجہ سے بمنزل عین کلمہ کے ہوگیا اور دوسرا حرف مؤخر ہونے کی وجہ سے بمنزل لام کلمہ کے جیسے اِدْعَوَوَ پہلی واو اگرچہ حقیقت میں لام کلمہ ہے لیکن تکرار لام کی وجہ سے وہ وسط میں آنے کے سبب سے عین کلمہ کے حکم میں ہوگئی اب اگر عین کلمہ میں تعلیل کریں تو دو حرف اصلی حکماً میں دو تعلیلوں کا حقیقۃً پے درپے ہونا لازم آجاتا ہے اور یہ جائز نہیں۔

۳؎ مدّہ زائدہ سے مراد وہ حرف ہے جو نہ تو جزو کلمہ ہو اور نہ کسی خاص معنی پر دلالت کرتا ہو جیسے جَوَادٌ، طَوِيلٌ، غَيُورٌ اگر ان میں تعلیل کی جائے تو لازم آئے گا کہ مدّہ تو باقی رہے اور اس کے ماقبل کی حرکت جس نے اس کو مدّہ بنایا ہے وہ حذف ہو جائے دگرنہ قانون جاری ہوگا جیسے تُدْعَوُونَ تُرْمَيِينَ اصل میں تُدْعَوُونَ تُرْمَيِينَ تھے یہاں واؤ یا اس مدّہ زائدہ سے پہلے ہیں جو معنی جمعیت اور تانیث کا فائدہ دیتا ہے۔

جمع مؤنث سالم کا ہے۔ **گیارھویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا یا کے بعد یائے مشدّدہ[1] نہ ہو۔ احترازی مثال عَصَوِيٌّ دَعَوِيٌّ یہ یائے نسبت ہے عَصَوِيَّةٌ یہ یائے مصدریہ ہے۔ **بارھویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا یا کا مابعد نون تاکید کا نہ ہو[2]۔ احترازی مثال اُدْعُوَنَّ اِخْشَيَنَّ اُدْعُوَنْ اِخْشَيَنْ یہاں نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ ہیں۔ **تیرھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واؤ اور یا ہیں فَعَلَانٌ (بفتح فاوعین) کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال جَوَلَانٌ حَيَوَانٌ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔ **چودھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واؤ یا یا ہیں فَعَلیٰ (بفتح فاوعین) کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال صَوَرىٰ حَيَدىٰ[3] یہ فَعَلیٰ کے وزن پر ہیں۔ **پندرھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واؤ یا ہیں ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس کے واؤ اور یا میں تعلیل نہیں ہوسکتی۔ احترازی مثال عَوِرَ عَيِنَ[4] بمعنی اِعْوَرَّ اِعْيَنَّ اور ان میں واؤ یا کا ماقبل ساکن مانع از تعلیل ہے۔ **سولھویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا مقابلہ عین[5] کلمہ ملحق کے نہ ہوں۔ احترازی مثال قَوَلْوَلٌ بَيَعْوَعٌ ملحق قَرَبُوْسٌ ہیں۔ **سترھویں شرط** یہ ہے کہ واؤ یا مقابلہ عین کلمہ حرف[6] صحیح سے بدل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال شَيَرَ اصل میں شَجَرَ تھا یا جیم سے تبدیل شدہ ہے۔ **اٹھارویں شرط** واو یا مقابلہ عین[7] کلمہ فعل غیر متصرف کے نہ ہوں۔ احترازی مثال قَوُلَ بَيُعَ کہ یہ مقابلہ عین کلمہ کے

---

1 یائے مشدّدہ عام ہے یائے نسبت ہو یا یائے مصدریہ ہو اگر ان میں تعلیل کریں تو یائے مشدّدہ سے پہلے جو کسرہ مطلوب ہے باقی نہیں رہے گا۔ **فائدہ: یائے مشدّدہ بزیادت تا کلمہ کو مصدر کے معنی میں کرنے کے لئے آتی ہے جیسے فَاعِلِيَّةٌ (فاعل ہونا) ف**

2 اگر ان میں تعلیل کریں گے تو نون تاکید کے ماقبل کا فتحہ جو چار صیغوں میں لازم ہوتا ہے اپنے حال پر باقی نہ رہے گا اور خلافِ وضع لازم ہوگا

3 فَعَلَانٌ اور فَعَلیٰ کے وزن میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں وزنوں میں حرکت معنوی لازمی ہے لہٰذا ان کے لفظ کو بھی متحرک رکھتے ہیں تاکہ حرکتِ لفظی حرکتِ معنوی پر دلالت کرے۔ رہا لفظ مَوَتَانٌ کہ اس میں باوجود سکون معنوی ہونے کے تعلیل نہیں کرتے ہیں سو یہ اپنی نقیض حَيَوَانٌ پر محمول ہے۔ جَوَلَانٌ کا معنی گرد گھومنا۔ حَيَدیٰ کا معنی وہ گدھا جو زیادتی خوشی کی وجہ سے اپنے سایہ سے کودے یا بمعنی متکبرانہ چال۔ صَوَرىٰ ایک پانی کا نام ہے۔

4 سوال: عَوِرَ عَيِنَ اِعْوَرَّ اِعْيَنَّ کے معنی میں کرتے ہو اس کے برعکس کیوں نہیں کرتے، جبکہ مزید فرع و مجرد اصل ہیں اصل تابع فرع کے نہیں ہوتا۔ **جواب:** الوان وعیوب اکثر باب اِفْعِلَالٌ اِفْعِيلَالٌ سے آتے ہیں اور یہ ان میں اصل ہیں اور باقی ابواب گو مجرد ہی کیوں نہ ہوں اس معنی میں ان ابواب کی فرع ہیں۔

5 واو یا اگر لام کلمہ ملحق کے ہوں تو قانون جاری ہو جائے گا قَلْسىٰ تَقَلْسىٰ ملحق ہیں دَحْرَجَ تَدَحْرَجَ کے اصل میں قَلْسَوَ تَقَلْسَوَ تھے۔

6 واو یا اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف صحیح سے تبدیل شدہ ہیں تو قانون جاری ہو جائے گا کیونکہ لام محل کلمہ تغیر ہے جیسے دَسّٰها اصل میں دَسَّسَ تھا آخری سین کو یا سے بدل دیا تو دَسّیٰ ہوا بعدہٗ اسی قانون سے دَسّٰها ہوا۔

7 واو یا اگر لام کلمہ فعل غیر متصرف کے ہوں گے تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے مَا اَدْعَوَهٗ مَا اَرْمَيَهٗ سے مَا اَدْعَاهٗ مَا اَرْمَاهٗ۔

ہیں۔ اتفاقی مثال فعل کی قَوَلَ بَیَعَ دَعَوَ رَمَیَ سے قَالَ بَاعَ دَعَا رَمٰی اسم کی بَوَبٌ نَیَبٌ عَصَوٌ رَحَیٌ سے بَابٌ نَابٌ عَصًا رَحًی ہوئے۔

(۴۵)

قانون : التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہٖ و علیٰ غیر حدہٖ علیٰ حدہٖ آنکہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدۃ کلمہ باشد وماسوئ این علی غیر حدہٖ است وحکم علی حدہٖ خواندنِ ساکنین است مطلقاً وحکم علیٰ غیر حدہٖ خواندنِ ساکنین ہست درحالتِ وقف و نہ خواندن ساکنین درحالتِ غیر وقف پس درحالتِ غیر وقف اگر ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقاً سوائے[1] سہ جا دراجوف یعنی مصدر باب اِفْعَال و اِسْتِفْعَال واسم مفعول چراکہ درین جا اختلاف است بعضے صرفیان اولیٰ را حذف می کنند و بعضے ثانی را واگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت دادہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است واگر در آخر نباشد اول را کسرہ زیراکہ کسرہ در تحریکِ ساکن اصل است وغیر او بسبب عارضہ۔

اس قانون کا نام ہے التقائے ساکنین کا قانون۔ **فائدہ** : التقائے ساکنین کہتے ہیں چند حروف ساکنہ اس طرح جمع ہوں کہ ان کے درمیان کوئی متحرک حرف نہ ہو۔ پھر التقائے ساکنین دو قسم کے ہیں (۱) علی حدہٖ (۲) علیٰ غیر حدہٖ۔ (۱) **علی حدہٖ** کی تین شرطیں ہیں **پہلی شرط** یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو۔

---

[1] ساکن اول حذف ہوتا ہے نزد جمیع صرفیان اتفاقاً ماسوئ تین جگہوں کے (۱) مصدر باب افعال از اجوف (۲) مصدر باب استفعال از اجوف (۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ تھے بقانون یُقَالُ اِقَاْامۃ اِسْتِاْامۃ ہوئے، التقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں الفوں کے بعضے (امام اخفشؒ) ساکنِ اول کو حذف کرتے ہیں دلیل لِاَنَّ الثَّانِیَۃَ عَلَامَۃٌ وَالْعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ۔ اور بعضے (امام سیبویہؒ) ساکن ثانی کو حذف کرتے ہیں دلیل لِاَنَّھَا زَائِدَۃٌ وَالزَّائِدَۃُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا بہ قانون یَقُوْلُ مَقُوْوْلٌ ہوا التقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں واؤں کے ایک ساکن کو حذف کیا باختلاف بالا تو مَقُوْلٌ ہوا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ساکن ثانی مدغم ہو۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے اِحْمَادّ اُحْمُوْدّ بُیَیْتٌ خُوَیْصَّۃٌ اگر ان شرطوں میں سے ایک مفقود ہو یا دو یا تینوں تو اس طرح علیٰ غیر حدہٖ کی سات صورتیں بن جاتی ہیں۔ **پہلی صورت** صرف پہلی شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے یَخِصِّمُ **دوسری صورت** صرف دوسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے قَالُنَ **تیسری صورت** صرف تیسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے اِضْرِبُوْنَّ **چوتھی صورت** پہلی اور دوسری شرط گم ہوں باقی تیسری موجود ہو جیسے مُدَّ **پانچویں صورت** دوسری اور تیسری شرط نہ ہوں صرف پہلی موجود ہو جیسے اِضْرِبُوْ الْقَوْمَ **چھٹی صورت** پہلی اور تیسری شرط گم ہوں دوسری موجود جیسے لِتُدْعَوُنَّ **ساتویں صورت** تینوں شرطیں گم ہوں جیسے قُلْ الْحَقَّ۔

نقشہ علیٰ غیر حدہٖ

صورت اول	انتفائے شرط اول	جیسے یَخِصِّمُ
〃 دوم	انتفائے شرط دوم	جیسے قَالُنَ
〃 سوم	انتفائے شرط سوم	جیسے اِضْرِبُوْنَّ
〃 چہارم	انتفائے شرط اول و دوم	جیسے مُدَّ
〃 پنجم	انتفائے شرط دوم و سوم	جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ
〃 ششم	انتفائے شرط اول و سوم	جیسے لِتُدْعَوُنَّ
〃 ہفتم	انتفائے شروط جمیع	جیسے قُلْ الْحَقَّ

اس قانون کے لیے پانچ حکم ہیں ایک علیٰ حدہٖ کے لیے چار علیٰ غیر حدہٖ کے لیے **پہلا حکم** یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو ثابت رکھ کر پڑھنا واجب ہے مطلقاً یعنی حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی۔ **شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علیٰ حدہٖ ہو۔ احترازی مثال قَالُنَ یہ علیٰ غیر حدہٖ ہے۔ اتفاقی مثال حالت وقف کی اِحْمَارّْ اِحْمُوْرّْ خُوَیْصَّۃْ۔ غیر وقف کی اِحْمَارَّ اِحْمُوْرَّ خُوَیْصَّۃٌ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو ثابت رکھ کر پڑھنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَارَّ یہ علیٰ حدہٖ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے

کہ حالت وقف[۱] کی ہو۔ احترازی مثال یَخْتَصِمُ یہاں حالت وقف کی نہیں۔ اتفاقی مثال الرَّحِیْم **تیسرا حکم** یہ ہے کہ ساکن اول کو حذف[۲] کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَادَّ یہ علی حدّہٖ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال الرَّحِیْم یہاں ساکن دوم حالت وقف میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ ہو۔ احترازی مثال مُدْ دُ یہاں ساکن اول مدّہ اور نون خفیفہ نہیں۔ اتفاقی مثال قَالُنَ سے قُلْنَ لَاتُهِیْنَنَّ الْفَقِیْرَ سے لَا تُهِیْنَ الْفَقِیْرَ **چوتھا حکم** یہ ہے کہ جو ساکن آخر کلمہ میں ہے اسے حرکت دینا واجب ہے "خواہ آخر میں ساکن اول ہو یا ساکن دوم ہو۔

پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَادَّ اُحْمُوْدَّ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال الرَّحِیْم **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ احترازی مثال قَالُنَ لَاتُهِیْنَنَّ الْفَقِیْرَ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ کوئی ساکن آخر کلمہ آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَخِصِّمُ یہاں

---

[۱] مراد حالتِ وقف سے وہ سکون جو وقف کی وجہ سے پیدا ہو نہ حروفِ جوازم وغیرہ سے کیونکہ وہ حرف حقیقت میں متحرک ہوتا ہے۔

[۲] **سوال**: کلامِ عرب میں چند ایسے کلمات ہیں جن میں شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے وہ یہ ہیں: (۱) اِضْرِبَانِّ (۲) آلْحَسَنُ (۳) لَاهَا اللّٰهِ (۴) اِیْ اللّٰهِ (۵) حَلْقَتَا الْبِطَانِ **جواب**: اِضْرِبَانِّ جہاں نون ثقیلہ الف کے بعد ہو تو وہاں التقائے ساکنین درست ہے دو وجہ سے اول یہ کہ نون ثقیلہ بمنزل جزِ کلمہ ہے دوم یہ کہ الف میں خفت ہے اسی وجہ سے اِضْرِبُوْنَّ اِضْرِبِیْنَّ نہیں پڑھا جاتا ہے اگرچہ نون ثقیلہ دونوں میں برابر لیکن واو اور یا میں الف کی مثل خفت نہیں۔ یہی حکم اِضْرِبْنَانِّ لِیَضْرِبَانِّ لَا تَضْرِبَانِّ کا ہے۔ آلْحَسَنُ یعنی آلْحَسَنُ عِنْدَكَ (بمدِّ ہمزہ وسکونِ لام) کیا حسن تیرے پاس ہے۔ جہاں ہمزہ استفہام ہمزہ وصل مفتوح پر داخل ہو تو وہاں پر بھی التقائے ساکنین درست ہے تاکہ انشاء (استفہام) کا خبر سے التباس نہ ہو بلکہ اس ہمزہ وصل کو الف سے بدل لیتے ہیں۔ یہ اصل میں ءَ اَلْحَسَنُ تھا دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل لیا تو آلْحَسَنُ ہوا یہی حکم ہے اَیْمَنُ اللّٰهِ کا۔ لَاهَا اللّٰهُ (بجر لفظ اللہ و اثبات الف ہا و سکون لام مدغم) جہاں ہا تنبیہ لفظ اللہ پر حروف قسم محذوف کے عوض میں آئے تو وہاں پر التقائے ساکنین درست ہے کیونکہ اگر الف کو حذف کرتے ہیں تو لازم آتا ہے حذف عوض ومعوض عنہ وھو الممنوع۔ یہ اصل میں لَا وَاللّٰهِ تھا حرف قسم کو حذف کر کے اس کے عوض ہا تنبیہ لائے اور لا زائدہ ہے تو لَاهَا اللّٰهِ ہوا اِیْ اللّٰهِ (بکسر ہمزہ وسکون یا و لام وجر لفظ اللہ ہے) جہاں اِیْ حرفِ ایجاب لفظ اللہ پر داخل ہو حرف قسم کے محذوف ہونے کے بعد تو وہاں پر بھی التقائے ساکنین درست ہے اگر یا کو حذف کرتے ہیں تو التباس ہو جاتا ہے اِلّا حرف استثناء کے ساتھ ایضاً یہ التباس بھی پڑیگا کہ مکسور لفظ اللہ سے ہے یا حرف ایجاب ہے اصل میں اِیْ وَاللّٰهِ تھا۔ استفہام اَقَامَ زَیْدٌ کی جواب میں ہے۔ حَلْقَتَا الْبِطَانِ (باثباتِ الف تثنیہ وسکونِ لام) حَلْقَتَا اصل میں حَلْقَتَانِ تھا بوقت اضافت نون حذف ہوا بِطَانٌ بکسر با۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کے قول حَلْقَتَا الْبِطَانِ (بمعنی تنگ کے دونوں حلقے مل گئے، یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے) میں التقائے ساکنین الف تثنیہ و لام تعریف میں درست ہے سماعاً ساکن اول کو باقی رکھتے ہیں تاکہ مقصد فوت نہ ہو جائے کیونکہ اس سے مقصد میدانِ جنگ میں مدِّ صوت سے لوگوں کو خبردار کرنا ہے اگر ساکن اول کو حذف کرتے ہیں تو ابطالِ مقصد لازم آتی ہے۔

کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہیں اتفاقی مثال جہاں ساکن اول آخر کلمہ میں ہو قُلِ الْحَقَّ جہاں دوسرا ساکن آخر کلمہ میں ہو جیسے لَمْ یَحْمَرَّ اصل میں لَمْ یَحْمَرِرْ تھا۔ **پانچواں حکم** یہ ہے کہ ساکن اول کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَادٌّ اُحْمُوْدٌّ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال اَلرَّحِیْمْ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ احترازی مثال قَالُوْا لَا تُھِیْنَنَّ الْفَقِیْرَ۔ **چوتھی شرط** کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو۔ احترازی مثال قُلِ الْحَقَّ اتفاقی مثال یَخِصِّمُ، اصل میں یَخْتَصِمُ تھا بقانون خَصَّمَ یَخَصِّمُ ادغام کی صورت میں خا اور صاد اول ساکن ہوئے پہلے ساکن یعنی خا کو حرکت کسرہ کی دی تو یَخِصِّمُ ہوا۔ کیونکہ ساکن کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے اگر کہیں فتح یا ضمہ دیجاتی ہے تو کسی عارضے کی وجہ سے جیسے لَمْ یَحْمَرَّ یہاں پر فتح اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے آئی ہے دَعَوُا اللّٰہَ یہاں پر حرکت ضمہ اس لیے آئی کہ واو جمع کی حذفیت پر دلالت کرے۔

(۴۶) **قانون**: ہر واو غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فا کلمہ اورا حرکت ضمہ می دہند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے قُلْنَ طُلْنَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ کہ (ماضی معلوم میں) فا کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو غیر مکسور ہو۔ احترازی مثال خِفْتَ یہاں مکسور ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔ احترازی مثال یَقُوْلُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال اَقُوْمَنَّ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا۔ یہاں ناقص میں ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو الف ہو کر گر جائے۔ احترازی مثال قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا واو الف ہو کر گرا نہیں۔ اتفاقی مثال قُلْنَ طُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ طَوُلْنَ تھے بقانون قَالَ قَالْنَ طَالْنَ ہوئے، بقانون التقائے ساکنین قَلْنَ طَلْنَ ہوئے اسی قانون سے قُلْنَ طُلْنَ ہوئے۔

فائدہ: قُلْنَ ماضی معلوم اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ قُلْنَ ماضی مجہول اصل میں قُوِلْنَ تھا۔ قُلْنَ امر حاضر معلوم اصل میں اُقْوُلْنَ تھا۔

(۴۷) **قانون** : ہر واو مکسور ویائے مطلقاً کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فا کلمہ او را حرکت کسرہ می دہند وجوباً

اس قانون کا نام ہے خِفْنَ بِعْنَ کا قانون۔ اس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ ماضی معلوم میں فا کلمہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ مکسور ہو اور یا مطلقا ہو احترازی مثال قَوُلَ طَوُلَ یہاں مکسور نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔ احترازی مثال یَخُوفُ یہاں مضارع میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال اَطَرْنَ اصل میں اَطْيَرْنَ تھا **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال رَمَتْ اصل میں رَمَيَتْ تھا۔ یہ ناقص ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو یا الف ہو کر گر جائیں۔ احترازی مثال خَافَ بَاعَ اصل میں خَوِفَ بَيَعَ تھے، واو یا الف ہوئے ہیں گرے نہیں۔ **اتفاقی مثال** واو کی خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔ یا مفتوح کی بِعْنَ، مکسور کی طِبْنَ مضموم کی هِئْنَ اصل میں بَيَعْنَ طَيِبْنَ هَيُئْنَ تھے۔

مکسور العین والی قید عام ہے خواہ کسرہ عین ماضی پر ہو جیسے خَوِفَ یَخُوفُ یا عین مضارع پر ہو جیسے طَوَحَ یَطُوِحُ جیسے طِحْنَ یہ اصل میں طَوَحْنَ از باب ضَرَبَ ہے۔ نوادر الاصول واللہ اعلم

(۴۸) **قانون** : ہر واو یا مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط کہ در اصل سلامت نمانده باشد در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف یا در متعلقات وے بجز فُعِلَ حقیقی و حکمی از اجوف و تَفَعُّلِيْنَ از ناقص حرکت آن واو یا نقل کردہ بما قبل می دہند وجوباً بشرطیکہ آن واو و یا بدل از ہمزہ ضمہ و کسرہ آنہا منقول از ہمزہ و ہم وزن فعل متعارف نباشد و ماقبل آنہا مفتوح و مدہ و لین زائدہ نباشد و در فُعِلَ از اجوف نقل حرکت و حذف و اشمام وے جائز ست و در تَفَعُّلِيْنَ از ناقص نقل حرکت و اثبات وے جائز ست۔

اس قانون کا نام ہے یَقُوْلُ یَبِيْعُ کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے بارہ شرطیں ہیں تین وجودی اور نو عدمی۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا مضموم یا مکسور ہوں۔ احترازی مثال یُقَوِّلُ یُبَيِّعُ یہاں مفتوح ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو یا متوسط میں ہوں یا حکم متوسط میں۔ احترازی مثال یَدْعُوُ یَرْمِيُ یہاں لام کلمہ

کے مقابلہ ہیں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا فعل متصرف[1] میں یا اس کے متعلقات میں ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَیْعٌ اَدْوُرٌ اَعْیُنٌ یہاں نہ فعل متصرف میں ہے نہ اس کے متعلقات میں ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں۔ احترازی مثال یَعْوِدُ یَصْیِدُ ان کا اصل عَوِدَ صَیِدَ ہے ان میں واو یا سالم ہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ فِعِلَ حقیقی[2] یا حکمی اجوف میں نہ ہوں۔ احترازی مثال قُوِلَ بُیِعَ یہ فُعِلَ حقیقی ہیں اُنْقُوِدَ اُخْتُیِرَ یہ فُعِلَ حقیقی ہیں **چھٹی شرط** یہ ہے کہ تَفْعِلِیْنَ ناقص میں نہ ہوں احترازی مثال جیسے تَدْعُوِیْنَ تَنْہَیِیْنَ کہ یہ ناقص کے صیغے ہیں۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں احترازی مثال سُوِلَ مُسْتَہْزِیُوْنَ کہ اصل میں سُئِلَ مُسْتَہْزِءُوْنَ تھے **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال یَسُوُ یَجِیُ اصل میں یَسُوْءُ یَجِیْئُ تھے۔

نویں شرط یہ ہے کہ واو اور یا ایسے کلمہ اسم میں نہ ہوں کہ قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہموزن[3] ہوجائیں۔ احترازی مثال تَحْوِیْلٌ تَمْیِیْزٌ **دسویں شرط** یہ ہے کہ واوٗ اور یا کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احترازی مثال قَوِیَ حَیِیَ یہاں ماقبل مفتوح ہے **گیارہویں شرط** یہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل مدہ نہ ہو احترازی مثال قَاوِلٌ بَایِعٌ یہاں ماقبل مدّہ ہے۔ **بارہویں شرط** یہ ہے کہ واوٗ اور یا کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو۔ احترازی مثال مُقَیْوِلٌ مُبَیْیِعٌ یہاں ماقبل لین زائدہ ہے۔ اتفاقی مثال یَقْوُلُ یَبْیِعُ سے یَقُوْلُ یَبِیْعُ۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ نقل حرکت، حذف، اشمام[4] تینوں جائز ہیں۔ اس کے لئے تین شرطیں ہیں ایک وجودی دو عدمی۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف میں ہوں۔ احترازی مثال قَوَلَ

---

[1] افعال متصرفہ سے مراد وہ فعل ہیں جن کا واحد تثنیہ جمع آتا ہو جیسے ماضی مضارع امر متعلقات سے مراد چھ اسماء مشتقہ اور مصدر ہیں یعنی اسم[1] فاعل، اسم[2] مفعول، صفتِ[3] مشبہ، اسم[4] تفضیل، اسم[5] ظرف، اسم[6] آلہ

[2] فُعِلَ حقیقی کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء ہی سے فُعِلَ کا وزن ہو جیسے قُوِلَ بُیِعَ۔ فُعِلَ حکمی کا مطلب یہ کہ چند حروف ابتدائیہ کے خارج کرنے کے بعد فُعِلَ کا وزن باقی رہ جائے جیسے اُنْقُوِدَ اُخْتُیِرَ۔ اب اُنْ اور اُخْ کے خارج کرنے کے بعد قُوِدَ تُیِرَ فُعِلَ کا وزن باقی رہ جاتا ہے۔ [3] تَحْوِیْلٌ تَمْیِیْزٌ یہ دونوں باب تفعیل کے مصدر ہیں بقانون یَقُوْلُ تَحُوْیِلٌ تَمِیْیِزٌ ہوں گے۔ بعدہ بہ قانون مِیْعَادٌ تَحِیْیِلٌ ہوا پھر دونوں یاؤں میں التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا مدّہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوا تو تَحِیْلٌ تَمِیْزٌ ہوئے۔ اب یہ مشہور فعل تَبِیْعُ کے ہموزن ہو گئے اسی وجہ سے ان میں یَقُوْلُ کا قانون جاری نہیں ہوگا۔

[4] اشمام کہتے ہیں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یا ساکن کو واو کی طرف مائل کرکے پڑھنا اور یہ قِیْلَ بِیْعَ کے پہلے حرف میں ہوگا اور اُخْتِیْرَ اُنْقِیْدَ کے تیسرے حرف میں ہوگا [5] حکم متوسط کی مثال: دَاعِوُوْنَ رَامِیُوْنَ سے دَاعُوْنَ رَامُوْنَ۔

بَیَعَ یہاں نہ فُعِلَ حقیقی ہے نہ حکمی۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں احترازی مثال عُوِدَ صُیِدَ کہ ان کے اصل عَوِدَ صَیِدَ میں سالم ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال سُوِلَ مُسْتَهْزِیُوْنَ اصل میں سُئِلَ مُسْتَهْزِءُوْنَ تھے۔ اتفاقی مثال نقل حرکت[1] کی قُوْلَ بُیِعَ سے قِوْلَ بِیْعَ حذف حرکت کی قُوْلَ بُیْعَ۔ اُنْقُوْدَ اُخْتُیِرَ کو اس پر قیاس کریں۔ باقی اشمام کی ادائیگی قرّاء حضرات سے سیکھیں۔

فائدہ: حکم دوم میں یہ شرط ہے کہ ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اُعْتُوِدَ ماضی مجہول میں تعلیل نہیں کرتے کیونکہ اس کے معلوم میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ نقل[2] و اثباتِ حرکت دونوں جائز ہیں شرط یہ ہے کہ تُفْعُلِیْنَ ناقص سے ہو۔ احترازی مثال تَقُوْلِیْنَ یہ ناقص سے نہیں اتفاقی مثال اثبات کی تَدْعُوِیْنَ تَنْهُیِیْنَ اور نقل حرکت کر کے تَدْعِوِیْنَ اور تَنْهِیِیْنَ پڑھنا جائز ہے۔ بعد از تعلیل تَدْعِیْنَ تَنْهِیْنَ ہوں گے۔

فائدہ: تَفْعُلِیْنَ ناقص سے تَفْعُلِیْنَ کا وزن مراد ہے صیغہ مراد نہیں۔

---

[1] نقل حرکت والی حرکت افصح ہے۔ حذفِ حرکت والی لغت ضعیف ہے۔

[2] اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں بھی نقل حرکت و اثبات دونوں جائز ہیں جیسے مَبْیُوْعٌ اثبات کی صورت میں۔ نقل حرکت کی صورت میں مَبُیْوْعٌ بقانون یوسر ضمہ منقولہ کو کسرہ سے بدلا تو مَبِیْوْعٌ ہوا بقانون التقاء ساکنین مَبِیْعٌ ہوا میعاد کے قانون سے مَبِیْعٌ ہوا لیکن اثبات کی صورت میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اسی پر قیاس کریں مَطْیُوْبٌ مَدْیُوْنٌ مَخْیُوْطٌ مَعْیُوْبٌ کو۔

ع (حاشیہ متعلقہ منٹ) ثلاثی مجرد ناقص کے ابواب میں یہ قانون جاری ہوگا مطلقاً خواہ اصل میں واو یا سالم ہوں یا نہ ہوں جیسے دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا تھا اپنے اصل دَعَا میں واو سالم نہیں۔ رُخُوْا خُشُوْا اصل میں رُخِوُوْا خُشِیُوْا تھے ان کے اصل (رَخُوَ خَشِیَ) میں واو یا سالم ہیں۔

(۴۹) **قانون** : ہر واو و یا متوسط مفتوح کہ در اصل سلامت نمانده باشد در فعل متصرف یا متعلقاتِ وے سوائے کلمہ اسم کہ بر وزنِ اَفعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظہر باشد فتحش را نقل کردہ بہ ماقبل دادہ آن را بہ الف بدل کنند وجوباً بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنی لون و عیب و بین الساکنین حقیقتاً یا حکماً نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یُقَالُ یُبَاعُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واوٌ اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر واو اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے

پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا متوسط یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احترازی مثال لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَرْمِیَ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا مفتوح ہوں احترازی مثال یَقُوْلُ یَبِیْعُ یہاں مفتوح نہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہوں۔ احترازی مثال مَا اَقْوَلَہٗ مَا اَبْیَعَہٗ یہ نہ فعل متصرف ہے نہ اس کے متعلقات ہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو یا کا ماقبل حرف صحیح ہو، احترازی مثال قَاوَلَ بَایَعَ یہاں صحیح کا ضد حرف علت ہے۔

پانچویں شرط واو یا کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ احترازی مثال قَوَلَ بَیَعَ یہاں ماقبل مفتوح ہے۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ مظہر ہوں۔ احترازی مثال قَوَّلَ بَیَّعَ یہاں مدغم ہیں۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں۔ احترازی مثال یُعْوِرُ یُصْیِدُ اصل میں سلامت ہیں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ واو یا اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال اَقْوَلُ اَبْیَعُ یہ اسم تفضیل ہیں۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کلمہ ملحق میں نہ ہوں۔ احترازی مثال جَهْوَرَ شَرْیَفَ کہ ملحق ہیں دَحْرَجَ کے اصل میں جَهَرَ شَرِفَ تھے واو یا لام کلمہ سے پہلے صرف الحاق کے لیے لائے گئے ہیں۔

دسویں شرط یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔ احترازی مثال اِعْوَرَّ اِصْیَدَّ

گیارہویں شرط یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں رنگ کا معنی پایا جاتا ہو۔ احترازی مثال اِسْوَدَّ اِبْیَضَّ

بارہویں شرط یہ ہے کہ واو یا دو ساکنوں کے درمیان[1] حقیقتاً یا حکماً نہ ہوں۔ احترازی مثال مِقْوَالٌ مِقْوَلَةٌ

اتفاقی مثال یُقْوَلُ یُبْیَعُ سے یُقَالُ یُبَاعُ مَقْوَلٌ مَهْیَبٌ سے مَقَالٌ مَهَابٌ باقی مَشْوَرَةٌ مَرْیَمُ شاذ ہیں۔

[1] حاشیہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

(۵۰) **قانون :** ہر واو و یا کہ واقع شود بعد از الف فَاعِلٌ و در اصل سلامت نماندہ باشد یا اصل او نباشد آن واو و یا را بہ ہمزہ بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام قَائِلٌ بَائِعٌ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک **حکم** اور تین شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو اور یا کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا الف کے بعد ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا الف فَاعِلٌ کے بعد ہوں۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايِعُ یہاں واو یا الف مفاعل کے بعد ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں یا بالکل اصل ان کا نہ ہو۔ احترازی مثال عَاوِدٌ صَايِدٌ کہ ان کا اصل عَوِدَ صَيِدَ سالم ہے اتفاقی مثال قَاوِلٌ بَايِعٌ سے قَائِلٌ بَائِعٌ ان کا اصل قَالَ بَاعَ ہے جن میں سالم نہیں اور جس کا اصل (فعل) نہ ہو اس کا مثال غَاوِطٌ سَايِفٌ سے غَائِطٌ سَائِفٌ صاحب شمشیر، سَيْفٌ سے مشتق ہے۔ زمین پست غَوْطٌ سے مشتق ہے

ف : کبھی کبھی حرف علت کو حذف کر کے هَارٌ پڑھتے ہیں اصل میں هَائِرٌ تھا۔

(۵۱) **قانون :** ہر واو کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع و در فعل و واحد بسلامت نماندہ باشد یا در واحد ساکن و در جمع قبل الف باشد ما قبلش مکسور آن واو را بہ یا بدل کنند وجوباً بشرطیکہ لام کلمہ وے معتل نباشد۔

اس قانون کا نام ہے قِيَامٌ قِيَالٌ حِيَاضٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک **حکم** شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔ پہلی دو جماعتوں کے لیے چار چار شرطیں ہیں۔ تیسری جماعت کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل

ل حاشیہ متعلقہ ص ۷۳ **سوال :** آپ نے کہا کہ بین التاکنین مانع از تعلیل ہے ہم آپ کو چند مثالیں دکھاتے ہیں بین الساکنین ہونے کے باوجود حکم قانون جاری ہوا ہے جیسے اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ **جواب :** یہ دونوں مصدر ہیں اور قانون ہے کہ مصادر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں۔ یہاں اَقَامَ اِسْتَقَامَ میں تعلیل ہوئی ہے اس لیے مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔

سوال : يُقُلْنَ تُقُلْنَ اصل میں يَقْوُلْنَ تَقْوُلْنَ تھے یہ تو مصدر نہیں باوجود بین التاکنین کے حکم قانون جاری ہوا۔

جواب : ان میں سکون لام کی عارضی ہے تو گویا لام کلمہ حقیقت میں متحرک ہے۔

کرنا واجب ہے۔ پہلی جماعت کی پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ یہاں فا کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ دوسری شرط یہ کہ صیغہ مصدر[1] کا ہو۔ احترازی مثال قِوَالٌ یہ جمع مکسر ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واوٗ فعل میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا اور فعل اس کا قَاوَمَ یُقَاوِمُ ہے جس میں سالم ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ اس واوٗ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال سُوَالٌ یہاں ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال قِوَامٌ سے قِیَامٌ یہ مصدر ہے باب قَامَ یَقُوْمُ مجرد کا۔ دوسری جماعت، پہلی شرط واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ

دوسری شرط یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واوٗ واحد میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال عِوَارٌ اس کا مفرد ہے عَاوِرٌ جس میں سالم ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال قَوْلَۃٌ یہاں مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال قِوَالٌ سے قِیَالٌ اس کا واحد قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا۔

تیسری جماعت، پہلی شرط واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال۔ وَعْدٌ

دوسری شرط یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واو واحد میں ساکن ہو۔ احترازی مثال طِوَالٌ اس کا مفرد طَوِیْلٌ ہے جس میں واو ساکن نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واو جمع میں الف سے پہلے ہو۔ احترازی مثال کِوَزَۃٌ اس کا مفرد کُوْزَۃٌ ہے۔ یہاں واو زا سے پہلے ہے الف سے پہلے نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال اَقْوَالٌ یہ جمع ہے قَوْلٌ کی یہاں ماقبل ساکن ہے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ لام کلمہ میں قانون جاری نہ ہوا ہو۔ احترازی مثال رِوَاءٌ اصل میں رِوَایٌ تھا۔ اس کا مفرد رَوْیَانٌ بسکونِ واو ہے۔

اتفاقی مثال حِوَاضٌ رِوَاضٌ سے حِیَاضٌ رِیَاضٌ ان کا مفرد حَوْضٌ رَوْضٌ ہے۔

(۵۲) **قانون**: ہر واو ویا کہ جمع شوند دریک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ اول ایشان ساکن لازم غیر بدل باشد آن واو را یا کردہ دریا ادغام می کنند وجوبًا سوائے واو عین کلمہ بعد از یائے تصغیر در مکبر سلامت باشد چرا کہ آن واو را بیا بدل کردہ شود جوازًا۔

[1] صیغہ مصدر خواہ فِعَلٌ کی وزن پر ہو یا فِعَالٌ یا اِنْفِعَالٌ کے وزن پر ہو۔

اس قانون کا نام ہے قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے سات سات شرطیں ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چار شرطیں وجودی تین عدمی ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؔو یاؔ جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشْیٌ یہاں درمیان میں حرف شین ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؔو یاؔ ایک کلمہ میں ہوں حقیقتاً یا حکماً[1]۔ احترازی مثال اَبُوْیَعْقُوْبَ یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واؔو اور یاؔ میں سے جو اوّل ہو وہ ساکن ہو۔ احترازی مثال قُوَیْلِی یہاں دوسرا ساکن ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اس کا سکون بھی لازمی ہو۔ احترازی مثال قَوْیَ اصل میں قَوِیَ تھا۔ یہاں واو کی سکون عارضی ہے بقانون حلقی العین جوازاً۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال اَیْوَمُ یہ اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا میں سے جو پہلا ہے وہ کسی اور حرف سے تبدیل[2] شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال بُوْیِعَ اصل میں بَایَعَ تھا واو الف سے بدل شدہ ہے بقانون ضُوْرِبَ مَضَارِیْبُ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو بھی نہ ہو۔ (۱) واو مقابلہ عین کلمہ (۲) بعد از یائے تصغیر (۳) ایسا واو کہ اپنے مکبر میں سالم ہو۔ احترازی مثال مُقَیْوِلٌ مُقَیْوِلَۃٌ یہاں واو مقابلہ عین کلمہ کے ہے بعد از یائے تصغیر مکبر میں سالم ہے کیونکہ ان کا مکبر آتا ہے مِقْوَلٌ مِقْوَلَۃٌ اتفاقی مثال قُوَیْوِلٌ قُوَیْوِلَۃٌ سے قُوَیِّلٌ قُوَیِّلَۃٌ ان کا مکبر قَائِلٌ قَائِلَۃٌ ہے۔ یہاں واو سالم نہیں۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؔو یاؔ جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشْیٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؔو یاؔ ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَبُوْیَعْقُوْبَ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو۔ احترازی مثال قُوَیْلِی **چوتھی شرط** یہ ہے کہ پہلے کا سکون بھی لازمی ہو عارضی نہ ہو۔ احترازی مثال قَوْیَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو ہو

---

[1] حکماً ایک کلمہ کی مثال مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا یائے متکلم کی طرف اضافہ کی وجہ سے نون گر گیا تو مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ یہ کلمہ واحد کے حکم میں ہے اس وجہ سے کہ ضمیر مجرور شدت افتقار کی وجہ سے بمنزل جزء ہے تو اسی قانون سے مُسْلِمِیَّ ہوا۔ بعدہ بقانون دِعِیٌّ ثانی مُسْلِمِیَّ ہوا

[2] بُوْیِعَ (ماضی مجہول) میں واو، بَایَعَ (ماضی معلوم) کی الف سے بدل شدہ ہے۔ اگر اس میں تعلیل کرتے ہیں تو باب تفعیل کی ماضی مجہول سے ملتبس ہو جائے گا۔ **ف** : مَدَاعِیْوُ والی واو کو یُدْعٰی کے قانون سے واو کریں گے بعدہٗ متجانسین والے قانون سے یا کو یا میں ادغام کر کے مَدَاعِیُّ پڑھیں گے۔ مَدَاعِیْوُ میں یا الف سے بدلی ہوئی ہے۔ اس کا واحد مِدْعَاءٌ ہے یہ صیغہ اسم آلہ ہے

(۱) مقابل عین کلمہ (۲) بعد یائے تصغیر (۳) یہ واو اپنے مکبر میں سالم ہو۔ احترازی مثال قُوَیْوِلٌ مُقَیْوِلٌ یہ تصغیر ہے مَقَاوِلٌ اسم ظرف کی اور قَائِلٌ اسم فاعل کی جہاں واو سالم نہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں اَفْعُلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال اَیْوُم **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کسی سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال بُوَیِعٌ اتفاقی مثال مُقَیْوِلٌ سے مُقَیِّلٌ یہ تصغیر ہے مِقْوَلٌ اسم آلہ کی۔

فائدہ : امام فراء رحمہ اللہ اپنی کتاب "الایام واللّیالی" میں فرماتے ہیں کہ قُوَیِّلٌ والا قاعدہ کلیہ ہے مگر تین لفظ نادر ہیں اول ضَیْوَنٌ بمعنی گربہ نر، دوم حَیْوَۃٌ بمعنی نامِ شخصی، سوم حَیْوَانٌ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے

(۵۳) قانون : ہر حرف علت کہ بباعثے بیفتد بوقت دور شدن آن باز آید وجوبًا

اس قانون کا نام ہے قُوْلَنَّ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ محذوف شدہ حرف علت کا واپس لانا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ حرفِ علت کسی وجہ سے گر گیا ہو۔ احترازی مثال قَالَ یہاں حرفِ علت نہیں گرا بلکہ الف سے تبدیل ہوا ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حرف علت کے گرنے کا سبب دور ہو جائے۔ احترازی مثال قُلْنَ یہاں گرنے کا سبب دور نہیں ہوا ہے۔ **اتفاقی مثال** قُلْ یہاں واو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا ہے جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہوا تو لام متحرک ہوا، سبب حذفیت ختم ہوا تو وہ واو واپس آیا قُوْلَنَّ ہوا۔

★ (۵۴) قانون : ہر واو یا کہ واقع شود بعد از الفِ زائدہ بر طرف یا در حکم آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوبًا

اس قانون کا نام ہے دُعَاءٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو اور یا کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو یا الف کے بعد واقع ہوں۔ احترازی مثال وَاعِدٌ یَاسِرٌ یہاں واو یا الف سے پہلے ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ الف زائدہ ہو۔ احترازی مثال ثَایٌ دَایٌ یہاں واو یا سے قبل الف اصلی ہے، اصل میں ثَوَیٌ (بمعنی مکانِ گوسفندان) دَوَیٌ (بمعنی نیزہ) تھے۔ ان دونوں میں عین کلمہ خلاف قیاس الف ہو گیا ہے اس لیے کہ قیاس کا تقاضا تھا کہ لام کلمہ میں تعلیل ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ واو یا آخر میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال شِقَاوَۃٌ هِدَايَةٌ یہاں واو یا نہ حقیقتاً[1] آخر میں ہیں نہ حکماً۔ اتفاقی مثال حقیقتاً کی دُعَاوٌ مِرْمَايٌ سے دُعَاءٌ مِرْمَاءٌ۔ حکماً کی مِدْعَاوَانِ مِرْمَايَانِ سے مِدْعَاءَانِ مِرْمَاءَانِ۔

(۵۵) **قانون: ہر واو کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ماقبل مکسور باشد آن را بیا بدل کنند وجوباً**

اس قانون کا نام دُعِیَ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واؤ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کے ہو۔ احترازی مثال وُعِدَ عُوِرَ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال دَعَوَ يَدْعُوْ یہاں ماقبل مکسور نہیں۔ اتفاقی مثال دُعِوَ سے دُعِیَ دَاعِوَانِ سے دَاعِيَانِ۔

(۵۶) **قانون: ہر یا کہ واقع شود در آخر فعل فتح غیر اعرابی و ماقبلش مکسور باشد کسرہ ماقبلش را بفتح بدل کردہ جوازاً پس یا را بہ الف بدل کنند بکلّیہ قَالَ بر لغت بنی طیّ**

اس قانون کا نام دُعٰی کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ یا کے ماقبل کی کسرہ کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے پھر یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے قَالَ کے قانون سے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا آخر میں ہو۔ احترازی مثال بَيِعَ يَسِرَ یہاں آخر میں نہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ فعل کا ہو۔ احترازی مثال دَاعِيَةٌ یہ اسم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یا پر حرکت فتح کی ہو۔ احترازی مثال يَرْمِيُ یہاں مضموم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ فتح اعرابی نہ ہو یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو۔ احترازی مثال لَنْ يَّرْمِيَ یہاں عامل ناصب نے فتح دیا ہے۔

---

[1] حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ واو یا بالکل آخر میں ہوں ان کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو جیسے دُعَاوٌ دُوَايٌ۔ حکماً کا مطلب یہ ہے کہ واو یا کے بعد ایسے حروف ہوں کہ کلمہ کی بنا ان کے بغیر درست رہے یعنی کلمہ ان کے بغیر بھی مستعمل ہوتا ہو تثنیہ و جمع کی زیادتی اسی حکم میں ہے پس اس قید سے شِقَايَةٌ هِدَايَةٌ عَدَاوَةٌ جیسے کلمات خارج ہوگئے اس لیے کہ ان میں تائے لازمہ ہے اور کلمہ اسکے بغیر مستعمل نہیں ہے تو یہ واو یا نہ بر طرف میں ہیں نہ بر طرف کے حکم میں ہے۔ یہ قانون مصدر، جامد، مشتق سب میں جاری ہوگا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال دَعَیَ یہاں مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال دُعِیَ سے دُعَیَ پڑھنا جائز ہے پھر دُعِی پڑھنا واجب ہے۔

(۵۷) **قانون** : ہر واو و یا مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند وجوبًا بشرطیکہ درمیانِ کسرہ و واو وضمہ و یا نباشد آن واو و یا بدل از ہمزہ بابدال جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یَدْعُوْ یَرْمِیْ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور .... چھ شرطیں ہیں تین شرطیں وجودی اور تین شرطیں عدمی ہیں۔ .... **حکم** یہ ہے کہ واو یا کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** واو اور یا مضموم یا مکسور ہوں احترازی مثال لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یَّرْمِیَ۔ یہاں مفتوح ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احترازی مثال یَقُوْلُ یَبِیْعُ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل بھی مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال یُدْعَوُ یُرْمَیُ یہاں مفتوح ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو ضمہ و یا کے درمیان اور یا کسرہ و واو کے درمیان نہ ہوں۔ احترازی مثال تَدْعُوِیْنَ رَامِیُوْنَ یہاں واو ضمہ و یا کے درمیان ہے یا کسرہ و واو کے درمیان ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو یا ہمزہ سے جوازی[1] قانون کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال کُفُوٌ مُسْتَہْزِیُوْنَ اصل میں کُفُؤٌ مُسْتَہْزِءُوْنَ تھے۔ یہاں واو یا ہمزہ سے جوازی قانون کے ساتھ تبدیل شدہ ہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال یَسُوُ یَجِیُ اصل میں یَسُوْءُ یَجِیْءُ تھے۔ اتفاقی مثال یَدْعُوُ یَرْمِیُ سے یَدْعُوْ یَرْمِیْ پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] اگر واو اور یا ہمزہ سے وجوبی قانون سے تبدیل شدہ ہیں تو زیر بحث قانون جاری ہو جائے گا جیسے جَاءٍ اصل میں جَاءِءٌ تھا۔ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کیا تو جَاءِیٌ ہوا بعدہٗ بقانون زیر بحث جَاءِیْنْ ہوا، التقائے ساکنین ہوا درمیان یا و نون تنوین کے یا کو حذف کیا تو جَاءٍ ہوا۔

(۵۸) **قانون** : ہر واو کہ واقع شود سیوم جا چون صَاعِدٌ شود آن را بہ یا بدل کنند وجوبًا بشرطیکہ ماقبلش مضموم و واو ساکن نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یُدْعَیْ کا قانون۔ اس کے لیے ایک **حکم** اور چار شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو کو یا کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال اِسْتَوْفَیٰ اصل سے مراد ماضی معلوم کے ثلاثی مجرد کا پہلا صیغہ ہے۔ اس کا اصل وَفَیٰ ہے یہاں واو پہلی جگہ پر ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تیسری جگہ سے ترقی کرے۔ احترازی مثال دَعْوَنَ یہاں تیسری جگہ پر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں ماقبل مضموم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل اور واو ساکن نہ ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْوٌ یہاں واو کا ماقبل اور واو ساکن ہے۔ اتفاقی مثال[1] یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ پھر قَالَ کے قانون سے یُدْعَیٰ

(۵۹) **قانون** : ہر واو لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم باشد یا واو مدہ زائدہ باشد در جمع آن را بیا بدل کنند وجوبًا و در مفرد مانع از وجوب اعلال است آن واو مدہ زائدہ مگر وقتیکہ ماقبلش دیگر واو متحرک باشد۔

اس قانون کا نام ہے اَدْلٍ تَبَنٍّ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے شرطوں کی تین

---

[1] مثال پنجم، ششم جگہ کی اِدَّعَوَ اِسْتَدْعَوَ سے اِدَّعَیَ اِسْتَدْعَیَ بقانون قَالَ اِدَّعٰی اِسْتَدْعٰی مثال ہفتم جگہ کی اِسْتِدْعَاوٌ سے اِسْتِدْعَایٌ بقانون دَعَاءٌ اِسْتِدْعَاءٌ ہوا

ف بعض علماء کہتے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت نہیں۔ واو پر قَالَ کا قانون جاری کیا جائے پس بس لیکن جمہور محققین فرماتے ہیں کہ پہلے یُدْعٰی کا قانون جاری کر کے بعدہ قال کا قانون جاری کریں۔ کیونکہ ابطال سے اعمال بہتر ہے

جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں دوسری جماعت کے لیے آٹھ شرطیں ہیں، تیسری جماعت کیلئے نو شرطیں، دوسرے حکم کیلئے نو شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِیٌ یہاں یا ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبٌ تھا یہاں واو عارضی ہے بقانون جوازی نون تنوین سے بدل ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوًا اصل کُفُؤًا تھا، یہاں واو ہمزہ سے بدل شدہ ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ قَوْلٌ یہاں ابتدا اور درمیان میں ہے **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں فعل کے آخر میں ہے **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو "یعنی اسم معرب" احترازی مثال هُوَ یہ اسم غیر متمکن ہے۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال دَاعِوٌ مَدْعُوٌ یہاں واو کا ماقبل مفتوح و مکسور ہے۔ اتفاقی مثال اَدْلُوٌ تَبَنُّوٌ سے اَدْلُیٌ تَبَنُّیٌ بعدہٗ بقانون دِعِیٌّ اَدْلِیٌ تَبَنِّیٌ بقانون یَدْعُوْ اَدْلِیْنٌ تَبَنِّیْنٌ بقانون التقائے ساکنین اَدْلٍ تَبَنٍّ

دوسری جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِیٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوًا **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ قَوْلٌ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هُوَ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل اور واو مدّہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوٌ (بروزن فُعُلٌ) یہاں واو کا ماقبل مدّہ زائدہ نہیں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ وہ واو جمع میں ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوُوٌ یہاں واو کا ماقبل مدّہ زائدہ مفرد میں ہے۔ اتفاقی مثال دُعُوُوٌ یہ دَاعٍ کی جمع ہے دوسری واو کو یا سے تبدیل کیا تو دُعُوِیٌ ہوا بقانون قُوِیَل دُعُیٌّ بقانون اَدْلٍ ثانی دِعِیٌّ ہوا۔

تیسری جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِیٌ **دوسری شرط** یہ ہے

کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبُ تھا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوًا اصل میں کُفُؤًا تھا۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو احترازی مثال یَدْعُوْ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال ھُوَ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ما قبل اور واو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوٌ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ واو مفرد کے صیغہ میں ہو۔ احترازی مثال دُعُوُوٌ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ مدہ زائدہ والی واو سے پہلے بھی واو متحرک ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوُوٌ یہاں واو مدہ زائدہ سے پہلے عین ہے واو نہیں۔ اتفاقی مثال مَقْوُوْوٌ آخری واو کو یا سے تبدیل کیا تو مَقْوُوْیٌ ہوا بقانون قُوَیِّلٌ مَقْوُیٌّ بقانون اُدْلِ ثانی مَقْوِیٌّ ہوا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِیٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبٌ تھا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوًا **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اسم معرب کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال ھُوَ۔

ساتویں شرط یہ ہے کہ واوٗ کا ماقبل اور واو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوٌ۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ صیغہ مفرد کا ہو۔ احترازی مثال دُعُوُوٌ **نویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو مدہ زائدہ کا ماقبل اور واو متحرک نہ ہو۔ احترازی مثال مَقْوُوْوٌ یہاں واو مدہ زائدہ کا ماقبل اور واو متحرک ہے۔ اتفاقی مثال مَدْعُوْوٌ اس آخری واو کو یا سے تبدیل کیا تو مَدْعُوْیٌ ہوا بقانون قُوَیِّلٌ مَدْعُیٌّ بقانون اُدْلِ ثانی مَدْعِیٌّ ہوا۔

(۶۰) **قانون**: ہر یا مشدّد یا مخفّف کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمۂ آن را بکسرہ بدل کنند وجوبًا واگر دو باشند چون دُعِیٌّ ضمۂ متصل را وجوبًا غیر متصل را جوازًا۔

اس قانون کا نام ہے دِعِیٌّ اور اَدْلٍ تَبَنٍّ کا دوسرا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ یا کے ماقبل والے ضمّہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ یہاں یا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا آخر میں[1] ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ یہاں یا درمیان میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ یا اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَمَیَ یہ فعل کے آخر میں ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هِیَ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یا کے ماقبل میں صرف ایک ضمّہ ہو۔ احترازی مثال دُعُیٌّ یہاں یا کے ماقبل میں دو حرف مضموم ہیں۔ اتفاقی مثال یائے مخفّف کی اُدْلُیٌ تَبَنُّیٌ سے اَدْلٍ تَبَنٍّ یا مشدّد کی مَرْمُیٌّ سے۔ مَرْمِیٌّ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کے متّصل والے ضمّہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے غیر متّصل کو جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا (مشدّد یا مخفّف) ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا آخر میں ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ بَیْعٌ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ یا اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَمَیَ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا اسم متمکن (معرب) کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال مُیَ حُیَ۔ یہ اسم غیر متمکن ہیں **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یا کے ماقبل میں مضموم حروف ایک سے زائد ہوں۔ احترازی مثال اُدْلُیٌ مَرْمُیٌّ یہاں یا سے پہلے صرف ایک حرف مضموم ہے۔ اتفاقی مثال یائے مشدّد کی دُعُیٌّ سے دِعِیٌّ۔ یائے مخفف کی رُخُیٌ سے رِخِیٌ

ف: دواعِ میں علماءِ اہل صرف کے دو گروہ ہیں ایک گروہ پہلے غیر منصرف کا اعتبار کرتا ہے پھر تعلیل کا، دوسرا گروہ پہلے تعلیل کا پھر منصرف و غیر منصرف کا۔

۶۱	**قانون:** ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع غیر بدل از ہمزہ وقت دخول جوازم و بناء کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ می شود وجوبًا۔

---

[1] یا آخر میں حقیقتاً ہو یا حکماً۔ حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ یا کے بعد بالکل اور کوئی حرف نہ ہو جیسے اَدْلُیٌ حکماً کا مطلب یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کلمہ کے ہو لیکن اس یا کے بعد الف و نون تثنیہ یا واو نون جمع کا ہوں جیسے طُیَّانٌ سے طِیَّانٌ

اس قانون کا نام لَمْ یَدْعُ اُدْعُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ حرفِ علت کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ حرف علت آخر میں ہو۔ احترازی مثال یقُولُ یہاں درمیان میں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال داعٍ رامٍ یہاں اسم کے آخر میں ہے تیسری شرط یہ ہے کہ آخر فعل مضارع کا ہو۔ احترازی مثال دَعَا رَمٰی اصل میں دَعَوَ رَمَیَ تھے۔ یہاں فعل ماضی کے آخر میں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال یَهْنِیُ یَجْرُوُ اصل میں یَهْنِئُ یَجْرُءُ تھے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اس صیغہ پر حرف[1] جوازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کریں۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یَرْمِیْ یہاں نہ حرف جوازم داخل ہے نہ امر حاضر معلوم کے بنا کا ارادہ ہے۔ اتفاقی مثال یَدْعُوْ یَرْمِیْ تَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ اُدْعُ۔

(۶۲) **قانون:** در التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع باشد آن را حرکت ضمہ می دہند وجوباً و اگر ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ باشد آن را حرکت کسرہ می دہند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے لِتَدْعُوُنَّ لِتَدْعِیِنَّ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ واو جمع کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہو احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْدَّ یہ علی حدّہٖ ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن غیر مدّہ ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو اِضْرِبُوْنَّ ہوگیا۔ یہاں پہلا ساکن مدّہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن واو جمع کی ہو۔ احترازی مثال لَوِاسْتَطَعْنَا اصل میں لَوْ اِسْتَطَعْنَا تھا یہاں واو جمع کی نہیں۔ اتفاقی مثال لِتَدْعُوُنَّ اصل میں لِتَدْعُوْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو لِتَدْعُوُنَّ ہوگیا۔

---

[1] جو حرف علت لام کلمہ میں وقت دخول حرف جازم جیسے لَمْ اِنْ شرطیہ وغیرہ یا وقت بنا امر حاضر معلوم حذف ہوا ہے وقت اتصال ضمیر فاعل جیسے الف واو یا نون جمع مؤنث یا اتصال نون ثقیلہ اور خفیفہ محذوف شدہ حرف علت واپس آئے گا۔ جیسے اُدْعُ مفرد مذکر سے اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوْنَ لیکن اُدْعُوْا اُدْعِیْ میں دوسرے قاعدہ کے پائے جانے کی وجہ سے واو مذکور حذف ہوگیا ہے۔ اتصال نون ثقیلہ کی مثال جیسے اُدْعُوَنَّ، نون خفیفہ کی جیسے اُدْعُوَنْ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یائے واحدہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرٌ دوسری شرط یہ ہے کہ ساکنِ اوّل غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبِنَّ اصل میں اِضْرِبِیْنَ تھا یہاں ساکن اول مدہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ساکنِ اول یاء واحدہ ہو۔ احترازی مثال ضَارِبِی الْقَوْمَ اصل میں ضَارِبِیْنَ تھا وقت اضافت نون تثنیہ حذف ہوا۔ یہاں یا تثنیہ کا ہے۔ اتفاقی مثال لِتَدْعَیِنَّ اصل میں لِتَدْعَیْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا یا کو حرکت کسرہ کی دی تو لِتَدْعَیِنَّ ہوا۔

(٦٣) **قانون : واو لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی یا می شود و یا لام کلمہ فَعْلیٰ اسمی واؤ می شود وجوبًا۔**

اس قانون کا نام ہے دُعْیٰ فَتْوٰی کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کے ہو۔ احترازی مثال قُوْلٰی وُعْدٰی۔ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فُعْلیٰ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال دَعْوٰی یہ فَعْلیٰ کے وزن پر ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ فُعْلیٰ اسمی[1] ہو

[1] فُعْلیٰ (بضم فا و سکون عین) اسمی جبکہ اس کا لام کلمہ واو ہو تو وہ یا سے بدل جاتا ہے جیسے دُعْوٰی سے دُعْیٰ اگر فُعْلیٰ صفتی لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو بحالہ رہتا ہے جیسے غُزْوٰی بمعنی جنگ کرنے والی عورت **سوال :** دُنْیَا اور عُلْیَا مؤنث اَدْنٰی اور اَعْلٰی کے ہیں اور یہ اسم تفضیل ہیں لہٰذا ان میں معنی وصفی ہے نہ کہ اسمی حالانکہ مذکورہ قانون فُعْلیٰ اسمی کے لیے ہے نہ کہ صفتی کے لیے **جواب :** ان میں اصل کے اعتبار سے معنی وصفی ہے لیکن اب معنیٔ اسمیت میں اکثر مستعمل ہیں کیونکہ یہ جب صفت واقع ہوتے ہیں تو معرف باللام ہو کر واقع ہوتے ہیں جیسے اَلْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَالْمَنْزِلَۃُ الْعُلْیَا اور حیوٰۃ دنیا منزلۃ علیا نہیں کہا جاتا ہے اگر یہ صفات ہوتے تو اور صفات کی طرح دونوں حالتوں (یعنی معرف باللام اور غیر معرف باللام) کے ساتھ صفت واقع ہوتے۔ نیز فُعْلیٰ تفضیلی بھی فُعْلیٰ اسمی کا حکم رکھتا ہے (علم الصیغہ) **سوال :** فُعْلیٰ اسمی میں تعلیل کرتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں کرتے۔ **جواب :** فُعْلیٰ اسمی میں ثقل ہے پھر اس کے لام کلمہ میں واو ہونے سے اور ثقل بڑھ گیا لہٰذا اس کو یا سے بدل دیتے ہیں جو کہ واو سے ہلکی ہے بخلاف فُعْلیٰ صفتی کے۔ فُعْلیٰ اسمی اگر لام کلمہ میں یا ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے فُتْیَا۔ اگر لام کلمہ واو ہے تو یا ہو جائے گا جیسے دُنْیَا عُلْیَا اصل میں دُنْوَا عُلْوَا تھے۔ فُعْلیٰ صفتی: اگر لام کلمہ واو ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے غُزْوٰی۔ اگر لام کلمہ یا ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے قُضْیَا۔

احترازی مثال غُزْوٰی (بمعنی جنگ کرنے والی عورت) یہ فُعْلٰی صفتی ہے۔ اتفاقی مثال دُعْوٰی دُنْوٰا سے دُعْیٰ دُنْیَا کر کے پڑھنا واجب ہے۔ **دوسرا حکم** یہ ہے کہ یا کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال بَیْضَا یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ فَعْلٰی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال دُعْیٰ یہ فُعْلٰی کے وزن پر ہے۔
تیسری شرط یہ ہے کہ فَعْلٰی اسمی[1] ہو۔ احترازی مثال صَدْیٰ (بمعنی پیاسی عورت) یہ فَعْلٰی صفتی ہے۔ اتفاقی مثال فَتْیٰ تَقْیٰ سے فَتْوٰی تَقْوٰی پڑھنا واجب ہے۔

(۶۴) **قانون:** ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مَفَاعِلُ قبل از یا و در مفرد قبل از یا نبود آن را بہ یا مفتوحہ بدل می کنند وجوبًا مگر واو کہ واقع شدہ بود در مفردش بعد از الف چہارم جا چرا کہ آن ہمزہ را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے رَخَایَا اَدَاوَا کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چار شرطیں ہیں دوسرے حکم کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ سین کے بعد واقع ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مَفَاعِلُ والے الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال قَائِلٌ یہاں ہمزہ فَاعِلٌ والے الف کے بعد واقع ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یا ہو۔ احترازی مثال شَرَائِفُ یہاں ہمزہ کے بعد فا ہے یا نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یا سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال جَوَائِیُ اس کا مفرد جَائِیَۃٌ ہے۔ یہاں صیغہ مفرد میں ہمزہ یا سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال رَخَائِیُ[2] اس کا مفرد رَخِیْوَۃٌ ہے جہاں ہمزہ بالکل نہیں) سے رَخَایِیُ بقانون قال رَخَایَا ہوا۔

---

[1] فَعْلٰی (بفتح فا و بالف مقصورہ) جو کہ اسم ہو نہ کہ صفت جبکہ اس کے لام کلمہ میں یا ہو تو واو ہو جاتی ہے جیسے تَقْوٰی اصل میں تَقْیٰ تھا۔ از وَقٰی یَقِیْ اس کی واو کو خلاف قیاس تا سے بدل لیا اور لام کلمہ کی یا کو واو سے تبدیل کیا۔ اگر فَعْلٰی صفتی کے لام کلمہ میں یا ہو تو بحالہ رہتی ہے جیسے صَدْیٰ بمعنی پیاسی عورت۔ **سوال:** فَعْلٰی اسمی میں تعلیل کیوں نہیں کی جاتی؟ **جواب:** اسم چونکہ خفیف ہوتا ہے لہذا وہ ثقل واو کا متحمل ہو سکتا ہے بخلاف صفت کے کہ وہ اجزاء معنی کے اعتبار سے خود ثقیل ہوتی ہے لہٰذا ثقل واو کا متحمل نہیں۔

[2] خَطَائِیُ اس کا مفرد خَطِیْئَۃٌ ہے جہاں ہمزہ یا سے پہلے نہیں بلکہ یا کے بعد ہے" سے خَطَایِیُ بعدہٗ بقانون قَالَ خَطَایَا ہو

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو واو مفتوح سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ الف مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال قَائِلٌ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یا ہو۔ احترازی مثال شَرَائِفُ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یا سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال جَوَائِيُ اس کا مفرد جَائِيَةٌ ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ (ان چار شرطوں والا ہمزہ ایسے جمع میں ہو جس کے مفرد میں واو چوتھی جگہ پر الف کے بعد ہو۔ احترازی مثال رَخَائِيُ اس کا مفرد رَخِيُوَةٌ ہے یہاں واو چوتھی جگہ پر یا کے بعد ہے الف کے بعد نہیں۔ اتفاقی مثال أَدَاوِيُ سے أَدَاوَا۔ **وضاحت:** أَدَاوِيُ اس کا مفرد إِدَاوَةٌ ہے بمعنی آفتاب جہاں واو الف کے بعد چوتھی جگہ پر ہے) بقانون دُعِيَ أَدَائِيُ پھر اس قانون سے أَدَاوِيُ بعدہ بقانون قَالَ أَدَاوَى ہوا۔

نوٹ: اس قانون کو ناقص میں ذکر کرنا مسامحت ہے اس کو مہموز میں ذکر کرنا چاہیئے تھا جس طرح ابن حاجب رحؒ نے شافیہ میں اور دیگر اہل فن نے ذکر کیا ہے۔

(۶۵) **قانون:** ہر جا کہ سہ یا در یک کلمہ جمع شوند باین طور کہ اول مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف کنند نسیًا منسیًا بشرطیکہ در تصغیر باشد ہم چنین اگر دو یا جمع شوند حذف یکے جائز است چون سَيِّدٌ کہ او را سَيْدٌ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے دُحَيٌّ دُحَيَّةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ تیسری یا کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تین یا ہوں۔ احترازی مثال حَيَّ یہاں دو یا ہیں۔ اصل میں حَيِيَ تھا۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تینوں یا ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال حَيَّ يَعْقُوبُ یہاں تینوں یا ایک کلمہ میں نہیں **تیسری شرط** یہ ہے کہ تینوں یا جمع ہوں یعنی درمیان میں اور حرف نہ ہو۔ احترازی مثال يُؤَيِّدُ یہاں تینوں یاؤں کے درمیان ہمزہ ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ پہلی یا دوسری یا میں ادغام کیا ہوا ہو۔ احترازی مثال ظَبْيِيٌّ یہاں دوسری یا کو ادغام کیا گیا ہے تیسری یا میں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ تیسری یا لام کلمہ کے مقابلہ پر ہو۔ احترازی مثال مُقَيِّيلٌ یہاں تیسری یا مقابلہ لام کلمہ کے نہیں بلکہ زائدہ ہے۔

ف جہاں دو یا مقابلہ عین کلمہ کے جمع ہوں وہاں ایک یا کا حذف جائز ہے برائے تخفیف کلمہ جیسے سَيِّدٌ کو سَيْدٌ پڑھنا جائز ہے

چھٹی شرط یہ ہے کہ صیغہ تصغیر کا ہو۔ احترازی مثال حُيَيٌّ مُحَيِّيٌ یہ فعل اور جاری مجریٰ فعل کے صیغے ہیں۔ اتفاقی مثال رُخَيْوٌ رُخَيْوَةٌ بقانون دُعِيَ رُخَيِّيٌ رُخَيِّيَةٌ ہوئے۔ اب تیسری یا کو حذف کر کے رُخَيٌّ رُخَيَّةٌ پڑھنا واجب ہے۔

(٦٦) **قانون:** ہر واو و یا کو واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادۃ فَعُلَان ما قبلش واو مضموم باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً اگر غیر واو باشد آن یا را بواو بدل کنند و واو بر حال خود ماند۔

اس قانون کا نام ہے قَوِيَةٌ قَوِيَانِ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہوں۔ احترازی مثال ضَرُبَتْ سَمُعَتْ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو یا تائے تانیث سے پہلے واقع ہوں یا زیادتی فَعُلَان[1] سے پہلے واقع ہوں۔ احترازی مثال رَخُوَنْهُوَ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا کا ماقبل اور واو مضموم ہو۔ احترازی مثال رَخُوَتْ نَهُيَتْ، رَخُوَانِ نَهُيَانِ یہاں واو اور یا کا ماقبل اور واو مضموم نہیں۔ اتفاقی مثال واو کی قُوُوَةٌ قُوُوَانِ سے قِوِوَةٌ قُوُوَانِ بعدہٗ بقانون دُعِيَ قَوِيَةٌ قَوِيَانِ۔ یا کی طُوُيَةٌ طُوُيَانِ سے طَوِيَةٌ طَوِيَانِ ہوئے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کو واو سے تبدیل کرنا اور واو کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہوں۔ احترازی مثال ضَرُبَتْ سَمُعَتْ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا تا تانیث یا زیادتی فَعُلَان سے پہلے واقع ہوں۔ احترازی مثال رَخُوَنْهُيَ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل اور واو مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال قُوُوَتْ قُوُوَانِ طُوُيَتْ طُوُيَانِ۔ اتفاقی مثال رَخُوَةٌ رَخُوَانِ نَهُوَةٌ نَهُوَانِ اصل میں نَهُيَةٌ نَهُيَانِ تھے۔

(٦٧) **قانون:** ہر یا کہ واقع شود در فعل در مقابلہ لام کلمہ ما قبل او مضموم باشد واو شود وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے رَمُوَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ یا کو واو

---

[1] فَعُلَانِ سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں الف و نون مزید تان ہو اس کے لام کلمہ میں واو اور یا ہو۔

سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کے واقع ہو۔ احترازی مثال بُیِعَ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ فعل میں ہو۔ احترازی مثال نَهْيٌ یہ اسم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال رَمَیَ یہاں یا کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال رَمُیَ سے رَمُوَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: نَهُوَ يَنْهُوُ كَنِيَ يَكْنُوُ اصل میں نَهُيَ يَنْهُيُ كَنِيَ يَكْنُيُ تھے بقانون رَمُوَ نَهُوَ يَنْهُوُ يَكْنُوُ ہوئے پھر يَدْعُوْ کے قانون سے يَنْهُوْ يَكْنُوْ ہوئے۔ اگر يَدْعُوْ کا قانون رَمُوَ کے قانون سے پہلے جاری کریں تو پھر يَنْهُيْ يَكْنُيْ ہوں گے۔ بعدہ بقانون يُوْسَرُ يَنْهُوْ يَكْنُوْ ہوئے

سوال: ان دونوں تعلیلوں میں سے اولیٰ کون سی ہے **جواب**: تبدیلی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) ذاتی (۲) صفتی۔ **ذاتی** تبدیلی زیادہ اولیٰ ہے کہ پہلے رَمُوَ کا قانون جاری کریں پھر يَدْعُوْ کا ورنہ لازم آئے گا صفت کا ذات پر مقدم ہونا اور یہ جائز نہیں۔ کذا فی الشّافیہ۔ ویسے تبدیلی بھی حذفِ حرکت سے اولیٰ ہے۔

فائدہ: ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف، حرفِ علت کی تغیر کو اعلال، ایک حرف کو دوسرے میں داخل کر کے مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

(۶۸) **قانون**: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ در دیگر کلمہ ما سوائے ہمزہ مطلقاً آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

اس قانون کا نام ہے يَامَنُ يُومِنُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ سُئِلَ یہاں ہمزہ متحرک ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ یہاں مدغم ہے۔
تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احترازی مثال يَسْئَلُ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔
چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال يَئِمُّ ادغام کی

صورت میں ہمزہ متحرک یئْتُمّ [1] ہو جائے گا۔ یہاں ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں اگر ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر مطلق یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں یا جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال یَأْمَنُ [2] سے یَامَنُ پڑھنا واجب ہے۔

(۶۹) **قانون** : ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزۂ متحرک باشد از آن کلمہ آن ہمزۂ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد اگر ہمزۂ اولی وصلی باشد در درج کلام می افتد و ہمزۂ ثانی بصورت خود عود می کند مگر کُلْ خُذْ مُرْ شاذ اند [3]

---

[1] یئْتُمّ کو یاممّ پڑھنا ممتنع ہے یئْتُمّ پڑھنا واجب ہے کیونکہ ہمزہ کا الف سے تبدیل کرنا جائز ہے اور میم کو میم میں ادغام کرنا واجب ہے پس وجوب کی رعایت اولیٰ ہے۔

[2] اس قانون کی امثلہ اتفاقی تین قسم کی ہیں (۱) ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقْرَءُ اِءْذَنْ۔ لَنْ یَقْرَءَ اِءْذَنْ بِقَارِءٍ اِءْذَنْ ہمزہ وصلی بوجہ درج کلام گر گیا۔ بعدہٗ ہمزہ ساکن کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کر کے یَقْرَءُوْ ذَنْ۔ لَنْ یَقْرَءَ اذَنْ بِقَارِءِ یْذَنْ پڑھنا جائز ہے (۲) ہمزہ ساکن کا ماقبل غیر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقُوْلُ اِءْذَنْ لِّیْ۔ اِلَی الْھُدَی اِءْتِنَا وَالَّذِاءْتُمِنَ۔ ہمزہ وصلی بوجہ درج کلام گر گیا بعدہٗ ہمزہ ساکن کو موافق ماقبل کی حرکت کے حرف علت سے تبدیل کر کے یَقُوْلُوْذَنْ لِّیْ اِلَی الْھُدٰی اتنا۔ وَالَّذِیْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے (۳) ہمزہ ساکن کا ماقبل غیر ہمزہ ایک کلمہ میں ہو جیسے یَأْخُذُ یُؤْخَذُ مَأْخَذٌ سے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کر کے یَاْخُذُ یُوْخَذُ مِیخَذٌ پڑھنا جائز ہے۔

[3] **سوال** : کُلْ مُرْ۔ خُذْ اصل میں اُءْکُلْ اور اُءْمُرْ اور اُءْخُذْ تھے پس مذکور قانون کے مطابق واجب تھا کہ دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل لیتے حالانکہ استعمال میں دونوں ہمزوں کو حذف کرتے ہیں **جواب** : ان تینوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس حذف کیا گیا ہے۔ رہا پہلا ہمزہ دوسرے ہمزہ کے حذف کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا وہ بھی گر گیا لیکن بحالت درج کلام لفظ مُرْ میں ہمزہ ثانیہ کا باقی رکھنا فصیح ہے جیسے قولہ تعالیٰ: وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ اور بحالتِ ابتداءِ کلام لفظ مُرْ میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا فصیح ہے جیسے قولہ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلَام: مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ

اس قانون کا نام ہے اٰمَنَ اُوْمِنَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے پانچ شرطیں، دوسرے حکم کے لیے سات شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ ہمزہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علّت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ مفتوح ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ یہاں مدغم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن سے پہلے ایک اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال قَرْءٌ یہاں ہمزہ ساکن کا ما قبل اور ہمزہ متحرک نہیں ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے ایک کلمے میں ہوں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ ءْذِرْ یہاں ہمزہ ساکن کا ما قبل ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں نہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَءُمٌّ اصل میں اَءْمُمٌ تھا ادغام کی صورت میں ہمزہ متحرک ہو جائیگا اتفاقی مثال اَءْمَنَ اُءْمِنَ اِءْمَانًا سے آمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو گرا کر ہمزۂ ثانیہ کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کا ما قبل اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال قَرْءٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ ءْذِرْ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَءُمٌّ۔
چھٹی شرط یہ ہے کہ پہلا ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں پہلا ہمزہ قطعی ہے۔
ساتویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درمیانِ کلام میں واقع ہو۔ احترازی مثال اُؤْتُمِنَ یہاں ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع نہیں۔ اتفاقی مثال ضَارِبُ اءْتُمِنَ۔ یَامَنْ یُؤْمِنُ کے قانون سے ہمزہ ساکن حرفِ علت سے تبدیل ہوا تو ضَارِبُ وْتُمِنَ ہوگیا اب اسی حکم کے تحت ہمزہ ثانی جو کہ واو ہوا ہے اس کو واپس اپنی اصلی حالت پر لاکر ضَارِبُ ءْتُمِنَ پڑھنا واجب ہے۔

(۲۰) **قانون:** ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ما قبلش مضموم یا مکسور یا ہمزہ در دیگر کلمہ باشد وماسوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازًا۔

اس قانون کا نام ہے مِیرٌ غُلَامِ مُحَمَّدٌ کا قانون۔ اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ یہاں ہمزہ مکسور ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ ماقبل اسی ہمزہ کا مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے
تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو پھر جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اُئَیْدِمُ یہاں ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال مِئَرٌ سے مِیَرٌ بمعنی کینہ و دشمنی جُؤَنٌ سے جُوَنٌ بمعنی ظرفے از ظروفِ عطار کہ دراں خوشبو دارند۔

(۷۱)

> **قانون:** ہر جاکہ دو ہمزہ متحرکہ جمع شوند دریک کلمہ اگر یکے ازایشاں مکسور باشد ثانی را بہ یا بدل کنند وجوباً سوائے اَئِمَّۃٌ[۲] کہ دریں جا جائز است واگر ہیچ یکے ازایشاں مکسور نباشد ثانی را بواوِ مفتوحہ بدل کنند وجوباً مگر اُءَکْرِمُ شاذ است۔

اس قانون کا نام ہے اُوَیْدِمُ جَاءٍ شَاءٍ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے چار چار شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ ثانی ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ دو ہمزے ہوں۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ایک ہمزہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں ایک متحرک ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ اَبُوْكَ یہاں ایک کلمہ میں نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے

---

[۱] ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں جیسے یَجِیْئُ اَحْمَدُ سے یَجِیْئُ وَحْمَدُ۔ بِقَارِءِ اَبِیْكَ سے بِقَارِءِ یَبِیْكَ اگر ہمزہ کا ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر مطلقاً یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں جیسے مِئَرٌ جُؤَنٌ سے مِیَرٌ جُوَنٌ یا جدا جدا کلمہ میں ہوں جیسے یَضْرِبُ اَبُوْكَ سے یَضْرِبُ وَبُوْكَ بِضَارِبِ اَبِیْكَ سے بِضَارِبِ یَبِیْكَ پڑھنا جائز ہے

[۲] اَئِمَّۃٌ اصل میں اَئْمِمَۃٌ تھا پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کیا تو اَئِمَّۃٌ ہو گیا۔ **سوال** (بر حکم اول) اَئِمَّۃٌ میں جمیع شرائط کے باوجود حکم قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا **جواب:** (۱) قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ہمزہ ہے تو مذکور ہے (۲) ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے اَئِمَّۃٌ میں بوجہ تخفیف کلمہ ادغام کو اعلال پہ مقدم کیا۔ **سوال** (بر حکم ثانی) اُءَکْرِمُ میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا **جواب:** (۱) ہمزہ ثانی کو خلافِ قیاس حذف کیا گیا لکثرۃ الاستعمال تو ہمزہ ایک ہی رہ گیا اور قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے (۲) ہمزہ ثانیہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو یہاں دونوں ہمزے زائد ہیں۔

کہ دونوں ہمزوں میں سے ایک مکسورہ ہو۔ احترازی مثال أُءَيْدِمُ یہاں کوئی بھی مکسور نہیں۔ اتفاقی مثال جَاءٍ شَاءٍ سے جَاءِئٌ شَاءِئٌ ہوئے بقانون یَدْعُوْ یَرْمِیْ جَائِیْنَ شَائِیْنَ ہوئے پھر التقائے ساکنین سے جَاءٍ شَاءٍ ہوئے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دو ہمزے ہوں۔ احترازی مثال سَئَلَ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں احترازی مثال أَءْمَنَ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ اَبُوْكَ۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزوں میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو۔ احترازی مثال جَاءٍ یہاں ایک مکسور ہے۔ اتفاقی مثال أَءَادِمُ أُءَيْدِمُ ہمزہ ثانی کو واو سے تبدیل کرکے أَوَادِمُ أُوَيْدِمٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۷۲) **قانون**: ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سوائے یائے تصغیر و نون اِنْفِعَال و واو و یا مدّہ زائدہ دریک کلمہ حرکت آن ہمزہ را نقل کردہ بماقبل دادہ جوازاً ہمزہ را حذف کنند وجوباً مگر مَرْأَةٌ شاذ است۔

اس قانون کا نام ہے یَسَلُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور سات شرطیں یعنی چار وجودی تین عدمی ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینا جائز ہے پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال یَأْمَنُ یہاں ہمزہ ساکن ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے
تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ یُسَئِّلُ یہاں ہمزہ مدغم ہے۔
چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل قابلِ حرکت ہو۔ احترازی مثال سَائِلٌ تَسَاءُلًا یہاں ہمزہ کا ماقبل الف ہے جو کہ قابلِ حرکت نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر[1] نہ ہو۔ احترازی مثال سُوَيْئِلٌ أُفَيْئِسٌ یہاں ماقبل ہمزہ یائے تصغیر کی ہے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل نون باب اِنْفِعَال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِنْئَطَرَ یہاں ہمزہ کا ماقبل نون انفعال ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل

---

[1] یہاں صرف یائے تصغیر کی نفی ہے اگر ہمزہ کے ماقبل میں یا ہے لیکن تصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہوجائے گا جیسے شَيْءٌ سے شَيٌ۔

واؤ یا یاءِ مدّہ[1] زائدہ ایک کلمہ میں[2] نہ ہو۔ احترازی مثال خَطِیْئَۃٌ مَقْرُوْءَۃٌ یہاں ہمزہ کا ماقبل واؤ۔ یا مدّہ زائدہ ایک کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔

فائدہ : یَرٰی یُرٰی اور تمام افعال رُؤْیَۃٌ میں یہ قانون وجوبًا جاری ہوتا ہے اور اسمائے مشتقہ میں جوازًا۔

(۷۳) **قانون :** ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر و واؤ و یا مدہ زائدہ در یک کلمہ آن ہمزہ را جنس ماقبل کردہ جوازًا ادغام می کنند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے اُفَیِّسٌ خَطِیَّۃٌ مَقْرُوَّۃٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں کامل ہیں

حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ یائے تصغیر کے بعد ہو۔ احترازی مثال اِنْشَطَرَ۔ یہاں ہمزہ نون انفعال کے بعد ہے۔ اتفاقی مثال اُفَیْئِسٌ سے اُفَیِیْسٌ کرنا جائز ہے اُفَیِّسٌ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل واؤ یا مدّہ زائدہ ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال بَاعُوْا اَمْوَالَھُمْ یہاں ہمزہ جدا کلمہ میں ہے اور اس کا ماقبل مدّہ زائدہ جدا کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال مَقْرُوْءَۃٌ خَطِیْئَۃٌ کو مَقْرُوْوَۃٌ خَطِیْیَۃٌ پڑھنا جائز ہے جنس کو جنس میں ادغام کرکے مَقْرُوَّۃٌ خَطِیَّۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] ہمزہ کے ماقبل میں واؤ یا مدّہ اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہو جائے گا جیسے سُوْءٌ۔ سَیِّئَۃٌ سے سُوٌّ سَیِّۃٌ اگر ہمزہ کے ماقبل میں واؤ۔ یا زائدہ برائے الحاق ہیں تب بھی قانون ہو جائے گا جیسے جَیْئَلٌ (کفتار) جَوْءَبٌ (فراخ چشم) سے جَیَلٌ جَوَبٌ ھٰذَا مَا ظَھَرَ لِیْ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ واللّٰہ اعلم بالصواب۔ [2] اگر واؤ یا مدّہ زائدہ اور ہمزہ جدا جدا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہو جائے گا جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَھُمْ کو بَاعُوْ مُوَالَھُمْ۔ قَدْ اَفْلَحَ کو قَدَ فْلَحَ پڑھنا واجب ہے۔

سوال : ہمزہ قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ والا ہمزہ باقی رہے اس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہو جائے یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے **جواب :** ہمزہ قطعی کے قانون میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی شرط ہے بغیر نقل حرکت کے اور اس قانون میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینا بعدہٗ ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے تضاد تب ہوتا جہت واحد ہوتا ہمزہ قطعی میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنے کی جہت اور ہے لہٰذا ان دونوں قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔

(۷۴) **قانون** : ہر دو ہمزہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد آن را بیا بدل کنند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے قِرْءٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دو ہمزے جمع ہوں۔ احترازی مثال لُؤْلُؤٌ یہاں جمع نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ کلمہ موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔ احترازی مثال سَئَّلَ تَسَئَّلَ یہاں کلمہ موضوع علی التضعیف ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ پہلا ہمزہ ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں پہلا متحرک دوسرا ساکن ہے۔ **اتفاقی مثال** قِرْءْءٌ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کرکے قِرْءِيٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۷۵) **قانون** : ہر ہمزہ متحرکہ منفردہ را کہ ماقبلش نیز متحرک باشد بآن حرکت بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازًا۔

اس قانون کا نام ہے سَالَ کا قانون۔ اس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال یَأْمَنُ یہاں ساکن ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ یعنی اکیلا ہو۔ احترازی مثال أُئَيْدِمُ یہاں دو ہمزے ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احترازی مثال یَسْئَلُ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ پر جو حرکت ہے ماقبل پر بھی وہی حرکت ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ یہاں ہمزہ مکسور ہے ماقبل اس کا مضموم ہے۔ **اتفاقی مثال** سَئَلَ سے سَالَ کُفُؤٌ سے کُفُوٌ۔ مُسْتَهْزِئِيْنَ سے مُسْتَهْزِيِيْنَ

(۷۶) **قانون** : ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و بیا بدل شود جوازًا نزد اخفش

اس قانون کا نام ہے سُوِلَ مُسْتَهْزِيُوْنَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین تین

ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال أَئِنَّهُمْ یہاں دو ہمزے ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مکسورہ ہو۔ **احترازی مثال** سَأَلَ یہاں ہمزہ مفتوحہ ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال سَئِمَ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال سُئِلَ سے سُوِلَ۔ غُلَامُ إِبْرَاهِيمَ سے غُلَامُ وِبْرَاهِيمَ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال أُؤْدِمُ یہاں دو ہمزے ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مضموم ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ یہاں ہمزہ مکسور ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو۔ **احترازی مثال** يَذْرَءُ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ **اتفاقی مثال** مُسْتَهْزِءُونَ سے مُسْتَهْزِيُونَ۔ بِجَبَلِ أُحُدٍ سے بِجَبَلِ يُحُدٍ پڑھنا جائز ہے۔

(٧٧) **قانون:** ہر ہمزہ وصلیہ مفتوحہ کہ داخل شود بر آن ہمزہ استفہام آن ہمزہ را بالف بدل کردہ شود وجوبًا مع باقی داشتن التقائے ساکنین

اس قانون کا نام ہے آلْحَسَنُ آلْئٰنَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ استفہام کو الف سے تبدیل کرکے التقائے ساکنین کو باقی رکھنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال أَأَنْذَرْتَهُمْ یہاں ہمزہ قطعی ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح ہو۔ **احترازی مثال** اِكْتَسَبَ یہاں مکسور ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی پہ ہمزہ استفہام کا داخل ہو۔ **احترازی مثال** جَاءَ الْحَسَنُ یہاں ہمزہ استفہام کا داخل نہیں ہوا ہے۔ اتفاقی مثال ءَ اَلْحَسَنُ سے آلْحَسَنُ۔ ءَ اَلْآنَ سے آلْآنَ پڑھنا واجب ہے۔

(٧٨) **قانون** ہرگاہ کہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند در اول کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد ادغام ممتنع است و در کلمہ اول ثلاثی مزید فیہ جائز است مطلقًا سوائے مضارع چراکہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت

بهمزه وصلی نیفتد واگر هر دو متجانسین در اول کلمه نباشد و اول ساکن
ثانی متحرک باشد ادغام واجب است بوجود پنج شرائط۔ اول اینکه آن
متجانسین دو همزه در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نباشند چون قِرْءٌ
که دراصل قِرْءٌ بود۔ دوم آنکه اول متجانسین ہاء وقف نباشد
چون اَغْزَتْهُ هِلَالٌ سوم اینکه اول متجانسین مدّه مبدّل یا بدال جواز
نباشد چون رِیْیَا که دراصل رِءْیَا بود۔ چهارم اینکه اول متجانسین
مده در آخر کلمه نباشد چنانکه فِیْ یَوْمٍ پنجم این که ادغام باعث التباس
یک وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نباشد چنانچه قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ که ملتبس
می شود به قُوِّلَ وَتُقُوِّلَ واگر آن متجانسین هر دو متحرک باشند ادغام واجب
است بوجود نه شرائط : اوّل اینکه اول متجانسین مدغم فیه نباشد
چنانچه حَبَبَ دوم این که حرفے از متجانسین زائده برائے الحاق نباشد
چنانچه جَلْبَبَ شَمْلَلَ سوم اینکه اول متجانسین تا اِفْتِعَال
نباشد چنانکه اِقْتَتَلَ چهارم اینکه آن متجانسین دو واو در اِفْعِلَال
نباشد چنانچه اِرْعَوٰی که دراصل اِرْعَوَوَ بود پنجم اینکه هیچ یکے از متجانسین
مقتضی اعلال نباشد چنانچه قَوِیَ که دراصل قَوِوَ بود۔ ششم اینکه
حرکت ثانی عارضی نباشد چون اُرْدُدِ الْقَوْمَ هفتم اینکه آن متجانسین
در دو کلمه نباشد چون مَكَّنَنِیْ واگر در دو کلمه باشند پس اگر ما قبل متحرک
یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز ورنه ممتنع۔ هشتم اینکه آن متجانسین دو یا نباشد
چون حَیِیَ رُمْیَیَانِ نهم اینکه آن متجانسین در اسم بر یک از این پنج اوزان
نباشند چون فَعَلٌ (سَبَبٌ) فَعِلٌ (رَدِدٌ) فُعُلٌ (سُرُرٌ) فِعَلٌ
(عِلَلٌ) فُعَلٌ (دُرَرٌ) سوائے مصدر حرف مدغمش را بیا بدل کنند وجوباً
چون دِیْنَارٌ شِیْرَازٌ که دراصل دِنَّارٌ شِرَّازٌ بودند۔

اس قانون کا نام ہے مضاعف یعنی متجانسین کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے تین شرطیں دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں اور دوسری کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ **پہلا حکم** یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں۔ احترازی مثال مَدَدَ یَمْدُدُ یہاں آخر کلمہ میں جمع ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد کے اول میں نہ ہوں۔ احترازی مثال دَدَنٌ صَنْصَرَبَ یہاں ثلاثی مجرد رباعی مجرد کے اول میں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اگر کلمہ ثلاثی مزید فیہ کے اول میں ہیں تو اس میں مضارع[1] کے لیے شرط ہے کہ ادغام کرنے کی صورت میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔

احترازی مثال تَتَضَارَبُ تَتَصَرَّفُ یہاں ادغام کی صورت میں اِتَّضَارَبُ اِتَّصَرَّفُ ہوں گے۔ اتفاقی مثال فَتَتَضَارَبُ فَتَتَصَرَّفُ سے فَتَّضَارَبُ فَتَّصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا واجب ہے

جماعتِ اوّل پہلی شرط متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال تَتَرَّكَ یہاں اول کلمہ میں ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ متجانسین میں سے پہلا ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اِمْتَدِدْ یہاں پہلا متحرک ثانی ساکن ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر نہ ہوں۔ احترازی قَرَءَءٌ یہاں دونوں ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر ہیں۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پہلا متجانسین ہا[2] وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال اَغَرَّهُ هِلَالٌ

پانچویں شرط یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ جوازی قانون سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال دِیْیَا کہ اصل میں دِئْیَا تھا **چھٹی شرط** یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ آخر کلمہ[3] میں نہ ہو۔ احترازی مثال فِيْ

---

[1] اجتماع متجانسین اول کلمہ ماضی میں عام ہے بصورت ادغام ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو جیسے تَتَارَكَ تَتَرَّكَ سے اِتَّارَكَ اِتَّرَّكَ یا فَتَتَارَكَ فَتَتَرَّكَ سے فَتَّارَكَ فَتَّرَّكَ پڑھنا جائز ہے۔ باقی مضارع کے لیے شرط یہ ہے کہ تا مضارع سے پہلے حرف متحرک ہو یا مدہ زائدہ جیسے فَتَتَنَزَّلُ سے فَتَّنَزَّلُ۔ قَالُوْا تَتَنَزَّلُ سے قَالُوْا تَّنَزَّلُ۔

[2] ہائے وقف میں وجہ عدم تعلیل یہ کہ ہا انفصال کو چاہتا ہے اگر ادغام کریں تو ہا کا فائدہ جو کہ انفصال ہے وہ باقی نہیں رہتا ہے۔

[3] اول متجانسین اگر مدہ نہیں تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے اُدْعُوْا وَنَصَرُوْا اصل میں اُدْعُوْ وَنَصَرُوْا تھا۔ اگر اول متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہیں تو ادغام واجب ہے جیسے مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا

یَوْمِ قَالُوْا وَ مَالَنَا یہاں متجانسین یا اور واو مدہ ہیں **ساتویں شرط** یہ ہے کہ ادغام باعثِ التباس نہ ہو یعنی اگر ادغام کرتے ہیں تو ایک وزن قیاسی کا التباس دوسرے وزن قیاسی سے ہوجاتا ہے۔ **احترازی مثال** قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ (باب مُفَاعَلَة وباب تَفَاعُل) کا التباس بصورت ادغام قُوِّلَ تُقُوِّلَ باب تفعیل وباب تفعّل سے ہوتا ہے۔ **اتفاقی مثال** اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ سے اِضْرِبِّعَصَاكَ الْحَجَرَ - مِنْ نَا - عَنْ نَا سے مِنَّا عَنَّا پڑھنا واجب ہے۔

جماعت دوم پہلی شرط یہ ہے کہ متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ **احترازی مثال** تَتَرَّكَ یہاں متجانسین اول کلمہ میں ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں متجانسین متحرک ہوں۔ **احترازی مثال** اِمْتَدِدْ یہاں دوسرا ساکن ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ پہلا حرف متجانسین کا مدغم فیہ نہ ہو۔ **احترازی مثال** حَبَّبَ یہاں پہلا مدغم فیہ ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ کوئی متجانسین زائدہ الحاق[۱] کے لیے نہ ہوں۔ **احترازی مثال** جَلْبَبَ شَمْلَلَ۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ اول متجانسین تا افتعال کی نہ ہو۔ **احترازی مثال** اِقْتَتَلَ یہاں پہلی تا باب افتعال کی ہے۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ متجانسین دو واو[۲] باب اِفْعِلَال کے اندر نہ ہوں۔ **احترازی** اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا **ساتویں شرط** یہ ہے کہ کوئی متجانسین مقتضی اعلال نہ ہو۔ **احترازی مثال** قَوِیَ کہ اصل میں قَوِوَ تھا یہاں واو ثانی مقتضی اعلال ہے۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ دوسرے متجانسین کی حرکت عارضی نہ ہو[۳]۔ **احترازی مثال** اُرْدُدِ الْقَوْمَ اصل میں اُرْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔ یہاں دال ثانی کی حرکت عارضی ہے بوجہ التقاء ساکنین۔

نویں شرط یہ ہے کہ وہ متجانسین ایک کلمہ میں نہ ہوں[۴]۔ **احترازی** مَكَّنَنِیْ ایک کلمہ میں نہیں کیونکہ یہاں نون ثانی وقایہ کی ہے۔ **دسویں شرط** یہ ہے کہ متجانسین دو یا نہ ہوں۔ **احترازی مثال** حَیِیَ رُمَیِّیَانِ یہاں متجانسین دو یا ہیں۔ **گیارہویں شرط** یہ ہے کہ متجانسین اسم میں ان پانچ اوزانوں فَعَلٌ فِعِلٌ فُعُلٌ فِعَلٌ فُعَلٌ میں سے نہ ہوں۔ **احترازی مثال** سَبَبٌ - دِدِدٌ - سُرُرٌ - عِلَلٌ - دُرَرٌ **اتفاقی مثال** مَدَدَ فَرَرَ سے مَدَّ فَرَّ یَمْدُدُ سے یَمُدُّ پڑھنا واجب ہے۔ **فائدہ**: مصدر کے بغیر جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو تو وہاں حرف مدغم کو حرفِ علت سے وجوبًا تبدیل کردیتے ہیں جیسے دِیْنَارٌ شِیْرَازٌ اصل میں دِنَّارٌ شِرَّازٌ تھے۔ تَمَّتْ بِالْخَیْرِ۔

---

[۱] جہاں تکرار حرف الحاق کے لیے ہو تو وہاں بھی ادغام جائز نہیں جیسے شَمْلَلَ میں لام ثانی دَحْرَجَ کی ہموزن کرنے کی خاطر لائی گئی ہے الحاق کہتے ہیں ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کرکے رباعی کے ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کرکے خماسی کے ہم وزن بنایا جائے تاکہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے۔ [۲] **سوال** اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے۔ **جواب**: جہاں ادغام واعلال کا تعارض ہو وہاں پر اعلال کو مقدم رکھا جاتا ہے کیونکہ اعلال میں خفت زیادہ ہے تو اِرْعَوٰی میں بھی خفت زیادہ حاصل ہونے کی وجہ سے قَالَ کا قانون جاری کرکے اعلال کو مقدم رکھا گیا ہے [۳] حرکت عارضی نہ ہو کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے یہ شرط صرف اہل حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم والے ادغام کرتے ہیں وجوبًا۔ [۴] ادغام جواز کے لیے دو صورتیں ہیں:

(۱) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا متحرک ہو جیسے ضَرَبَ بَشَرَ کو ضَرَبَّشَرَ لَا تَامَنُنَا کو لَا تَامَنَّا پڑھنا جائز ہے اگر متجانسین میں پہلا متحرک نہیں تو ادغام ممتنع ہے جیسے قُمْ مَالِكٍ یا متجانسین دو ہمزہ متحد کلمہ میں ہیں تو بھی ادغام ممتنع ہے جیسے قَرَءَ اَبُوْكَ۔

(۲) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا حرف لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی ادغام جائز ہے جیسے ثَوْبَ بَشَرَ سے ثَوْبَّشَرَ پڑھنا جائز ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُعِيْنُ الطُّلَّابْ
فِيْ
خَوَاصِ الابوابْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوابِ ثُلاثی مجُرد اور غیر ثُلاثی مجُرد میں فرق

ثلاثی مجرد کے مصادر ایسے کثیر الاوزان ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اختصاص نہیں اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے لئے ایک وزن خاص ہے پس ثلاثی مجرد میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا التباس کی وجہ سے متعذر ہے اور غیر ثلاثی مجرد میں التباس کا کوئی محل نہیں اس واسطے ابواب ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لئے ماضی اور مضارع کو مشترکاً دستور قرار دیا اور ابواب غیر ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لئے مصدر کے وزن کو دستور قرار دیا۔ ثلاثی مجرد کے ابواب کے لئے کوئی قاعدہ نہیں سماع پر موقوف ہیں۔ ماضی ثلاثی مجرد کے عین تین حالتیں ہیں تو تین کو تین میں ضرب دینے سے نو۹ باب ہوسکتے ہیں مگر ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین اور بالعکس اور ماضی مضموم العین و مضارع مفتوح العین یہ تین باب نہیں آتے ان کے ماسوا چھ باب رہے جن میں سے تین اصول (فَعَلَ یَفْعِلُ۔ فَعَلَ یَفْعُلُ۔ فَعِلَ یَفْعَلُ) تین فروع (فَعَلَ یَفْعَلُ ۔ فَعِلَ یَفْعِلُ ۔ فَعُلَ یَفْعُلُ) پس اگر کسی مادہ مجرد کی ماضی تم کو معلوم ہو تاہم مضارع کے عین کلمہ کی حرکت میں لغت کی طرف رجوع کرو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین مت کرو ماضی مضموم العین کے لئے متعین ہوچکاہے کہ اس کا مضارع نہ مفتوح العین ہوگا نہ مکسور العین سوائے مضموم العین کے اور کوئی احتمال نہیں گو علم صرف والوں نے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے واسطے کچھ لفظی اور کچھ معنوی شناختیں مقرر کی ہیں مگر یاد رکھو کہ لغت کو مدارِ شناخت رکھنا بہتر ہے۔

باب	شناخت لفظی	شناخت معنوی
فَعَلَ یَفْعِلُ	جس لفظ کا فا کلمہ وَاوْ یا یا عین کلمہ یَاْ یا لام کلمہ یَاْ ہو تو وہ اسی باب سے ہوگا جیسے وَعَدَ یَعِدُ یَسَرَ یَسِرُ بَاعَ یَبِیْعُ رَمیٰ یَرْمِیْ	

شناخت معنوی	شناخت لفظی	باب
جب دو شخص کسی بات پر ضد کریں جس سے باب مُفاعلہ بنتا ہے اور ایک شریک غالب ہو تو وہ فعل چاہے کسی باب سے ہو ایک شریک کا غلبہ اسی باب سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً ضَارَبْتُہٗ مجھ میں اس میں مار پٹائی ہوئی فَضَرَبْتُہٗ پس میں نے اس کو مار لیا یُضَارِبُنِیْ فَاَضْرُبُہٗ مجھ سے اس سے مار پٹائی تو میں اس کو مار لیتا ہوں ضَرَبَ کا مضارع مکسور العین ہے مگر یہاں اَضْرُبُہٗ بضم الرا کہیں گے نہ کہ اَضْرِبُہٗ بکسر الرا مگر واضح ہو کہ باب فَعَلَ یَفْعِلُ کا خاصہ لفظی اس قاعدہ سے منتقض نہیں پس جس لفظ کا فا کلمہ واؤ یا یا ہو یا عین کا کلمہ یا یا لام کلمہ یا تو وہ مغالبہ کی حالت میں برقرار رہے گا	جس لفظ کا عین یا لام کلمہ واؤ ہو تو وہ لفظ اسی باب سے ہوگا۔ جیسے قَالَ یَقُوْلُ دَعَا یَدْعُوْا اور اگر عین و لام کلمہ دونوں ایک ہی جنس کے حرف ہوں اور متعدی بھی ہوں تو اسی باب سے ہوگا جیسے مَدَدَ یَمْدُدُ۔	فَعَلَ یَفْعُلُ
یہ رنج اور خوشی اور بیماری اور رنگ اور عیوب اور حلیۂ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی باب سے ہیں جیسے مَرِضَ یَمْرَضُ فَرِحَ یَفْرَحُ عَوِرَ یَعْوَرُ خَوِفَ یَخْوَفُ	یہ بیشتر لازم ہوا کرتا ہے۔	فَعِلَ یَفْعَلُ
	جتنے الفاظ اس باب سے آئے ہیں ان کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی میں سے ہے مگر عین یا لام کلمہ کا حرف حلقی میں سے ہونا اس کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے ہے جیسے وَعَدَ یَوْعِدُ نَزَعَ یَنْزِعُ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اسی باب سے نہیں ہو سکتا	فَعَلَ یَفْعَلُ

باب	شناخت لفظی	شناخت معنوی
فَعُلَ یَفْعُلُ	ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے ۔	یہ باب صفات خلقی کے لئے مخصوص ہے جیسے حَسُنَ یَحْسُنُ صَغُرَ یَصْغُرُ۔
فَعِلَ یَفْعِلُ	ایسے الفاظ جن میں عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ دونوں ہم جنس ہوں سوائے حُبَّ اور لَبَّ دو لفظوں کے اور نہیں سنے گئے صحیح میں سے اس باب کے وزن پر مگر دو لفظ حَسِبَ یَحْسِبُ نَعِمَ یَنْعِمُ اور یوں بھی اس باب کے الفاظ معدود ہیں۔ جیسے: وَمِقَ وَرِثَ وَثِقَ وَفِقَ وَرِعَ وَرِمَ وَرِیَ وَلِیَ وَعِزَ وَحِرَ وَلِہَ وَهِلَ وَعِمَ وَطِیَ یَئِسَ یَبِسَ	

مجرد باب کو مزید بنانے سے ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

۱- تعدیہ: لازم سے متعدی ہونا۔ یا اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہونا۔ جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ۔

۲- تَصْيِيْر: صاحب ماخذ بنا دینا: جیسے اَشْرَكَ النَّعْلَ: اس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔ ماخذ شِرَاكٌ بمعنی تسمہ۔

۳- تعریض: مفعول کو ماخذ کے محل اور موقع میں لے جانا۔ جیسے اَبَعْتُ الْحِمَارَ میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔

۴- وجدان: کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا پایا جانا جیسے اَبْخَلْتُهٗ میں نے اسے بخیل پایا۔

۵- ابتداء: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد سے آیا ہو اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو ثلاثی مزید میں ہیں جیسے اَشْفَقَ وہ ڈر گیا۔ (مجرد شَفَقَ بمعنی مہربانی کرنا۔

۶- اتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔

۷- اشتراك: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا اس طرح کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو جیسے قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًو زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا اور عمرو نے زید سے۔

۸- اقتضاب: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً نہ آنا کسی باب سے جیسے: تَبَخْتَرَ معنی اکڑ کر چلنا۔ غَرْمَرَ معنی آواز بلند کرنا۔

۹- الباس ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔ جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

۱۰- بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا۔ جیسے خَيَّمَ وہ خیمے میں آیا۔ اَعْرَقَ وہ عراق میں پہنچا۔

۱۱- تحوّل: کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا۔ جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہوگیا۔

۱۲- تجنب: ماخذ سے بچنا۔ جیسے تَاَثَّمَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔

۱۳- تحویل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنا دینا جیسے: نَصَّرَ اس نے نصرانی بنایا۔

۱۴- تخلیط : کسی چیز کو ماخذ سے آراستہ کرنا جیسے : ذَهَّبَ اس نے سنہری بنادیا۔
۱۵- تغییر : فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے کرنا جیسے : اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ اس نے اپنے لئے جو ناپے۔
۱۶- تخئیل : فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا یا جتانا جس سے صرف دکھاوا یا بناوٹ مقصود ہو جیسے : تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔ تَجَاهَلَ اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔
۱۷- تدریج : کسی فعل کو آہستہ کرنا جیسے : تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ کرکے پیا۔
۱۸- تصرف : ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے : اِکْتَسَبَ الْفَضْلَ اس نے کوشش کرکے فضیلت حاصل کی۔
۱۹- تعمل : ماخذ کو کام میں لانا یا ماخذ سے کام لینا جیسے : تَخَتَّمَ اس نے انگوٹھی پہنی۔
۲۰- تکلف : ماخذ میں بناوٹ یا تصنّع ظاہر کرنا جیسے : تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔
فائدہ : تکلف اور تخئیل میں فرق یہ کہ تکلف میں جو تصنّع ہے وہ مرغوب فعل ہوتا ہے مگر تخئیل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعل ہوتا ہے۔
۲۱- حسبان : کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ ماخذ کے معنی سے موصوف ہے جیسے : اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا
فائدہ : حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسبان میں شک وگمان۔
۲۲- حینونت : کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہونچنا جیسے : اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا۔
۲۳- سلب : کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا جیسے : اَشْكَيْتُهٗ میں نے اس کی شکایت دور کی۔
۲۴- صیرورت : صاحب ماخذ ہونا۔ جیسے : نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہوگیا یعنی پھول والا ہوگیا۔
۲۵- طلب : ماخذ کو طلب کرنا جیسے : اِكْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلاں سے مشقت طلب کی اِسْتَطْعَمْتُهٗ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔
۲۶- قصر : اختصار کے لئے کسی کلمہ کا مرکب سے اشتقاق کے طور پر بنانا جیسے : هَلَّلَ اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ رَجَّعَ اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔
۲۷- لزوم وعلاج : فعل میں جوارح یعنی اعضا کے کام کا اثر پایا جانا جیسے : اِنْكَسَرَ وہ ٹوٹ گیا۔

۲۸- **لیاقت**: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔ جیسے: اَلْاَمَرَ الْفَرَعُ سردار قابل ملامت ہوا۔
۲۹- **مبالغہ**: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا۔ جیسے اَتْمَرَ النَّخْلُ کھجور کے درخت (کیفیت) میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ جَوَّلَ (مقدار) بہت گھوما۔
۳۰- **مطاوعت**: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر کو مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا۔ جیسے: کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔
۳۱- **موافقت**: کسی فعل کا ہم معنیٰ ہونا۔ جیسے: سَافَرَ بمعنی سَفَرَ یعنی وہ سفر کیا۔
۳۲- **نسبت بماخذ**: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا جیسے: فَسَّقَنِیْ اس نے مجھ کو بدکار کہا۔ اَکْفَرْتُہٗ میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔
۳۳- **اعطاء ماخذ**: ماخذ دینا۔ جیسے: اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کُتّے کو ہڈی دی۔
۳۴- **تشارك**: دو چیزوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا جیسے: تَشَاتَمَ ایک دوسرے کو انہوں نے گالیاں دیں۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

ان معانی کا انحصار دشوار ہے اور تتبع محاورات عرب پر منحصر ہے کتب لغت اور سیاق عبارت سے بسہولت معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر اس لفظ کے کیا معنی ہیں جن علماء نے علم صرف میں مبسوط کتابیں لکھی ہیں انہوں نے خواص الابواب بہت کچھ جمع کیے ہیں مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اس بحث میں طوالت کرنا متعلم کے حق میں چنداں مفید نہیں سمجھتے اس قدر کافی ہے کہ اس کو کلیہ "زِیَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰی زِیَادَةِ الْمَعْنٰی یعنی لفظ کی زیادتی معنی زیادتی کی دلیل ہے" سمجھا کر کتب لغت وادب پر حوالہ کریں اور بطور نمونہ چند خواص تحریر ہیں۔

باب افعال

۱	تعدیہ: جیسے اَخْرَجَ نکالا	خَرَجَ معنی نکلا
۲	تصییر: جیسے اَشْرَكَ النَّعْلَ	اس نے تسمہ دار جوتا بنایا (ماخذ شِرَاكٌ بمعنی تسمہ۔
۳	تعریض: جیسے اَبَعْتُ الْحِمَارَ	میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔
۴	وجدان: جیسے اَبْخَلْتُهٗ	میں نے اسے بخیل پایا۔
۵	ابتداء: جیسے اَشْفَقَ	وہ ڈر گیا (مجرد شَفَقَ مہربانی کرنا۔)
۶	بلوغ: جیسے اَعْرَقَ	عراق میں پہونچا۔
۷	حینونت: جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ	کھیتی کٹنے کا وقت آگیا۔
۸	سلب: جیسے اَشْكَيْتُهٗ	میں نے اس کی شکایت دُور کی۔
۹	صیرورت: جیسے اَلْبَنَ الْبَقَرُ	گائے دودھ والی ہوگئی۔
۱۰	لیاقت: جیسے اَلَامَ الْفَرْعُ	سردار قابل ملامت ہوا۔
۱۱	مبالغہ: جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ	کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔
۱۲	موافقت: جیسے (مجرد) اَقَلْتُ الْبَيْعَ	بمعنی قِلْتُهٗ یعنی فَسَخْتُهٗ۔
۱۳	نسبت بماخذ: جیسے اَكْفَرْتُهٗ	میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔
۱۴	اعطاء ماخذ: جیسے اَعْظَمْتُ الْكَلْبَ	میں نے کتے کو ہڈی دی۔

باب تفعیل

(ماضی کی ابتداء میں تا زائد نہ ہو اور عین کلمہ مُشدّد ہو۔)

سوال: یہ قاعدہ ہے کہ گردان میں ہمیشہ وہی حروف ہوتے ہیں جو کہ اس باب کے مصدر میں ہوں لیکن اس باب کے مصدر میں ایک را ہے اور گردان میں دو را ہیں جو کہ مُشدّد ہیں۔ جواب: اہل عرب سماعی طور پر کبھی کبھی ایک ہم جنس حرف تبدیل کرتے ہیں تو یہاں پر بھی تَصْرِیْفٌ اصل تَصْرِرْفٌ تھا پھر را ثانی کو یا سے تبدیل کیا تو تَصْرِیْفٌ ہوا۔

۱ تعدیہ: جیسے فَرَّحَنِیْ	اس نے مجھے خوش کیا۔
۲ تَصْیِیْر: جیسے وَتَّرَ الْقَوْسَ	اس نے کمان زہ دار بنایا۔
۳ ابتداء: جیسے کَلَّمَ	اس نے کلام کیا (مجرد کَلَمَ زخمی کرنا)۔
۴ الباس ماخذ: جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ	اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔
۵ بُلوغ: جیسے خَیَّمَ	وہ خیمہ میں آیا۔
۶ تحویل: جیسے نَصَّرَ	اس نے نصرانی بنایا۔
۷ تخلیط: جیسے ذَهَّبَ	اس نے سنہرا بنایا۔
۸ سلب: جیسے قَرَّدَ الْاِبِلَ	اس نے اونٹ سے چچڑی کو دُور کیا۔
۹ صیرورت: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ	درخت شگوفہ دار ہو گیا۔
۱۰ قصر: جیسے هَلَّلَ	اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا۔
۱۱ مبالغہ: جیسے جَوَّلَ	وہ بہت گھوما۔
۱۲ نسبت بماخذ: جیسے فَسَّقَنِیْ	اس نے مجھے بدکار کہا۔

باب مُفَاعَلَة

(ماضی کی ابتداء میں تا زائد نہ ہو اور فا کلمہ کے بعد الف ہو اس کی دو مصدریں اور بھی آتی ہیں)

۱ اشتراک : جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا زید نے عمرو سے مقابلہ کیا۔
۲ موافقت مجرد: جیسے سَافَرَ بمعنی سَفَرَ
موافقت اَفْعَلَ: جیسے بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ۔
موافقت فَعَّلَ: جیسے ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ۔

باب تفعّل

(ماضی کی ابتداء میں تاء زائدہ ہو اور عین کا کلمہ مُشدّد ہو)۔

۱ ابتداء : جیسے تَکَلَّمَ اس نے کلام کیا۔
۲ اتخاذ : جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر تکیہ بنایا۔
۳ تجنّب : جیسے تَأَثَّمَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔
۴ تحوّل : جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہوگیا۔
۵ تدریج : جیسے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ کرکے پیا۔
۶ تعمّل : جیسے تَخَتَّمَ اس نے انگوٹھی پہنی۔
۷ تکلف : جیسے تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔
۸ مطاوعت فَعَّلَ : جیسے عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ میں نے اسے سکھایا۔
۹ صیرورت : جیسے تَمَوَّلَ وہ مالدار ہوگیا۔

باب تفاعُل

(ماضی کی ابتداء میں تا زائد ہو اور فا کلمہ سے پہلے ہو اور فا کلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے)۔

۱ ابتداء : جیسے تَبَارَکَ اللّٰہُ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد برک۔ اونٹ کا بیٹھنا۔
۲ تخئیل : جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔
۳ مطاوعت فَاعَلَ : جیسے بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اسے دُور کیا۔ وہ دُور ہوگیا۔
۴ تشارک : جیسے تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔

باب افتعال

(امر حاضر۔ ماضی میں ہمزہ وصلی ہو اور فا کلمہ کے بعد تائے زائدہ ہو)۔

١ اتخاذ: جیسے اِحْتَجَرَ الْفَارُ چوہے نے بل بنایا۔

٢ تخییر: جیسے اِکْتَالَ الشَّعِیْرُ اس نے اپنے لئے جو ناپے۔

٣ تصرف: جیسے اِکْتَسَبَ الْفَضْلَ اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

۴ طلب: جیسے اِکْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلانے سے مشقت طلب کی۔

۵ مطاوعة فَعَّلَ جیسے اِجْتَذَبَ بمعنی جَذَبَ کھینچا اس نے۔

٦ مطاوعة تفاعل: جیسے اِخْتَصَمَ بمعنی تَخَاصَمَ اس نے جھگڑا کیا۔

باب انفعال

(ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہو اور فا کلمہ سے نون زائد ہوتا ہے)۔

١ ابتداء: جیسے اِنْطَلَقَ وہ گیا (مجرد طَلَقَ دینا)

٢ مطاوعة فَعَّلَ: جیسے کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ میں نے اسے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا۔

٣ مطاوعة افعل: جیسے اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ اس نے دروازہ بند کیا پس بند ہو گیا۔

فائدہ: باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں اور ہمیشہ ایسے معانی کے لئے آتا ہے جن کا تعلق اعضائے ظاہری سے ہو۔

باب استفعال

(ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہو اور فا کلمہ سے پہلے سین تا زائد ہوں! کبھی تا کو خلاف قیاس حذف کر دیتے ہیں جیسے لَمْ تَسْطِعْ میں)

١ وجدان: جیسے اِسْتَکْرَمْتُهٗ میں نے اس کو کرم سے متصف پایا۔

٢ ابتداء: جیسے اِسْتَحَانَ زیر ناف کے بال کاٹے۔

۳ اتخاذ : جیسے اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا۔
۴ تحول : جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ مٹی پتھر بن گئی۔
۵ تکلف : جیسے اِسْتَجْرَءَ اس نے جرأت دکھلائی۔
۶ طلب : جیسے اِسْتَطْعَمْتُہٗ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔
۷ قصر : جیسے اِسْتَرْجَعَ اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔
۸ لیاقت: جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا قابلِ پیوند ہو۔
۹ مطاوعت افعل: جیسے اَقَمْتُہٗ فَاسْتَقَامَ میں نے اسے سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہوگیا۔
۱۰ حسبان : جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔
۱۱ موافقت مجرد: جیسے قَرَّ و اسْتَقَرَّ موافقت اَفْعَلَ جیسے اَجَابَ وَ اِسْتَجَابَ۔

باب افعلال

(ماضی اور امر حاضر میں ہمزۂ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد الف نہیں ہوتا ہے اور لام کلمہ تکرار سے متشدّد ہوتا ہے)۔

سوال : اس باب میں جب دو لام ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ رباعی ہے کیونکہ یہ رباعی کی علامت ہے نہ کہ ثلاثی کی۔

جواب : دو لام رباعی کی علامت تب ہے جبکہ اصلی ہوں یہاں اس باب میں دوسرا لام زائد ہے۔ اِحْمِرَارَ کا وزن اصل میں اِفْعِلَارَ تھا مگر بقاعدہ (تقسیم ثانوی زائدہ) اس کا وزن اِفْعِلَالَ نکالا گیا کہ را زائدہ جنس ماقبل سے ہے۔

مبالغہ : جیسے اِسْوَدَّ اللَّیْلُ رات بہت تاریک ہوگئی۔

فائدہ : اکثر یہ باب الوان وعیوب کے لئے آتا ہے جیسے اِحْمَرَّ اِبْیَضَّ اِحْوَلَّ اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

باب افعیلال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے مگر اس کا اور افعلال کا فرق یہ کہ اس میں عین کلمہ کے بعد الف ہوتا ہے اور افعلال میں بعد از عین نہیں ہوتا ہے۔

مُبالغہ: جیسے اِحْمَارَّ بہت سُرخ ہوا۔ یہ باب الوان وعیوب کے لئے خاص ہے اور اس میں افعلال سے مبالغہ بھی زیادہ ہے۔

باب افعیعال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے عین کلمہ تکرار سے ہوتا ہے بعد از عین کلمہ واو ہوتا ہے۔

مُبالغہ: جیسے: اِحْدَوْدَبَ بہت کبڑا ہوگیا۔

موافقت مجرد: جیسے: اِحْلَوْلَی التَّمر بمعنی حَلَا

باب افعوّال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے بعد از عین کلمہ واؤ مُشدّد ہوتی ہے۔

مُبالغہ: جیسے اجْلَوَّذَ وہ بہت تیز دوڑا۔

باب فعللة

اس باب کی مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے کبھی کبھی قلیل طور پر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ اور کبھی فَعْلَلَی کے وزن پہ آتا ہے جیسے قَہْقَرٰی

باب تفعلل

ماضی میں تائے زائدہ مطروہ ہوتی ہے اور دونوں لام اصلی ہوتے ہیں۔

مطاوعت: جیسے دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ میں نے اسے لڑھکادیا وہ لڑھک گیا۔

باب افعنلال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے بعد از عین کلمہ ساری گردان میں نون زائد ہوتا ہے

باب اِفعلّال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی اور ثانی حرف زائد جنس لام کلمہ سے ہوتا ہے جیسے اِقْشَعْرَرَ میں را ثانی زائد ہے

بحر الجواهر

فی

کشف المصادر

ناشر
مدرسة العلوم الشرعیۃ کوشک
بکس ۱۴ شہر خضدار بلوچستان ۳۳۱۷

مصادر بابِ اوّل از ثلاثی مجرّد "فَعَلَ یَفْعِلُ"

اَلثَّلْبُ	ملامت کرنا
اَلْجَدْبُ	کسی پر عیب لگانا
اَلْجَذْبُ	کھینچنا
اَلْجَلْبُ	
اَلْجُلُوْبُ	ہانک کرلے جانا
اَلْحَصْبُ	کنکری سے مارنا
اَلْحَضْبُ	آگ میں لکڑی ڈالنا
اَلْحَطْبُ	لکڑی چننا
اَلْخَرْبُ	ہلاک کرنا
اَلْخَشْبُ	خلط ملط کرنا
اَلْخَضْبُ	رنگنا
اَلْخُضُوْبُ	درخت کا سرسبز ہونا
اَلشَّذْبُ	چھال چھیلنا
اَلصَّرْبُ	پیشاب یا دودھ کو روکنا
اَلصَّلْبُ	سولی دینا
اَلضَّرْبُ	
وَالْمِضْرَابُ	مارنا
وَالتِّضْرَابُ	
اَلضِّرَابُ	کُشتی کرنا
اَلضَّرَبَاتُ	زخم تلاش کرنا
اَلْعَصْبُ	لپیٹنا

اَلْعَضْبُ	قطع کرنا
اَلْغَصْبُ	زبردستی لے لینا
اَلْغَلْبُ	
وَالْغَلَبُ	
وَالْغَلَبَةُ	غالب ہونا
وَالْغُلُبَةُ	پانی کے بہاؤ کا آواز
وَالْغُلَبِیُّ	
اَلْقَسِیْبُ	پانی کا بہاؤ آواز کے ساتھ
اَلْقَشْبُ	زہر پلانا
اَلْفَصْبُ	ٹکڑے کرنا
اَلْقَضْبُ	کاٹنا
اَلْقَطْبُ	
وَالْقُطُوْبُ	ترش روئی کرنا
اَلْقَلْبُ	پلٹ دینا، دل پہ مارنا
اَلْکَذِبُ	
اَلْکِذْبُ	
اَلْکَاذِبَةُ	
اَلْمَکْذُوْبُ	جھوٹ بولنا
اَلْکِذَّابُ	
اَلْمَکْذُوْبَةُ	
اَلْکَسْبُ	حاصل کرنا

اَلنَّحِیْبُ	رونے میں آواز بلند کرنا
اَلنُّحَابُ	ہرن کا آواز کرنا
اَللَّسْبُ	سانپ کا ڈسنا
اَلنَّذْرُ	
وَالنُّذُوْرُ	نذر ماننا
اَلنَّسَبُ	
وَالنِّسْبَةُ	نسبت بیان کرنا
اَلنَّعْبُ	
اَلنَّعِیْبُ	
اَلنُّعْبَانُ	کوّے کا کاؤں کاؤں کرنا
اَلنَّعَبَانُ	
اَلتَّنْعَابُ	
اَلنُّعَابُ	
اَلْهَفْتُ	خفت کی وجہ سے
اَلْهَفَاتُ	اڑنا
اَلنَّتْحُ	
وَالنُّتُوْحُ	پسینہ نکلنا
اَلْحُتُوْدُ	اقامت کرنا
اَلْحَرْدُ	ارادہ کرنا
اَلْحِقْدُ	
وَالْحَقْدُ	کینہ رکھنا

مصادر باب دوم از ثلاثی مجرد "فَعَلَ یَفْعُلُ"

اَلْحِرْزُ — حفاظت کرنا
اَلْحَزْبُ — سخت ہونا
اَلْحُسْبُ، اَلْحُسْبَانُ، اَلْحِسَابَۃُ، اَلْحِسَابُ، اَلْحِسْبَۃُ — شمار کرنا
اَلْحُظُوْبُ — موٹا ہونا
اَلْحَلْبُ، وَالْحَلَابُ — دوہنا

اَلرُّقُوْبُ، وَالرُّقُوْبُ، وَالرَّقَابَۃُ، وَالرِّقْبَانُ، وَالرِّقْبَۃُ، وَالرَّقْبَۃُ — نگہبانی کرنا
اَلسُّکُوْبُ — پانی بہنا
اَلسَّکْبُ، وَالتِّسْکَابُ — پانی بہانا
اَلْعَقْبُ — ایڑی مارنا
اَلْعُکُوْبُ — اونٹوں کا بھیڑ کرنا

اَلْقَحْبُ، اَلْقُحَابُ — کھانسنا
اَلْقَرْبُ — تلوار کو میان میں داخل کرنا
اَلْکَتْبُ، اَلْکِتَابُ، اَلْکِتْبَۃُ، اَلْکِتَابَۃُ — لکھنا
اَلْکَرْبُ — تنگ کرنا
اَلْکَلْبُ — گھوڑے کو مہمیز مارنا
اَلْلَتْبُ، وَاللُّتُوْبُ — چپکنا

مصادر باب سوم از ثلاثی مجرد "فَعِلَ یَفْعَلُ"

اَلتَّرَبُ، وَالْمَتْرَبُ — محتاج ہونا
اَلتَّعَبُ — مشقّت میں پڑنا
اَلتَّغَبُ — ہلاک ہونا
اَلْجَرَبُ — خارش والا ہونا
اَلْجُشْبُ — موٹا ہونا
اَلْجَشْرُ — کھانسنا
اَلْجَنَبُ — مائل ہونا

اَلْجَنَابَۃُ — ناپاک ہونا
اَلْحَدَبُ — مہربان ہو
اَلْحَرَبُ — سخت غضبناک ہونا
اَلْحَصَبُ — کھسرا کی بیماری میں مبتلا ہونا۔
اَلْخِصْبُ — سرسبز ہونا
اَلْخَنَبُ — کمزور ہونا
اَلْخَنَثُ — ہجڑا ہونا

اَلذَّرَبُ، وَالذَّرَابَۃُ، وَالذُّرُوْبَۃُ — تلوار تیز کرنا
اَلذَّهَبُ — سونے کی کان میں بہت سا سونا پاکر حیران ہونا۔
اَلرَّحَبُ — تعظیم کرنا
اَلرَّغَبُ، وَالرَّغْبَۃُ — خواری وذلت سے مانگنا

مصادر باب چہارم از ثلاثی مجرد "فَعَلَ یَفْعُلُ"

اَلتَّعَبُ	مشقت میں پڑنا	اَلسُّحْتُ	حرام مال کمانا	اَلْجَدْحُ	گھولنا
اَلتَّغَبُ	ہلاک ہونا	اَلصَّفْحُ	روگردانی کرنا	اَلْجَرْحُ	زخمی کرنا
اَلْجَفْسُ وَالْجَفَاسَةُ	بدہضمی ہونا	اَلنَّحْبُ وَالنَّحِيبُ	رونے میں آواز بلند کرنا	اَلْجَزْحُ	حصہ دینا
				اَلْجَلْحُ	اوپر کے حصہ کو چر جانا
اَلذَّهَبُ وَالذُّهُوبُ	جانا	اَلنَّحِيتُ	پیچش ہونا	اَلْجَمْحُ وَالْجُمُوحُ	سرکشی کرنا
		اَلْبَحْثُ	کھودنا		
اَلرَّعْبُ وَالرُّعْبُ	خوف کرنا	اَلدَّغْتُ	گلا گھونٹ کر مار ڈالنا	اَلرَّدْحُ	ثابت قدم رہنا
		اَلدَّغْشُ	تاریکی میں داخل ہونا	اَلرُّزُوحُ وَالرَّزَاحُ	لاغری کی وجہ سے گرجانا
اَلزَّعْبُ	برتن کو بھرنا	اَلرَّغْثُ	ماں کا دودھ پینا		
اَلزَّعْنُ	بیقرار ہونا	اَلرَّغْسُ	بہت دینا	اَلرَّزْخُ	نیزہ چبھونا
اَلسَّحْبُ	زمین پر گھسیٹنا	اَلرَّغْفُ	گندھے ہوئے آٹے کا	اَلرَّشْحُ	برتن کا ٹپکنا

مصادر باب پنجم از ثلاثی مجرد "فَعِلَ یَفْعِلُ"

اَلْحُسْبَانُ وَالْمَحْسِبَةُ	گمان کرنا	اَلنِّعْمَةُ	خوشحال ہونا	اَلْهَبْصُ	جلد باز ہونا
		اَلنُّعُومَةُ	نرم و نازک ہونا		

مصادر باب ششم از ثلاثی مجرد فَعُلَ یَفْعُلُ

اَلْجُدُوبَةُ	قحط ہونا	اَلشَّقَاحَةُ	قبیح ہونا	اَلشَّعَارَةُ	شاعر ہونا
اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلصَّبَاحَةُ	چہرے کا روشن ہونا	اَلطَّهَارَةُ	پاک ہونا
اَلْخَطَابَةُ	واعظ ہونا	اَلصَّرَاحَةُ وَالصُّرُوحَةُ	خالص ہونا	اَلْعُسْرُ وَالْمَعْسُورُ	دشوار ہونا
اَلرُّطُوبَةُ	تر ہونا				
اَلرَّحَابَةُ وَالْمَرْحَبَةُ	جاکشادہ ہونا	اَلطَّلَاحَةُ	تھکنا	اَلْعُقْرُ وَالْعَقَارَةُ	بانجھ ہونا
		اَلْفَسَاحَةُ	وسیع ہونا		

مَصادر بابِ اوّل از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِتْرَابُ	مالدار ہونا	اَلْاِحْسَابُ	پسند کرنا	اَلْاِخْنَابُ	ہلاک ہونا
اَلْاِتْعَابُ	تھکان	اَلْاِحْطَابُ	لکڑی چننا	اَلْاِذْنَابُ	گناہ کرنا
اَلْاِنْغَابُ	ہلاک کرنا	اَلْاِحْقَابُ	پیچھے سوار کرنا	اَلْاِذْهَابُ	سونے کی قلعی کرنا
اَلْاِثْرَابُ	ملامت کرنا	اَلْاِخْرَابُ	ویراں کرنا	اَلْاِرْجَابُ	تعظیم کرنا
اَلْاِجْدَابُ	بارش نہ ہونے سے خشک ہونا	اَلْاِخْصَابُ	سرسبز ہونا	اَلْاِرْطَابُ	تر کرنا
اَلْاِجْرَابُ	اونٹوں میں خارش پھیلنا	اَلْاِخْطَابُ	نزدیک آنا	اَلْاِرْغَابُ	رغبت دلانا
اَلْاِحْدَابُ	کبڑا ہونا	اَلْاِخْلَابُ	کیچڑ والا ہونا	اَلْاِرْکَابُ	سواری دینا

مَصادر بابِ دُوم از ثُلاثی مزید فیہ

تصریف اصل میں تصررفًا (بدورا) تھا کیونکہ مصدر میں فعل والے حروف کا ہونا واجب ہے پس دوسری را یا سے تبدیل کیا ان دو را میں سے ایک بالاتفاق زائد ہے۔ ابن مالکؒ اور ابن عصفورؒ کا مختار مذہب یہ ہے کہ پہلی زائد ہے کیونکہ ماضی میں ساکن ہے اور ساکن حرف پر حکم زیادتی کا بہتر ہے متحرک حرف سے۔ ابن حاجبؒ اور یونسؒ کا مختار مذہب ہے کہ دوسری را زائد ہے کیونکہ زیادتی کی احتیاج دوسری را کے تلفظ کے وقت پڑی۔ امام سیبویہؒ کے ہاں ان دو (را) میں سے ہر ایک میں زیادتی کا احتمال ہے۔ (تدریج الاوانی شرح الزنجانی بحوالہ انجاد الصرف)

اَلتَّتْرِيْبُ	خاک ڈالنا	اَلتَّسْرِيْبُ	گروہ گروہ بھیجنا	اَلتَّلْقِيْبُ	لقب دینا
اَلتَّرْتِيْبُ	مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا	اَلتَّسْلِيْبُ	ناتمام بچہ گرانا	اَلتَّنْجِيْبُ	نذر ماننا
اَلتَّثْقِيْبُ	روشن کرنا	اَلتَّشْرِيْبُ	پانی پلانا	اَلتَّنْصِيْبُ	رکھنا
اَلتَّجْرِيْبُ / اَلتَّجْرِبَةُ	آزمانا	اَلتَّضْرِيْبُ	بہت مارنا	اَلتَّنْقِيْبُ	خوب اچھی طرح کھود کرید کرنا
		اَلتَّطْرِيْبُ	گانا	اَلتَّنْكِيْبُ	الگ ہونا
اَلتَّجْلِيْبُ	چیخنا چلانا	اَلتَّطْنِيْبُ	خیمہ لگانا	اَلتَّهْذِيْبُ	جلدی کرنا
اَلتَّجْنِيْبُ	دور ہونا	اَلتَّعْجِيْبُ	تعجب میں ڈالنا	اَلتَّهْرِيْبُ	بھاگنا

مَصادر باب سوم از ثُلاثی مَزِید فیہ

اَلْمُجَاذَبَةُ وَالْجِذَابُ — کسی سے کشمکش کرنا
اَلْمُجَانَبَةُ — پہلو میں چلنا
اَلْمُحَادَبَةُ — لڑائی کرنا
اَلْمُحَاسَبَةُ — حسابات کی جانچ کرنا
اَلْمُخَاطَبَةُ — باہم گفتگو کرنا
اَلْمُلَاعَبَةُ — باہم کھیلنا
اَلْمُرَاقَبَةُ — نگہبانی کرنا
اَلْمُشَارَبَةُ — ساتھ پینا
اَلْمُشَاغَبَةُ — جھگڑا کرنا

وَالضِّرَابُ — تلوار مارنا
اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ — پیچھے آنا
اَلْمُغَاضَبَةُ — غضب پر برانگیختہ کرنا
اَلْمُغَالَبَةُ وَالْغِلَابُ — ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا
اَلْمُکَاتَبَةُ — خط وکتابت کرنا
اَلْمُنَاسَبَةُ — مشابہ ہونا
اَلْمُنَاقَبَةُ — مناقب پر فخر کرنا
اَلْمُحَادَثَةُ — گفتگو کرنا

وَالْعِلَاجُ
اَلْمُرَالَجَةُ — نفع دینا
اَلْمُرَاجَحَةُ — جھکنے میں غالب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا
اَلْمُسَافَحَةُ — بدکاری کرنا
اَلْمُصَالَحَةُ وَالصِّلَاحُ — صلح کرنا
اَلْمُقَارَحَةُ — روبرو ہونا
اَلْمُکَاشَحَةُ — دشمنی رکھنا
اَلْمُنَاصَحَةُ — ایکدوسرے کو نصیحت کرنا

مَصادر باب چہارم از ثُلاثی مَزِید فیہ

اَلتَّثَقُّبُ — سوراخ کرنا
اَلتَّسَرُّبُ — پانی سے بھر جانا
اَلتَّسَلُّبُ — ماتمی کپڑے پہننا
اَلتَّشَرُّبُ — جذب کرنا
اَلتَّشَعُّبُ — متفرق ہونا
اَلتَّطَرُّبُ — خوشی پر برانگیختہ کرنا
اَلتَّعَتُّبُ — ایکدوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا
اَلتَّعَجُّبُ — تعجب کرنا

اَلتَّغَضُّبُ — غضبناک ہونا
اَلتَّغَلُّبُ — غلبہ کرنا
اَلتَّقَلُّبُ — پلٹنا
اَلتَّکَذُّبُ — بتکلف جھوٹ بولنا
اَلتَّزَلُّجُ — پھسلنا
اَلتَّلَقُّبُ — لقب پانا
اَلتَّلَهُّبُ — آگ بھڑکنا
اَلتَّنَسُّبُ — ہم نسب ہونے کا دعوی کرنا

اَلتَّقَمُّتُ — ناپسند ہونا
اَلتَّحَدُّثُ — گفتگو کرنا
اَلتَّحَنُّثُ — گناہوں سے نفرت کرنا
اَلتَّرَبُّثُ — دیر کرنا
اَلتَّرَعُّثُ — عورت کا بالی پہننا
اَلتَّشَبُّثُ — چمٹنا
اَلتَّبَرُّجُ — اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا

مصادر باب پنجم از ثلاثی مزید فیہ

اَلتَّجَانُبُ دور ہونا
اَلتَّحَاصُبُ ایکدوسرے پر کنکری پھینکنا
اَلتَّحَارُبُ جنگ کی آگ بھڑکنا
اَلتَّرَاكُبُ تہ بتہہ کرنا
اَلتَّضَارُبُ ایک دوسرے کو مارنا
اَلتَّشَاجُبُ خلط ملط ہونا
اَلتَّعَاتُبُ ایکدوسرے پر ناراضگی کا اظہار کرنا
اَلتَّعَاقُبُ ایکدوسرے کے پیچھے ہونا
اَلتَّقَارُبُ ایک دوسرے کے قریب ہونا
اَلتَّكَاذُبُ ایکدوسرے کو جھوٹا کہنا
اَلتَّنَاسُبُ باہم مشابہ ہونا
اَلتَّخَافُتُ پوشیدہ رکھنا
اَلتَّهَافُتُ لگاتار گرنا
اَلتَّحَادُثُ باہم گفتگو کرنا

اَلتَّخَارُجُ آپس میں تقسیم کرنا
اَلتَّعَارُجُ بتکلف لنگڑا بننا
اَلتَّمَازُجُ باہم ایکدوسرے کو ملانا
اَلتَّسَامُحُ نرمی برتنا
اَلتَّسَافُحُ بدکاری کرنا
اَلتَّفَاصُحُ بتکلف فصیح ہونا
اَلتَّمَادُحُ ایکدوسرے کی تعریف کرنا
اَلتَّنَاجُحُ پے بہ پے درست ہونا
اَلتَّنَاصُحُ ایکدوسرے کو نصیحت کرنا
اَلتَّنَاسُخُ ایکدوسرے کو محو کرنا
اَلتَّبَاعُدُ ایکدوسرے سے دور ہونا
اَلتَّجَاهُدُ کوشش کرنا
اَلتَّحَاسُدُ ایک دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرنا
اَلتَّرَافُدُ باہم مدد کرنا

اَلتَّسَانُدُ اعتماد کرنا
اَلتَّعَاقُدُ ایکدوسرے کیساتھ معاہدہ کرنا
اَلتَّعَاهُدُ حلیف بننا
اَلتَّفَاقُدُ بعض کا بعض کو کھونا
اَلتَّمَاجُدُ باہم فخر کرنا
اَلتَّنَاشُدُ ایکدوسرے کے سامنے شعر پڑھنا
اَلتَّبَادُرُ جلدی کرنا
اَلتَّبَاشُرُ ایکدوسرے کو خوشخبری دینا
اَلتَّجَاسُرُ فخر کرنا
اَلتَّحَادُرُ اترنا
اَلتَّخَافُرُ اپنے آپ کو ذلیل کرنا
اَلتَّخَازُرُ نگاہ تیز کرنے کے لئے پلکوں کو سمیٹنا
اَلتَّخَاصُرُ اپنی کمر پہ ہاتھ رکھنا
اَلتَّدَابُرُ باہم دشمنی کرنا

مصادر باب ششم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِجْتِهَادُ کوشش کرنا
اَلْاِجْتِبَاذُ کھینچنا
اَلْاِجْتِهَارُ تعداد میں بہت سمجھنا
اَلْاِجْتِبَارُ فقر کے بعد مستغنی ہونا
اَلْاِثِّمَادُ تھوڑے پانی کی طرف جانا

اَلْاِدِّرَاسُ پڑھنا
اَلْاِدِّرَاكُ ملنا
اَلْاِدِّخَالُ داخل ہونا
اَلْاِدِّغَامُ ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا

اَلْاِسْتِبَارُ تجربہ کرنا
اَلْاِسْتِحَارُ صبح کے وقت نکلنا
اَلْاِسْتِتَارُ چھپنا
اَلْاِسْتِعَادُ بھڑکنا
اَلْاِسْتِلَامُ چھونا

اَلْاِجْتِرَافُ	کل یا اکثر حصّہ کو لے جانا
اَلْاِجْتِذَالُ	خوش ہونا
اَلْاِجْتِرَامُ	گناہ کرنا
اَلْاِجْتِدَاثُ	قبر بنانا
اَلْاِجْتِرَاحُ	کمانا
اَلْاِدِّلَاجُ	پوری رات چلنا
اَلْاِدِّمَاجُ	مضبوط گرہ جانا
اَلْاِضْطِرَابُ	متحرک ہونا
اَلْاِضْطِمَارُ	مل جانا
اَلْاِضْطِبَاعُ	بازو ظاہر کرنا
اَلْاِضْطِبَانُ	بغل اور پہلو کے درمیان اٹھانا
اَلْاِطِّلَابُ	تکلف کے ساتھ ڈھونڈنا
اَلْاِطِّفَاحُ	جھاگ نکالنا
اَلْاِطِّبَاخُ	اپنے لئے پکانا

اَلْاِدِّخَارُ	وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا
اَلْاِدِّكَارُ	یاد کرنا
اَلْاِزْدِهَارُ	روشن ہونا
اَلْاِزْدِعَابُ	کاٹ لینا
اَلْاِزْدِجَارُ	منع کرنا
اَلْاِزْدِلَافُ	قریب ہونا
اَلْاِزْدِرَاعُ	بونا
اَلْاِطِّلَاعُ	جاننا
اَلْاِطِّعَامُ	مزیدار ہونا
اَلْاِظِّفَارُ	کامیاب ہونا
اَلْاِظِّلَامُ	ظلم برداشت کرنا
اَلْاِجْتِذَابُ	کھینچنا
اَلْاِعْتِذَالُ	اپنے آپ کو ملامت کرنا
اَلْاِحْتِطَابُ	لکڑی چننا
اَلْاِخْتِطَابُ	منگنی کرنا

اَلْاِشْتِهَارُ	مشہور ہونا
اَلْاِشْتِمَالُ	جلدی کرنا
اَلْاِشْتِغَالُ	مشغول ہونا
اَلْاِصْطِحَابُ	حفاظت کرنا
اَلْاِصْطِرَابُ	دودھ کو جمع کرنا
اَلْاِصْطِلَابُ	ہڈیوں سے گودا نکالنا
اَلْاِصْطِلَاحُ	رضامند ہونا
اَلْاِعْتِصَامُ	ہاتھ سے پکڑنا
اَلْاِنْتِسَابُ	نسب ظاہر کرنا
اَلْاِبْتِدَاعُ	ایجاد کرنا
اَلْاِنْتِشَارُ	پھیلنا
اَلْاِنْتِظَارُ	انتظار کرنا
اَلْاِعْتِذَارُ	عذر بیان کرنا
اَلْاِحْتِرَازُ	بچنا
اَلْاِقْتِصَارُ	درمیانہ روی کرنا

مصادر باب ہفتم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِنْثِعَابُ	پانی کا بہنا ناک سے
اَلْاِنْجِذَابُ	کھینچ جانا
اَلْاِنْزِدَابُ	تاڑ میں رہنا
اَلْاِنْزِقَابُ	سوراخ میں آنا
اَلْاِنْسِحَابُ	گھسٹنا
اَلْاِنْسِرَابُ	سوراخ میں داخل ہونا
اَلْاِنْسِكَابُ	پانی بہنا

اَلْاِنْصِلَاتُ	آگے نکل جانا
اَلْاِنْبِعَاثُ	بھیجا جانا
اَلْاِنْدِلَاثُ	خود سر ہونا
اَلْاِنْفِرَاثُ	
اَلْاِنْبِعَاجُ	برس کر کھل جانا
اَلْاِنْبِلَاجُ	صبح کو
اَلْاِنْدِرَاجُ	ختم ہوجانا

اَلْاِنْشِرَاحُ	کشادہ ہونا
اَلْاِنْعِقَادُ	گرہ لگنا
اَلْاِنْجِرَادُ	ننگا ہونا
اَلْاِنْعِمَادُ	ستون کے بل کھڑا ہونا
اَلْاِنْقِصَادُ	ٹوٹنا
اَلْاِنْفِرَادُ	تنہا ہونا
اَلْاِنْتِبَارُ	

اَلْاِنْشِمَارُ تیز چلنا	اَلْاِنْفِجَارُ بکثرت آجانا	اَلْاِنْفِشَارُ چھل جانا
اَلْاِنْصِهَارُ پگھلنا	اَلْاِنْفِطَارُ پھٹنا	اَلْاِنْکِدَادُ تیز دوڑنا
اَلْاِنْعِقَارُ کونچیں کٹ جانا	اَلْاِنْکِسَارُ ٹوٹنا	

مصادر بابِ ہشتم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِسْتِعْجَابُ تعجب کرنا	اَلْاِسْتِفْتَاحُ کھولنا	اَلْاِسْتِنْجَادُ دلیر ہونا
اَلْاِسْتِحْقَابُ ذخیرہ کرنا	اَلْاِسْتِقْبَاحُ برا سمجھنا	اَلْاِسْتِنْشَادُ شعر پڑھنے کو کہنا
اَلْاِسْتِحْلَابُ دودھ نکالنا	اَلْاِسْتِفْلَاحُ کامیاب ہونا	اَلْاِسْتِنْفَادُ نیست و نابود کرنا
اَلْاِسْتِحْلَابُ خارش لگانا	اَلْاِسْتِمْلَاحُ ملیح سمجھنا	اَلْاِسْتِحْصَادُ جتھا بنا
اَلْاِسْتِرْهَابُ خوف دلانا	اَلْاِسْتِمْنَاحُ طلب بخشش کرنا	اَلْاِسْتِحْمَادُ تعریف چھنا
اَلْاِسْتِصْعَابُ مشکل ہونا	اَلْاِسْتِنْبَاحُ بھونکانا	اَلْاِسْتِرْشَادُ راہ راست پانا
اَلْاِسْتِضْرَابُ سفید اور گاڑھا ہونا	اَلْاِسْتِخْرَاطُ پھوٹ پھوٹ کر رونا	اَلْاِسْتِطْرَادُ فریب دینے کے لئے شکست کو ظاہر کرنا
اَلْاِسْتِطْرَابُ بہت خوش ہونا	اَلْاِسْتِفْرَاخُ کبوتر کو بچے نکالنے کے لئے لینا	
اَلْاِسْتِعْتَابُ رضا مند کرنا		اَلْاِسْتِحْجَارُ پتھر کی مانند ہونا
اَلْاِسْتِعْذَابُ میٹھا و خوشگوار پانا	اَلْاِسْتِنْهَاجُ رائے کا قوی ہونا	اَلْاِسْتِحْرَازُ محفوظ جگہ میں آجانا
اَلْاِسْتِغْرَابُ نادر پانا	اَلْاِسْتِجْرَاحُ فاسد ہونا	اَلْاِسْتِحْسَانُ اچھا جاننا
اَلْاِسْتِنْصَاتُ خاموش کھڑا ہونا	اَلْاِسْتِبْعَادُ دور ہونا	اَلْاِسْتِخْبَارُ خبر دریافت کرنا
اَلْاِسْتِخْرَاجُ استنباط کرنا	اَلْاِسْتِغْضَاءُ پھل چننا	اَلْاِسْتِضْعَافُ ضعیف سمجھنا
اَلْاِسْتِدْرَاجُ قریب کرنا	اَلْاِسْتِفْرَادُ تنہا کام کرنا	اَلْاِسْتِعْقَابُ عیوب و نقائص کو طلب کرنا
اَلْاِسْتِعْلَاجُ کھال کا موٹا ہونا	اَلْاِسْتِفْسَادُ تباہی چاہنا	
اَلْاِسْتِصْبَاحُ چراغ جلانا	اَلْاِسْتِمْجَادُ بزرگی طلب کرنا	اَلْاِسْتِغْلَابُ غالب ہونا

مصادر بابِ نہم از ثُلاثی مزید فیہ

اَلْاِخْسِبَابُ سیاہ سفید سرخ ہونا	اَلْاِشْهِبَابُ سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا	اَلْاِدْفِتَاتُ جھرا ہونا

اَلْاِكْمِتَاتُ گھوڑے کا کمیت ہونا
اَلْاِخْرِجَاجُ سیاہ وسفید رنگ والا ہونا
اَلْاِمْلِحَاحُ مینڈھے کا سیاہ و سفید ہونا
اَلْاِرْبِدَادُ / اَلْاِرْمِدَادُ خاکستری رنگ والا ہونا
اِلْاِبْلِقَاقُ سیاہ وسفید داغوں والا ہونا
اَلْاِزْرِقَاقُ بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا

اَلْاِخْضِرَارُ سبز ہونا
اَلْاِصْفِرَارُ پیلا ہونا
اَلْاِغْبِرَارُ گردآلود ہونا
اَلْاِخْلِسَاسُ سیاہی مائل سرخی ہونا
اَلْاِرْبِسَاسُ ملک میں جانا
اَلْاِرْبِشَاشُ گھوڑے کا رنگین ہونا
اَلْاِرْفِضَاضُ آنسو بہنا
اَلْاِرْقِطَاطُ سیاہ یا سفید داغوں والا ہونا
اَلْاِلْمِظَاظُ نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا

اَلْاِرْمِقَاقُ کمزور ہونا
اَلْاِرْمِكَاكُ سخت سرخ ہونا
اَلْاِخْضِلَالُ تر ہونا
اَلْاِمْذِلَالُ سست ہونا
اَلْاِذْلِمَامُ گدھے کا سیاہ ہونا
اَلْاِدْهِمَامُ گھوڑے کا سیاہ ہونا
اَلْاِرْثِمَامُ ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا۔
اَلْاِزْلِمَامُ جلدی کوچ کرنا

مصادر بابِ دہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِشْهِيبَابُ سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا
اَلْاِسْخِينَانُ زخم کے ورم کا ہلکا ہونا
اَلْاِكْمِيتَاتُ گھوڑے کا کمیت ہونا
اَلْاِبْلِيجَاجُ ظاہر ہونا
اَلْاِلْهِيجَاجُ گڈمڈ ہونا
اَلْاِخْرِيجَاجُ سیاہ وسفید رنگ والا ہونا
اَلْاِرْعِيدَادُ ہلا جلا ہونا
اَلْاِبْهِيرَادُ رات کا دراز ہونا

اَلْاِحْمِيرَارُ بتدریج بہت سرخ ہونا
اَلْاِخْضِيرَارُ سبز ہونا
اَلْاِشْمِيرَارُ گندم گوں ہونا
اَلْاِصْحِيرَارُ سرخی مائل مٹیلے رنگ والا ہونا
اَلْاِصْفِيرَارُ زرد رنگ ہونا
اَلْاِغْفِيرَارُ روئیں دراز ہونا
اَلْاِرْمِيزَازُ متحرک ہونا
اَلْاِمْلِيسَاسُ چکنا ہونا
اَلْاِقْطِيرَادُ خشک ہونے لگنا
اَلْاِرْقِيطَاطُ سیاہ یا سفید داغ والا ہونا

اَلْاِرْمِيقَاقُ کمزور ہونا
اَلْاِزْبِيقَاقُ بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
اَلْاِخْضِيلَالُ تر ہونا
اَلْاِدْهِيمَامُ گھوڑے کا سیاہ ہونا
اَلْاِزْبِيمَامُ غضبناک ہونا
اَلْاِشْعِيـنَانُ چکٹ جانا اور غبار آلود ہونا۔

مصادر باب یازدہم از ثلاثی مزید فیہ

- اَلْاِجْلِوَّاذُ تیز جانا
- اَلْاِخْرِوَّاطُ
- اَلْاِعْلِوَّاطُ

مصادر باب دوازدہم از ثلاثی مزید فیہ

- اَلْاِحْدِیْدَابُ کبڑا ہونا
- اَلْاِخْشِیْشَابُ سخت ہونا
- اَلْاِعْذِیْذَابُ خوشگوار ہونا
- اَلْاِعْشِیْشَابُ زمین کا سرسبز ہونا
- اَلْاِعْصِیْصَابُ سخت ہونا
- اَلْاِغْلِیْلَابُ گھنا ہونا
- اَلْاِخْضِیْضَارُ سبز ہونا
- اَلْاِحْبِیْمَاضُ کھٹا ہونا
- اَلْاِحْرِیْرَافُ ایک جانب جھکنا
- اَلْاِحْقِیْقَافُ ٹیڑھا ہونا
- اَلْاِخْرِیْرَاقُ پھٹنا
- اَلْاِخْلِیْلَاقُ بوسیدہ ہونا
- اَلْاِعْرِیْرَاقُ ڈبڈبا آنا
- اَلْاِحْلِیْلَاكُ سخت سیاہ ہونا
- اَلْاِخْضِیْضَالُ تر ہونا
- اَلْاِخْشِیْشَانُ غضبناک ہونا
- اَلْاِقْدِیْدَانُ پورا لمبا ہونا
- اَلْاِخْضِیْضَابُ سرسبز ہونا
- اَلْاِعْرِیْرَافُ آمادہ ہونا

مصادر بابِ اوّل رباعی مجرّد

- اَلزَّفْعَلَةُ تیز دوڑنا
- اَلْحَسْبَلَةُ حسبی اللہ کہنا
- اَلْقَحْزَمَةُ لوٹانا
- اَلْقَحْزَلَةُ ڈالنا
- اَلْقَحْزَنَةُ پچھاڑنا
- اَلْحَدْقَلَةُ دیکھنے میں آنکھ پھرانا
- اَلشَّمْخَرَةُ تکبر کرنا
- اَلضَّرْغَمَةُ شیر جیسا کام کرنا
- اَلزَّعْبَعَةُ پریشان ہونا
- اَلسَّرْطَعَةُ گھبراہٹ کی وجہ سے تیز دوڑنا
- اَلسَّغْبَلَةُ بچے کی اچھی طرح پرورش کرنا
- اَلْقَرْصَعَةُ سکڑنا
- اَلْمَرْهَمَةُ زخم پر مرہم کرنا
- اَلْبَعْثَرَةُ بکھیرنا
- اَلدَّهْلَبَةُ بڑے بڑے لقمے کھانا
- اَلْحَظْرَبَةُ مضبوط بٹنا
- اَلْحَذْرَفَةُ جلدی چلنا
- اَلْحَرْجَلَةُ لمبا ہونا
- اَلْفَرْنَطَةُ آہستہ سے گرنا
- اَلصَّهْرَجَةُ لیپنا
- اَلْجَمْقَلَةُ کماں پر تانت چڑھانا
- اَلدَّلْمَزَةُ بڑا لقمہ لینا
- اَلدَّهْمَسَةُ سرگوشی کرنا
- اَلزَّرْدَبَةُ گلا گھونٹنا

مصادر باب اوّل از رباعی مزید فیہ

اَلتَّدَعْلُبُ		اَلتَّجَرْمُزُ	لوٹنا	اَلتَّحَذْلُمُ	جلدی کرنا
اَلتَّعَرْقُبُ	حیلہ کرنا	اَلتَّغَطْرُفُ	بزرگی ظاہر کرنا	اَلتَّدَهْقُنُ	چودہری بننا
اَلتَّدَحْرُجُ	لڑھکنا	اَلتَّحَذْلُقُ	خود کو ماہر ظاہر کرنا	اَلتَّقَرْفُصُ	کپڑوں میں لپیٹنا
اَلتَّبَخْتُرُ	متکبرانہ چال چلنا	اَلتَّزَنْدُقُ	بے دین ہونا	اَلتَّعَثْكُلُ	کھجور کے بہت شاخ ہونا
اَلتَّبَعْثُرُ	الٹا پلٹا جانا	اَلتَّدَمْلُكُ	چکنا ہونا	اَلتَّفَرْقُعُ	انگلیوں کا چٹخنا
اَلتَّزَعْفُرُ	زعفران سے رنگا ہوا ہونا۔	اَلتَّصَعْلُكُ	فقیر ہونا	اَلتَّقَرْمُصُ	گڑھے میں چھپنا
اَلتَّعَصْفُرُ	زرد رنگ سے رنگا ہوا ہونا	اَلتَّبَرْنُسُ	برنس پہننا	اَلتَّقَلْفُعُ	چھل جانا
اَلتَّغَشْمُرُ	مقہور کرنا	اَلتَّدَرْبُسُ	آگے بڑھنا	اَلتَّقَرْفُنُ	نافرمانی کرنا
		اَلتَّسَرْبُلُ	کرتہ پہننا		
		اَلتَّجَرْثُمُ	اوپر سے نیچے گرنا		

مصادر باب دوّم از رباعی مزید فیہ

اَلْاِدْرِنْمَاجُ	الدّخول فی الشّیٔ	اَلْاِخْرِنْمَاسُ	خاموش ہونا	اَلْاِبْرِنْشَاقُ	خوش ہونا
اَلْاِبْلِنْدَاحُ		اَلْاِعْرِنْقَاسُ		اَلْاِخْرِنْبَاقُ	الاطراق مع السکوت
اَلْاِسْلِنْطَاحُ	وسیع ہونا	اَلْاِعْلِنْكَاسُ	سیاہ ہونا	اَلْاِدْرِنْفَاقُ	تیز چلنا
اَلْاِحْبِنْجَارُ		اَلْاِبْرِنْدَاءُ	لامر الاستعداد	اَلْاِخْرِنْجَامُ	جمع ہونا
اَلْاِسْحِنْفَارُ		اَلْاِفْرِنْقَاطُ	سمٹنا	اَلْاِخْرِنْشَامُ	تکبّر کرنا
اَلْاِصْعِنْفَارُ		اَلْاِهْبِنْفَاءُ	پاؤں کے انگلیوں پر بیٹھنا	اَلْاِخْرِنْطَامُ	سر اور ناک بلند کرنا
اَلْاِحْرِنْمَارُ					
اَلْاِفْعِنْفَازُ	الاستیفاز	اَلْاِهْرِنْمَاءُ	جلدی کرنا	اَلْاِعْرِنْزَامُ	

مصادر باب سوم از رباعی مزید فیہ

اَلْاِجْلِعْبَابُ بستر پر دراز ہونا
اَلْاِزْلِعْبَابُ گھرا گھرنا
اَلْاِدْلِعْبَابُ
اَلْاِزْلِعْبَابُ
اَلْاِسْلِحْبَابُ راستہ کا سیدھا واضح دراز ہونا
اَلْاِجْرِهْدَادُ تیز چلنا
اَلْاِسْمِغْدَادُ غصہ سے بھر جانا
اَلْاِسْلِحْدَادُ پاؤں پر کھڑا ہونا
اَلْاِصْمِقْرَارُ بہت کھٹا ہونا
اَلْاِبْذِعْرَارُ متفرق ہونا
اَلْاِبْشِعْرَارُ گھوڑوں کا دوڑ میں سبقت لے جانا
اَلْاِزْمِهْرَارُ سخت سردی والا ہونا
اَلْاِسْبِكْرَارُ دراز ہو کر لیٹنا
اَلْاِسْمِدْرَاكُ نگاہ کمزور ہونا
اَلْاِسْمِقْرَارُ بہت گرم ہونا
اَلْاِشْمِخْرَارُ طویل ہونا
اَلْاِكْفِهْرَارُ سخت تاریک ہونا
اَلْاِمْذِقْرَارُ
اَلْاِضْرِعْطَاطُ
اَلْاِتْمِهْلَالُ لمبا ہونا
اَلْاِسْبِغْلَالُ کپڑے کا پانی سے تر ہونا
اَلْاِشْمِعْلَالُ الاسراع مع المتفرق
اَلْاِضْمِحْلَالُ نیست و نابود ہونا
اَلْاِجْلِخْمَامُ الاجتماع
اَلْاِدْرِهْمَامُ بڑی عمر والا ہونا
اَلْاِدْلِهْمَامُ سخت تاریک ہونا
اَلْاِسْلِهْمَامُ رنگ بدل جانا
اَلْاِطْلِخْمَامُ غرور کرنا
اَلْاِطْرِهْمَامُ سیدھا قد کا ہونا
اَلْاِصْلِخْدَادُ سیدھا کھڑا ہونا

بسم الله الرحمن الرحيم

امتحان الطلبة في الصيغ المشكلة

علم صرف کا مقصود صیغہ کی پہچان ہے اور صیغہ کی صحت وزن کی صحت پر موقوف ہے اور وزن کی صحت حروف اصلیہ اور زوائد کی پہچان پر موقوف ہے اور حروفِ زوائد کی پہچان کے تین طریقے ہیں:

(۱) **اشتقاق** یعنی ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی فرع ہونا یہ طریقہ افعال اور اسمائے مشتقہ میں استعمال ہوگا جس کے لئے واحد مذکر غائب ماضی معلوم کے مجرّد صیغہ کو معیار قرار دیا گیا ہے

(۲) **عدم نظیر!** یعنی کسی حرف کو اصلی قرار دینے کی صورت میں کلمہ اوزانِ عرب سے خارج ہو جاتا ہو تو وہ حرف زائد ہوگا جیسے قَرَنْفُلٌ (فَعَنْلُلٌ۱۲) کا نون۔

(۳) **غلبہ!** یعنی حروفِ زوائد میں سے کوئی حرف ایسے موقع میں واقع ہو کہ وہ اس موقع میں اکثر زائد ہوتا ہے تو وہ زائد قرار دیا جائے گا۔ بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو جیسے حِمَارٌ (فِعَالٌ۱۲) کا الف۔

یہ دونوں طریقے اسمائے جوامد میں استعمال ہوتے ہیں لیکن عدم نظیر کا استعمال قلیل ہے اور غلبہ کا استعمال کثیر اور اسمائے جوامد میں حروف زوائد کے لئے مفرد کے صیغہ کو اور مفرد کے لئے تصغیر کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ: جو حروف بطورِ غلبہ کے زائد ہوتے ہیں اُن کا مجموعہ "سَءَلْتُمُوْنِيهَا" ہے ترتیب وار زائد ہونے کے مواقع درج ذیل ہیں:

(۱) **سین:** کی زیادتی باب استفعال کے ساتھ قیاسی ہے۔ البتہ جوامد میں تاء زائدہ سے قبل زائد آتی آئی ہے جیسے اِسْتَبْرَقٌ بروزن اِسْتَفْعَلٌ۔

(۲) **همزہ:** شروع کلمہ میں زائد ہوتا ہے جبکہ ہمزہ کے علاوہ صرف تین حرف اصلی ہوں جیسے اِصْبَعٌ اِفْعَلٌ لیکن اگر ہمزہ کے علاوہ دو یا چار یا پانچ حرف ہوں تو ہمزہ اصلی ہوگا جیسے اِبِلٌ (فِعِلٌ۱۲)، اِصْطَبْلٌ (فِعْلَلٌ۱۲)

اِبْرِيسَمٌ (فَعْلِيلَلٌ ۱۲)

(۳) **لام** : ابتدا اور درمیان میں زائد نہیں ہوتی البتہ بہت ہی کم چند الفاظ کے آخر میں ملی ہے۔
جیسے زَيْد سے زَيْدَلٌ بروزن فَعْلَلٌ۔

(۴) **تا** : مطوّلہ (ت) آخر کلمہ میں زائد ہوتی ہے جبکہ ما قبل واو۔ یا مدّہ زائدہ ہوں جیسے عَنْكَبُوتٌ (فَعْلَلُوتٌ ۱۲)
عِفْرِيتٌ (فِعْلِيتٌ ۱۲) بشرطیکہ اس کے سوا تین حرف اصلی موجود ہوں وگرنہ اصلی ہوگی جیسے هَرُوتٌ (فَعُولٌ ۱۲)، هَرِيتٌ (فَعِيلٌ ۱۲)
البتہ تا مدوّرہ (ة) ہمیشہ کلمہ کے آخر میں زائد ہوتی ہے جیسے جَنَّةٌ (فَعْلَةٌ ۱۲)، شَاةٌ

(۵) **میم** : شروع کلمہ میں اکثر زائد ہوتی ہے جیسے مَدْيَن (مَفْعَلٌ ۱۲)، مِنْخَرٌ (مِفْعَلٌ ۱۲) - البتہ کبھی کبھی درمیان کلمہ
اور آخر میں بھی زائد ہوتی ہے جیسے دُلَامِصٌ (فُعَامِلٌ ۱۲)، شَرْقَمٌ (فَعْلَمٌ ۱۲)۔

(۶) **واو** : جب ساکن ہو اور اس کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں تو واو زائد ہوگی خواہ مدّہ ہو
یا غیر مدّہ جیسے عَمُودٌ (فَعُولٌ ۱۲)، جَوْهَرٌ (فَوْعَلٌ ۱۲) البتہ کہیں کہیں واو متحرکہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے جَدْوَلٌ (فَعْوَلٌ ۱۲) اور
ابتداء کلمہ میں اصلی ہوگی جیسے وَرَنْتَلٌ بروزن فَعَنْلَلٌ۔

(۷) **نون** : درمیان میں جب تیسری جگہ پر ساکن واقع ہو یا آخر کلمہ میں مدّہ زائدہ کے بعد ہو تو زائد ہوگا
جیسے قَرَنْفُلٌ (فَعَنْلُلٌ ۱۲)، سُلْطَانٌ (فُعْلَانٌ ۱۲)، زَيْتُونٌ (فَعْلُونٌ ۱۲)، غِسْلِينٌ (فِعْلِينٌ ۱۲)، بشرطیکہ نون کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں
وگرنہ نون اصلی ہوگا جیسے دُخَانٌ (فُعَالٌ ۱۲)، لِسَانٌ (فِعَالٌ ۱۲) - البتہ کبھی کبھی نون ساکن دوسری جگہ پر بھی زائد ہوتا
ہے جیسے جِنْدَبٌ بروزن فِنْعَلٌ

(۸) **یا** : ساکنہ اکثر تین حرف اصلی کے ساتھ زائد ہوتی ہے خواہ مدّہ ہو جیسے دِيبَاجٌ (فِيعَالٌ ۱۲) یا غیر مدّہ
ہو جیسے دُيْسَمٌ (فُيْعَلٌ ۱۲) اور اگر یا کے علاوہ تین حرف اصلی نہیں تو اسوقت یا اصلی ہوگی جیسے دِيوَانٌ (فِعَالٌ ۱۲)
مَيْدَانٌ (فَعْلَانٌ ۱۲) - نیز یا متحرکہ شروع کلمہ میں زائد ہوتی ہے جیسے يَلْمَعٌ (يَفْعَلٌ ۱۲)، يَنْبُوعٌ (يَفْعُولٌ)۔ بشرطیکہ اس کے بعد
الف نہ ہو وگرنہ یا اصلی ہوگی جیسے يَاقُوتٌ، يَافُوخٌ بروزن فَاعُولٌ

البتہ غیر ثلاثی کے اول میں اصلی ہوگی جیسے يَسْتَعُورٌ بروزن فَعْلَلُولٌ

(۹) **ھا** : جوامد میں اس کی زیادتی نہیں پائی گئی - البتہ اسماء مشتقہ و افعال میں کبھی زائد ہوتی جیسے مُهَرِيقٌ يُهَرِيقُ

(۱۰) **الف** : ہمیشہ زائد ہوتا ہے خواہ درمیان کلمہ میں ہو جیسے كِتَابٌ (فِعَالٌ ۱۲) یا آخر میں ہو جیسے طُوبٰى (فُعْلٰى ۱۲)
بشرطیکہ الف کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں وگرنہ اصلی ہوگا جیسے دَارٌ (فَعْلٌ ۱۲)، عَصَا (فَعَلٌ ۱۲)

فائدہ : جب کسی کلمہ میں ابتدا اور آخر والی زیادتی کا تعارض آجائے تو آخر والی زیادتی معتبر ہوگی ، کیونکہ زیادتی کا اصل محل آخر کلمہ ہے ۔ جیسے اِنْسَانٌ بروزن فِعْلَانٌ ، مَیْدَانٌ بروزنِ فَعْلَانٌ سے واضح ہے

فائدہ جلیلہ

واضح ہو کہ اہل فن نے جستجو کر کے اس مسئلہ پر کافی تحقیق کی ہے کہ کبھی حرف زائد فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے جیسے اِصْبَعٌ بروزن اِفْعَلٌ اور کبھی فا کلمہ کے بعد ہوتا ہے ، جیسے کَوْکَبٌ بروزن فَوْعَلٌ اور کبھی عین کلمہ کے بعد جیسے حِمَادٌ بروزن فِعَالٌ اور کبھی لام کلمہ کے بعد جیسے فِرْسِنٌ بروزنِ فِعْلِنٌ چاہے شش اقسام میں کلمہ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی لیکن طلبہ کی آسانی کے لئے چند مستعمل اور غریب الاوزان صیغوں کو شش اقسام کی ترتیب سے نقل کیا جاتا ہے

صیغہائے جو امداز ثلاثی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
اِصْبَعٌ	اِفْعَلٌ	انگلی	غَدَوْدَنٌ	فَعَوْعَلٌ	نیند
اَفْکَلٌ	اَفْعَلٌ	کپکپی	خَفَیْفَدٌ	فَعَیْعَلٌ	ایک پرندہ
یَرْمَعٌ	یَفْعَلٌ	پھرکی	جِرْیَالٌ	فِعْیَالٌ	شراب
تُتْفُلٌ	تُفْعُلٌ	لومڑی	ذِهْیُوطٌ	فِعْیُولٌ	ایک جگہ کا نام ہے
مِنْخَرٌ	مِفْعَلٌ	ناک	فِرْنَاسٌ	فِعْنَالٌ	چوہدری
نَرْجِسٌ	نَفْعِلٌ	دخیل	عَقَنْقَلٌ	فَعَنْعَلٌ	ریت کا بڑا ٹیلہ
زَیْنَبٌ	فَیْعَلٌ	ایک خوشبودار درخت	هَبَیَّخٌ	فَعَیَّلٌ	بے وقوف
شَأْمَلٌ	فَأْعَلٌ	بادِ شمالی	فِرْسِنٌ	فِعْلِنٌ	اونٹ کے کھر کا کنارہ
جُنْدَبٌ	فُنْعَلٌ	ٹڈی	طَرْفَاءُ	فَعْلَاءُ	ایک درخت

موزون	وزن	ترجمہ
جَدْوَلٌ	فَعْوَلٌ	نالہ
عُرُنْدٌ	فُعُلٌّ	سخت پیٹھ
زُرْقُمٌ	فُعْلُمٌ	سانپ
تَرْقُوَةٌ	فَعْلُوَةٌ	ہنسلی کی ہڈی
خُنَافِسٌ	فُنَاعِلٌ	شیر
خَيْشُوْمٌ	فَيْعُوْلٌ	ناک کی جڑ
قِنْعَاسٌ	فِنْعَالٌ	موٹا اونٹ
قُصَيْرَى	فُعَيْلَى	بغیر دُم کا سانپ
تَعْضُوْضٌ	تَفْعُوْلٌ	سیاہ زیادہ میٹھا کھجور
تِمْثَالٌ	تِفْعَالٌ	صورت
حِنْطَأْوٌ	فِنْعَلْوٌ	پیٹو
جَلَاوِيْحُ	فَعَاوِيْلُ	گہری وادی
كَرَايِيْس	فَعَايِيْل	چھت کے اوپر کا بالا خانہ
بُرَحَايَا	فُعَلَايَا	ایک جگہ کا نام ہے
رَهَبُوْتَى	فَعَلُوْتَى	خوف
أُسْطُوَانَةٌ	فُعْلُوَانَةٌ	کھمبا
أَبَابِيْل	فَعَاعِيْل	پرندوں کا ایک گروہ
مُكَوْرَى	مُفْعَلَى	کمینہ
مُزَيْقِيَاءُ	فُعَيْلِيَاءُ	نام ہے ایک بادشاہ کا
فَوْضُوْضَى	فَعْلُوْلَى	شریک

موزون	وزن	ترجمہ
اِنْسَانٌ	فِعْلَانٌ	حیوانِ ناطق
سُلْطُوْعٌ	فُعْلُوْعٌ۔فُعْلُوْلٌ	چکنا پہاڑ
حَيُّوْتٌ	فَعُّوْلٌ	نر سانپ
عِفْرِيْتٌ	فِعْلِيْتٌ	سخت خبیث
غِسْلِيْنٌ	فِعْلِيْنٌ	پیپ
اِسْحِمَانٌ	اِفْعِلَانٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے
تَرْكُضَاءُ	تَفْعُلَاءُ	تکبر سے چلنے کا طریقہ
تَرْنَمُوْتٌ	تَفْعَلُوْتٌ	خوش آوازی سے گانا
حَوْصَلَاءُ	فَوْعَلَاءُ	گھونسلہ
قُمَّحَانٌ	فُعَّلَانٌ	زعفران
مَرْمَرِيْسٌ	فَعْفَعِيْلٌ	سخت مکار
دِيْكِسَاءُ	فِيْعِلَاءُ	بکریوں کا ریوڑ
خَنْفَقِيْقٌ	فَنْعَلِيْلٌ	چالاک عورت
يَنَابِعَاءُ	يَفَاعِلَاءُ	ایک جگہ کا نام ہے
خَنْدَقُوْقَى	فَنْعَلُوْلَى	ایک بوٹی کا نام ہے
بَرْدَرَايَا	فَعْلَعَايَا	ایک جگہ کا نام ہے
مَرْجَانٌ	فَعْلَانٌ	ایک قسم کا قیمتی پتھر
اِهْجِيْرَاءُ	اِفْعِيْلَاءُ	عادت
كُذُبْذُبَانٌ	فُعُلْعُلَانٌ	بڑا جھوٹا
يَقْطِيْنٌ	يَفْعِيْلٌ	بیل والی نباتات

صیغہائے جوامداز رباعی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
خُنبُخُثَۃٌ	فُنعُلُلَۃٌ	جڑ	قَرَبُوسٌ	فَعَلُولٌ	زین کے آگے بلند حصہ
کَنَهبُلٌ	فَنَعلُلٌ	ایک درخت	کَنَهْوَرٌ	فَعَلْوَلٌ	تہ بہ تہ بادل
دَوْدَمِسٌ	فَوْعَلِلٌ	خطرناک سانپ	قِرْطَاسٌ	فِعْلَالٌ	کاغذ
شُمَّخْرٌ	فُعَّلْلٌ	متکبر مرد	قِنْطَارٌ	فِنْعَالٌ	کثیر مال
عِلَّکْدٌ	فِعَّلْلٌ	موٹا	حَبَرْکَی	فَعَلْلَی	چیچڑی
جُخَادِبٌ	فُعَالِلٌ	ایک قسم کی ٹڈی	سِبَطْرَی	فِعَلْلَی	متکبرانہ چال
حُبَارِجٌ	فُعَالِلٌ	نر سرخاب	هِنْدَلَی	فِعْلَلَی	ایک سبزی کا نام ہے
سَمَیْدَعٌ	فَعَیْلَلٌ	فیاض سردار	سُلَحْفِیَۃٌ	فُعَلْلِیَۃٌ	کچھوا
فَدَوْکَسٌ	فَعَوْلَلٌ	شیر	قَمَحْدُوَۃٌ	فَعَلْلُوَۃٌ	سر کے پچھلے حصے میں اٹھی ہوئی جگہ
قَرَنْفُلٌ	فَعَنْلُلٌ	لونگ	هَنْدَوِیلٌ	فَعْلَوِیلٌ	موٹا
قِنْدِیلٌ	فِعْلِیلٌ	فانوس	عَنْکَبُوتٌ	فَعْلَلُوتٌ	مکڑی
غُرْنَیْقٌ	فُعْلَیْلٌ	ایک آبی پرندہ	زَعْفَرَانٌ	فَعْلَلَانٌ	کیسر
فِرْدَوْسٌ	فِعْلَوْلٌ	سرسبز وادی	خَنْدَقُوقٌ	فَعْلَلُولٌ	ایک سبزی کا نام ہے
یَعْسُوبٌ	فَعْلُولٌ	شہد کی مکھیوں کا بادشاہ	بَرْنَسَاءٌ	فَعْلَلَاءٌ	ابن آدم
هَبَوْکَرَی	فَعَوْلَلَی	میدان بعد از اختتام جنگ	خَیْتَعُورٌ	فَیْعَلُولٌ	چمک
مَنْجَنِیقٌ	فَنْعَلِیلٌ	جنگ میں قلعوں کی دیوار پر پتھر پھینکنے کی مشین	شَمَنْصِیرٌ	فَعَنْلِیلٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے
جُنَادِبَی	فُعَالِلَی	ایک قسم کی ٹڈی	کُنَابِیلٌ	فُعَالِیلٌ	ایک جگہ کا نام ہے
عُرَیْقِصَانٌ	فُعَیْلِلَانٌ	ایک قسم کی نباتات	عَبَوْثَرَانٌ	فَعَوْلَلَانٌ	ایک خوشبودار بوٹی ہے
زَنْبُورٌ	فَعْلُولٌ	بھڑ	جُخَادِبَاءٌ	فُعَالِلَاءٌ	ٹڈی

صیغہائے جوامد از خماسی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
غَضْرَفُوْطٌ	نَعَلْلُوْلٌ	گرگٹ	خُزَعْبِيْلٌ	فُعَلْلِيْلٌ	باطل
قِرْطَبُوْسٌ	فِعْلَلُوْلٌ	ناقۂ بزرگ	قَبَعْثَرٰى	فَعَلْلَلٰى	بچۂ شتر لاغر
دُرْدَاقِسٌ	فُعْلَالِلٌ	گدی پر اُبھری ہوئی ہڈی	مِغْنَاطِيْس	فِعْلَالِيْل	ایک قسم کا باجہ
قَرَعْبَلَانَةٌ	فَعَلْلَلَانَةٌ	ایک قسم کا کیڑا	مَرْزَنْجُوْش	فَعْلَنْلُوْلٌ	ایک قسم کی سبزی
سَمَرْطُوْلٌ	فَعَلْلُوْلٌ	طویل مضطرب	خَنْدَرِيْسٌ	فَعْلَلِيْلٌ	پرانی شراب
سَلْسَبِيْلٌ	فَعْلَلِيْلٌ	نرم	اِبْرِيْسَمٌ	فِعْلِيْلَلٌ	ریشم

صیغہائے ثلاثی مجرّد صحیح

كَمَا يَعْرِفُوْنَ — صیغہ جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، از باب ضرب ۱۲

وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ — صیغہ جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، از باب نصر ۱۲

كَرِهْتُمُوْهُ — صیغہ جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، از باب سمع ۱۲

اِيَّاكَ نَعْبُدُ — صیغہ جمع متکلم، فعل مضارع معلوم، از باب نصر ۱۲

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ — صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، از باب نصر ۱۲

مُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ — صیغہ واحدہ مؤنثہ، فعل امر حاضر معلوم، از باب ضرب ۱۲

سُجَّدًا — صیغہ جمع مکسر، اسم فاعل از باب نصر ۱۲

لَئِنْ بَسَطْتَّ — صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، از باب نصر ۱۲

وَادْخُلُوا الْبَابَ — صیغہ جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، از باب نصر ۱۲

مِنْ قَرِيْبٍ — صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، تنوین کو حرف علت سے بدلا ۱۲

يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ — صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، فعل امر حاضر معلوم، از باب علم ۱۲

خَالِدِيْنَ — صیغہ تثنیہ مذکر، اسم فاعل حالت جری، از باب نصر ۱۲

وَاهْجُرْهُمْ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب نصر ۱۲

وَلَا تَحْمِلْنَا
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل حاضر معلوم از باب علم ۱۲

فَادْخُلِي
صیغہ واحد مؤنثہ فعل امر حاضر معلوم از باب نصر ۱۲

لَئِنْ بَسَطْتَّ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم از باب نصر ۱۲

يَسْفِكُ الدِّمَآءَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب ضرب ۱۲

بِمَا كَانُوا يَلْبِسُوْنَ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم از باب ضرب ۱۲

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا
صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ از باب منع ۱۲

قَبَآئِلَ
صیغہ جمع مکسر صفت مشبہ

لَاَقْتُلَنَّكَ
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب نصر ۱۲

وَالنّٰزِعٰتِ
صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل، اصل میں نازعات تھا۔ از باب ضرب ۱۲

زُلْفٰی
صیغہ واحد مؤنثہ اسم تفضیل المؤنث از باب نصر ۱۲

وَاعْلَمْ بِغَرَامِ
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب علم حالت وقف ۱۲

لَنَسْفَعًا
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم مؤکد بنون خفیفہ اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا نون خفیفہ بصورت نون تنوین لکھا گیا ہے۔ از باب منع ۱۲

لَا تَجْعَلْنَا
صیغہ واحد مذکر فعل نہی حاضر معلوم از باب منع ۱۲

مِحْرَابٌ
صیغہ واحد مذکر اسم آلہ کبریٰ از باب نصر ۱۲

وَارْكَعُوْا
صیغہ جمع مذکر حاضر از باب علم ۱۲

مَعَ الرَّاكِعِيْنَ
صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل حالت جر۔ از باب علم ۱۲

خَزَنَتُهَا
صیغہ جمع مکسر اسم فاعل از باب ضرب ۱۲

حَامِدَا زَيْدٍ
صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے حذف ہوا۔ از باب علم ۱۲

اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم از باب ضرب ۱۲

عَصْفًا
صیغہ اسم مصدر از باب ضرب ۱۲

بَعِيْدًا
صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ نون تنوین کو الف سے تبدیل کیا ۱۲

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب علم ۱۲

فَرِهُوْن
صیغہ جمع مذکر مخاطبین امر حاضر معلوم از باب علم ۱۲ اصل میں اِذْهَبُوْا تھا نون نوع کا ہے صیغہ واحد متکلم بوجہ وقف کے گیا ہے ۱۲

سَرْعَانَ
اسم فعل بمعنی سَرُعَ ۱۲

صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ

يَتَرَبَّصْنَ صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم از باب تفعّل ۱۲

فَانْفَجَرَتْ صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم از باب انفعال ۱۲

لَا انْفِصَامَ لَهَا صیغہ مصدر از باب انفعال لام زائدہ ہے ۱۲

مُسْلِمُوْا مِصْرٍ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل از باب افعال ۱۲

مُدْهَامَّتَانِ صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل از باب افعلال ۱۲

وَلْيَتَلَطَّفْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم اصل میں لِيَتَلَطَّفْ تھا از باب تفعّل ۱۲

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا صیغہ جمع مذکر غائبین فعل جحد معلوم اصل میں يَتَدَبَّرُوْنَ تھا از باب تفعّل ۱۲

اِضَّرُبُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَضْتَرِبُ تھا از باب افتعال ۱۲

عَقَّدْتُّمْ صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم از باب تفعیل ۱۲

اِطَّهَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں تَطَهَّرَ تھا از باب تفعّل ۱۲

اَلْمُزَّمِّلُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں مُتَزَمِّلٌ تھا۔ از باب تفعّل ۱۲

فَاَصَّدَّقَ صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اَتَصَدَّقُ تھا منصوب بوجہ اَنْ ہے۔ از باب تفعّل ۱۲

اِثَّاقَلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں تَثَاقَلَ تھا باب تفاعل ۱۲

اَسْتَغْفَرْتَ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں ءَ اِسْتَغْفَرْتَ تھا ہمزہ استفہام کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہوا۔ از باب استفعال ۱۲

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم ہمزہ استفہام کا ہے۔ از باب استفعال ۱۲

اَوِ اعْتَمَرَ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب افتعال ۱۲

اِنْصُرُوْمُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَنْصَرِمُ از باب انفعال ۱۲

اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم از باب مفاعلہ ۱۲

اَكْرَمَنِ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم نون وقایہ از باب افعال ۱۲

نَدَّرِكُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَتَدَارَكُ تھا از باب افتعال ۱۲

ضَارِبُوْا صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم از باب مفاعلہ ۱۲

مُزْدَجَرٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا از باب افتعال ۱۲

وَاخْشَوْشَبُوْا صیغہ جمع مذکر غائبین ماضی معلوم از باب افعیعال ۱۲

يَسَّمَّعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع اصل میں يَتَسَمَّعُوْنَ تھا از باب تفعّل ۱۲

فَاشَّبِهَا صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم بنون خفیفہ اصل میں اِشْتَبِهَنْ تھا از باب افتعال ۱۲

وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افتعال

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل از باب افعال ۱۲

وَاسْتَغْفِرِیْ صیغہ واحد مؤنث فعل امر حاضر معلوم از باب استفعال ۱۲

مُدْهَامَّتَانِ صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل از باب افعلال ۱۲

وَاَكْرَمَنِیْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افعال ۱۲

اَنْ تُفَنِّدُوْنِ صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم از باب تفعیل ۱۲

لَوِاطَّلَعْتَ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں لَوْ اِطَّلَعْتَ تھا از باب افتعال ۱۲

مُصَّدِّقِیْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل اصل میں مُتَصَدِّقُوْنَ تھا از باب تفعّل ۱۲

اِذَادَّارَكُوْا صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں تَدَارَكُوْا تھا از باب تفاعل ۱۲

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم از باب افعال ۱۲

قَسَّدْتَّ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں اِقْتَسَدْتَ تھا از باب افتعال ۱۲

اِصَّرَّفَا صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم اصل میں تَصَرَّفَنَّ تھا از باب تفعّل

اِضَّارُبُوْ صیغہ مصدر اصل میں تَضَارُبٌ تھا از باب تفاعل ۱۲

يَضَّرَّعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم اصل میں يَتَضَرَّعُوْنَ تھا از باب تفعّل ۱۲

وَلِيُمَحِّصَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب تفعیل ۱۲

صیغہائے مثال

لَمْ يَلِدْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ يَوْلِدْ تھا از باب ضرب ۱۲

لَمْ يُلَدْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ يُوْلَدْ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

نِمَا صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم مؤکد بنون خفیفہ اصل میں اَوْ نِمَنْ تھا ۱۲

تَتْرَا صیغہ مصدر اصل میں وَتْرًا تھا واؤ کو خلاف قیاس تاء سے تبدیل کیا ۱۲

وَيَنْعِهٖ صیغہ مصدر مثال یائی مضاف بسوی ضمیر حالت وقفی از باب فتح ۱۲

لِدُوا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْلِدُوا تھا از باب ضرب ۱۲

سَعَةً
واحد اسم مصدر اصل میں وَسْعٌ تھا خلاف قانون شاذ طور پر عِدَةٌ جاری ہوا ۱۲

وَذَرُوا الْبَيْعَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْذَرُوا تھا از باب ضرب

اَوْتَرَا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم الف اشباعی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے از باب افعال ۱۲

وَلِوَالِدَيَّ
صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل اصل میں والدین تھا حالت جری ہے نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوا از باب ضرب ۱۲

فَعِظُوهُنَّ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْعِظُوا تھا از باب ضرب ۱۲

سَنَسِمُهُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْسِمُ تھا از باب ضرب ۱۲

لَاتَذَرْنِيْ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم

نَرِدُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْرِدُ تھا از باب ضرب ۱۲

دَعَانِیْ بنیر ناقص
صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْدَعَا تھا نون وقایہ یاء متکلم ہے از باب منع ۱۲

اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم اصل میں تَوْرِثُوْنَ تھا از باب حسب ۱۲

نَتَّضِعُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْتَضِعُ تھا از باب افتعال ۱۲

وَاُوْصِلُ
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب افعال ۱۲

ذَرُوْنِیْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْذَرُوا تھا از باب

اِنِّیْ اَعِظُكَ
صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اَوْعِظُ تھا از باب ضرب ۱۲

عَلٰحِدَةٍ
علیٰ حرف جار حِدَةٌ اسم مصدر ہے اصل میں وَحْدٌ تھا از باب ضرب ۱۲

اِنَّ اَوْهَنَ
صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل المذکر اصل میں اَوْهَنُ تھا از باب ضرب ۱۲

هَبْ لِیْ
صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْهَبْ تھا از باب منع ۱۲

ءَ اَلِدُ
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَوْلِدُ تھا از باب ضرب ۱۲

اُقِّتَتْ
صیغہ واحد مؤنثہ فعل ماضی مجہول اصل میں وُقِّتَتْ تھا از باب تفعیل ۱۲

نَتَّقِلُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْتَقِلُ تھا از باب افتعال ۱۲

عِدْعِدَ
دو صیغے ہیں پہلا صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم اصل میں اِوْعِدْ تھا دوسرا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں وُعِدَ تھا از باب ضرب ۱۲

تُرَاثٌ
صیغہ مصدر از میراث واوی واو کو خلاف قانون تاء سے تبدیل کیا ہے از باب حسب ۱۲

الْحَادِیْ
اصل میں اَلْوَاحِدُ تھا نقل مکانی کر کے فاء کلمہ کو لام کلمہ کے مقام میں منتقل کیا ابتداء بالسکون کے الزام سے عین کلمہ یعنی حاء کو الف پر مقدم کیا ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یاء سے بدلا تو اَلْحَادِیْ ہوا۔

سَتِيقُنُ — صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل مضارع معلوم از باب علم ۱۲

تُقَاةً — صیغہ مصدر اصل میں وُقْيَة تھا واو کو تاسے بدلا اور تا جمع کردانوں میں لازم ہوگیا یعنی تقی یتقی از باب ضرب ۱۲

اِذَا انْشَقَّ — صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اِنْشَقَقَ تھا۔ از باب انفعال ۱۲

وَاطْمَئِنَّ — صیغہ جمع مؤنث نا طبات فعل ماضی مجہول اصل میں اِطْمَأْنَنَّ تھا۔ از باب افعلال ۱۲

فَتَّالَدَا — صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم نون خفیفہ اصل میں تَوَالَدَنْ تھا۔ از باب تفاعل ۱۲

يُوسِرَ — صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول مثال یائی از باب مفاعلہ ۱۲

فَقَعُوا — صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں وَقَعُوا تھا از باب منع

اَوَائِلُ — صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل۔ اصل میں اَوَاوِلُ تھا۔

صیغہائے اجوف

لَمْ نَكُ — صیغہ جمع متکلم فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ نَكُوْنُ تھا واو کو حذف کیا پھر نون کو بھی برائے تخفیف حذف کیا از باب نصر ۱۲

فائدہ: لَمْ نَكُ اِنْ يَكُ لَمْ اَكُ اصل میں لَمْ نَكُوْنُ اِنْ يَكُوْنُ۔ لَمْ اَكُوْنُ نون کو حذف کرکے لَمْ نَكُ الخ پڑھتے ہیں۔ جو نون افعال ناقصہ کے آخر میں واقع ہو دخول جوازم کے وقت اس کا حذف کرنا جائز ہے امام سیبویہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ نون کے بعد حرف ساکن نہ ہو ورنہ حذف جائز نہ ہوگا جیسے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

لُمْتُنَّنِي — صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی معلوم اصل میں لُمْتُنَّ تھا از باب نصر ۱۲

فَلْيَصُمْهُ — صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم اصل میں لِيَصُوْمُ تھا۔ از باب نصر ۱۲

يَنْصَرْنَ — صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم اصل میں يَنْصَوِرْنَ تھا از باب انفعال ۱۲

ثُمَّ ازْدَادُوْا — صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں اِزْتَوَدُوْا تھا از باب افتعال ۱۲

اَنْ يَّطَّوَّفَ — صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں يَتَطَوَّفُ تھا از باب تفعل ۱۲

لَنْ — صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معلوم اصل میں اِلْيَنْ تھا۔ از باب علم ۱۲

لَمْ تَسْطِعْ — صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ تَسْتَطِعْ تھا تاء کو حذف کیا از باب استفعال ۱۲

اِزَّانَ — صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معلوم اصل میں اِزْتَيَنَ تھا از باب افتعال ۱۲

مِتْنَا — صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم اصل میں مَوُتْنَا تھا۔ از باب علم ۱۲

لَائِمٌ — صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں لَاوِمٌ تھا۔ از باب نصر ۱۲

اَفَضْتُمْ
صیغہ جمع مذکر حاضر مخاطبین فعل ماضی معلوم اصل میں اَفْيَضْتُمْ تھا از باب افعال ۱۲

قُوْلَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا از باب نصر ۱۲

فِيْهَا
صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں فُوِهَا تھا۔ از باب نصر ۱۲

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِمْتَيَزُوْا تھا۔ از باب افتعال ۱۲

لَا يُجِيْرُ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم اصل میں لَا يُجْوِرُ تھا۔ از باب افعال ۱۲

فَصُرْهُنَّ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اجوف از باب نصر ۱۲

فَاَعِيْنُوْنِيْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَعْوِنُوْا تھا۔ از باب افعال ۱۲

اَغِثْنَا
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَغْوِثْنَا تھا۔ از باب افعال ۱۲

وَاسْتَعِيْنُوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِسْتَعْوِنُوْا تھا۔ از باب استفعال ۱۲

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ اصل میں لَنْ تَنْيَلُوْا تھا۔ از باب سمع ۱۲

اَطِيْعُوا اللّٰهَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَطْوِعُوْا تھا از باب افعال ۱۲

نَسْتَعِيْنُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَسْتَعْوِنُ تھا۔ از باب استفعال ۱۲

فَاسْتَعِذْ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِسْتَعْوِذْ تھا از باب استفعال ۱۲

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم، اصل میں يُطْوِعُ تھا۔ از باب افعال ۱۲

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر غائب معلوم اصل میں لِيَسْتَجْوِبُوْا تھا۔ از باب استفعال ۱۲

لَا تَمُوْتُنَّ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم مؤکد بہ نون تاکید ثقیلہ اصل میں لَا تَمْوُتُوْنَنَّ تھا۔ از باب نصر ۱۲

لَمَدِيْنُوْنَ
صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول اصل میں مَدْيُوْنُوْنَ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

لِيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ
صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معلوم بنون خفیفہ اصل میں لِيَكُوْنَنْ تھا۔ از باب نصر ۱۲

لَامَ مِيْمَ نُوْنَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول قَالَ کی طرح ۱۲ قِيْلَ کی طرح ۱۲ قُوْلَ کی طرح ۱۲

یَکُوْنَ
صیغہ جمع مؤنث
ماضی معلوم۔
از باب شرف ۱۲

قِسِیٌّ
جمع قَوسٌ اصل میں قُوُوسٌ تھا۔ عین کلمہ کو
لام کلمہ کی جگہ اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی مقلوب کیا گیا
تو قُسُوْوٌ ہوا واؤ زائد بدستور درمیان میں رہا
عین کلمہ (واؤ) پر لام کلمہ والے احکام جاری ہوئے
تو دِعِیٌّ کی طرح ہوا ۱۲

صیغہائے ناقص

فَبِهَا
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں
بَهِیَ تھا۔ از باب علم
فا زائدہ ہے ۱۲

رَاعِنَا
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر
معلوم، اصل میں رَاعِیْنَا تھا۔
از باب مفاعلہ ۱۲

اَلطَّاغُوْتُ (مبالغہ)
طُغْیَانٌ سے مشتق ہے
فَلْعُوْتٌ کے وزن پر اصل میں
طَغَیُوْتٌ تھا، قلب مکانی کے بعد
یا کو الف سے بدلا ۱۲

قُوْلُوْا بغیر امر
صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل ماضی مجہول اصل میں
قُوْلِیُوْا تھا۔ از باب مفاعلہ ۱۲

قَالُوْا بغیر ماضی
صیغہ جمع
مذکر مخاطبین فعل
امر حاضر معلوم
اصل میں قَالِیُوْا تھا
از باب مفاعلہ ۱۲

مَتَنْتَفَنْتَفٰی
یہ دو صیغے ہیں
دونوں واحد مذکر غائب
ماضی معلوم، اصل میں
مَتَیَ اِنْتَفَیَ اِنْتَفَیَ تھے
از باب افتعال ۱۲

اَرْجِهْ وَاَخَاهُ
صیغہ واحد مذکر
مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَرْجِیْ تھا
ضمیر مفعول کا لاحق ہوا تو جِهِ ہوا جس سے
اِبِلٌ کی صورت پیدا ہوئی تو ضمیر مفعول کو ساکن
کرکے اَرْجِهْ کر دیا۔ از باب افعال ۱۲

اَلتَّنَادِ
صیغہ مصدر کا ہے
اصل میں تَنَادُیٌ تھا
از باب تفاعل ۱۲

تُفَادُوْهُمْ
صیغہ جمع مذکر
مخاطبین فعل مضارع
معلوم۔ اصل میں تُفَادِیُوْنَ
تھا۔ از باب مفاعلہ

تَدَّعُوْنَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین
فعل مضارع معلوم، اصل میں
تَدْتَعِیُوْنَ تھا۔ از باب افتعال ۱۲

مِنَ الْقَالِیْنَ
صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
اصل میں قَالِیُوْنَ تھا۔
از باب ضرب ۱۲

مَقْضِیًّا
صیغہ مذکر اسم مفعول
اصل میں مَقْضُوْیٌ تھا۔
از باب ضرب ۱۲

حَفِیًّا
صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ
اصل میں حَفِیْوٌ تھا۔

مُرْجَوْنَ
صیغہ جمع مذکر
سالم اسم مفعول
اصل میں مُرْجَیُوْنَ تھا
از باب افعال ۱۲

لَمْ يُقَالَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں یُقَالَیُ تھا۔ از باب مفاعلہ ۱۲

مَنْ يَعْشُ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں یَعْشُوُ تھا۔ از باب نصر ۱۲

مَحْلُوْلِيْنَ (بخبر اسم مفعول)
صیغہ جمع مونث غائبات فعل منفی ماضی مجہول، اصل میں مَا اُحْلُوْلِيْنَ تھا از باب افیعال ۱۲

عَنَتِ الْوُجُوْهُ
صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم اصل میں عَنَوَتْ تھا۔ از باب نصر ۱۲

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اَنْسٰیَ تھا۔ از باب افعال

لَايَهِدِّيْ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم، اصل میں لَایَهْتَدِیُ تھا۔ از باب افتعال ۱۲

اِهْدِنَا
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِهْدِیْ تھا۔ نَا زائد ہے از باب ضرب ۱۲

تَعَالَوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں تَعَالَوُوْا تھا۔ از باب تفاعل ۱۲

وَاكْسُوْهُمْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اُكْسُوُوْا تھا۔ از باب نصر ۱۲

فَاقْضِ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِقْضِیْ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

خَبَتْ
صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی معلوم اصل میں خَبَوَتْ تھا۔ از باب نصر ۱۲

اَلْجَوَارِ
صیغہ جمع مکسر اسم فاعل اصل میں جَوَارِیُ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

وَاسْتَوَتْ
صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی معلوم اصل میں اِسْتَوَیَتْ تھا۔ از باب افتعال ۱۲

اَلْمُهْتَدِ
صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں مُهْتَدِیُ تھا۔ از باب افتعال ۱۲

لَا تُزَكُّوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم اصل میں تُزَكِّیُوْنَ تھا۔ از باب تفعیل ۱۲

يَدْعُ الدَّاعِ
دو صیغے ہیں پہلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم دوسرا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب نصر ۱۲

نُصْلِهٖ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نُصْلِیُ تھا۔ از باب افعال ۱۲

سَلُوْنَ
صیغہ جمع مونث غائبات فعل ماضی معلوم۔ از باب شرف ۱۲

اَلْمَاعُوْنَ
اصل میں مَعْوُوْنٌ تھا واو کو خلاف قانون عین سے پہلے لائے تو مَوْعُوْنٌ ہوا۔ یہ اسم جامد ہے ۱۲

قُوْرِيْنَ
صیغہ جمع مونث غائبات فعل ماضی مجہول۔ از باب مفاعلہ ۱۲

اِذَادَعَانِ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں دَعَوَ تھا نون وقایہ مکسور ہے بعد حذف یاء متکلم از باب نصر ۱۲

اُتْلُ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اُتْلُوْ تھا۔ از باب نصر ۱۲

صیغہائے لفیف

يَتَّقْهِ

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل مضارع معلوم اصل میں يَوْتَقِيُ تھا
یا جزم سے حذف ہوا اور قاف کو تقفْ سے
تشبیہ دی اور ساکن کیا، ہا ضمیر پر وصل
کی وجہ سے کسرہ آیا ۱۲

رَيَّيَّ

یہاں پانچ یا ہیں ۱ جو کہ عین کلمہ
بدل کر آیا ہے ۲ یا جو کہ اصل میں لام کلمہ ہے
۳ یا جو الف تانیث سے منقلب ہے ۴ یا جو الف
تثنیہ سے منقلب ہے ۵ یا اضافت، اصل میں
رَوْيَيَانِ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

لِيَلِيَنَّ

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل امر غائب معلوم بنون ثقیلہ
اصل میں لِيَوْلِيَنَّ تھا۔
از باب حسب ۱۲

تَقْوٰى

اصل میں وَقْيٰ تھا
واو کو تا سے بدلا اور یا کو
واو سے بدلا۔ یہ اسم جنس ہے
از باب ضرب ۱۲

اِنَّا لَنَزِيْدًا

صیغہ جمع متکلم
فعل مضارع معلوم
اصل میں اِنْ نَوْلِيُ
تھا۔ از باب حسب ۱۲

اُوْفُوْفُوْا

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل ماضی مجہول، اصل میں
اُوْفُوْفِيُوْا تھا۔ از باب
افتعال ۱۲

قُوْا

صیغہ جمع مذکر مخاطبین
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
اِوْقِيُوْا تھا۔ از باب ضرب ۱۲

تُوْرُوْنَ

صیغہ جمع مذکر مخاطبین
فعل مضارع معلوم اصل میں
تُوْرِيُوْنَ تھا۔ از باب افعال ۱۲

مُوْصٍ

صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
اصل میں مُوْصِيٌ تھا۔
از باب افعال ۱۲

لَا تَنِيَا

صیغہ تثنیہ مخاطبین
فعل نہی حاضر معلوم،
اصل میں لَا تَوْنِيَا تھا۔
از باب ضرب ۱۲

يُوْعُوْنَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع
معلوم۔ اصل میں يُوْعِيُوْنَ تھا
از باب افعال ۱۲

وَتَعِيَهَا

صیغہ واحد مؤنثہ
فعل مضارع معلوم
اصل میں تَوْعِيُ تھا نصب ماقبل کی
وجہ سے ہے۔ از باب ضرب ۱۲

لَيُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع
معلوم اصل میں يُوَلِّيُوْنَ تھا
از باب تفعیل ۱۲

لِنَا

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
اِوْلِيْ تھا۔ از باب حسب ۱۲

وَاسْتَحْيُنَّ

صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معلوم
با نون ثقیلہ اصل میں اِسْتَحْيِيُوْا
تھا۔ از باب استفعال ۱۲

فِيْ

صیغہ واحدہ مؤنثہ
مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اِوْفِيِيْ تھا
از باب ضرب ۱۲۔

يُوْسُفْ

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
اِوْفِيْ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

تَوَلَّ

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
تَوَلّٰى تھا۔ از باب تفعّل ۱۲

ءِ

صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اِوْءِيْ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

صیغہائے مہموز

سَلُوْنِیْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اِسْئَلُوْا تھا۔
از باب فتح ۱۲

اَلَمْ تَرَ
صیغہ واحد مذکر مخاطب
جحد معلوم، اصل میں لَمْ تَرْءَیْ تھا
از باب منع ۱۲

اِمَّا تَرَیِنَّ
فعل مضارع صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
مضارع معلوم بانون ثقیلہ
اصل میں تَرْءَیِیْنَ تھا۔ از باب فتح
مضارع مثبت میں جب نون ثقیلہ لاحق
ہوتو لام تاکید یا اِمّا شرطیہ ابتدا میں
آتا ہے ۱۲

اَرِنَا
صیغہ واحد
مذکر مخاطب فعل امر حاضر
معلوم اصل میں اَرْءِیْ تھا
از باب افعال ۱۲

اٰنَسْتُمْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین
فعل ماضی معلوم، اصل میں ءَاْنَسْتُمْ تھا
از باب مفاعلۃ ۱۲

خَطَایَا
خَطِیْئَۃٌ کی جمع مکسر، صفت مشبہ، اصل میں
خَطَایِئُ تھا بروزن فَعَایِلُ بقانون شرائف
خَطَاءِءُ ہوا بقانون اَئِمَّۃ خَطَائِیُ ہوا بعدہٗ
رعایا وقال باع سے خطایا ہوا ۱۲

شَدَقَّ
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں اشْدَقَّ تھا
از باب افعلال ۱۲

اَلْحَمْرُ
صیغہ واحد مذکر
اسم جامد اصل میں
اَلْاَحْمَرُ تھا ۱۲

یُقَرِیْمَنْ
یہ دو صیغے ہیں یُقْرِءُ، اِءْمَنْ تھا
رباعی مجرد مہموز اللام ہے، دوسرا صیغہ
پہلا صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم
واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اِءْمَنْ تھا۔ از باب علم ۱۲

لَمِرِیْ
صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
فعل امر حاضر معلوم اصل میں لَمْ اِرْءِیْ تھا
از باب فعللۃ ۱۲

قَوَلَ بغیر مجرد
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں اِقْتَوَلَ تھا۔
از باب افعیعال ۱۲

لَمَاکُلْ
صیغہ واحد متکلم
فعل جحد معلوم اصل میں
لَمْ اٰءْکُلْ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

سَوَّلَ
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں اِسْئَوَّلَ تھا
از باب افعوّال

لَنْ لَنَ
صیغہ واحد متکلم مشترک
فعل نفی معلوم اصل میں
لَنْ اَلْئَیَ تھا۔ از باب علم ۱۲

بَرَ
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں بَرِءَ تھا
از باب علم ۱۲

لَمَسَ (بغیر ماضی)
صیغہ واحد متکلم
فعل جحد معلوم اصل میں
لَمْ اَسْئَیْ تھا۔ از باب منع ۱۲

اِلَّمَمْنَعْ
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم
اصل میں اِنْ لَمْ اَمْنَعْ تھا۔
از باب منع ۱۲

نُوْنَ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل
ماضی معلوم، اصل میں نُوءْنَ
تھا، از باب نصر ۱۲

فَاْزَرَہٗ
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم، اصل میں
اٰءْزَرَ تھا۔ از باب افعال ۱۲

اُتُوْا
صیغہ جمع مذکر الغائبین
فعل ماضی مجہول، اصل میں
اُتُوْا تھا، از باب نصر ۱۲

لَمْ اَرَ (بغیر ماضی)
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ اَرْءَیْ تھا ازباب منع ۱۲

رِمْ رَمْ رِمْ
یہ دو صیغے ہیں اصل میں اُرْمُرْوْ تھے۔ پہلا صیغہ امر ہے، دوسرا صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم رباعی مجرد اُدَحْرِجُ کی طرح حالت وقف میں ۱۲

رِمْ رِمْ
یہ دو صیغے ہیں پہلا رِمْ عِدْ کی طرح امر ہے دوسرا صیغہ واحد متکلم مضارع اصل میں اُرْءِمْ تھا۔ ازباب افعال ۱۲ حالت وقفی میں

لَنْ نُرِیَ
صیغہ واحد متکلم فعل نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ اصل میں لَنْ اُرْءِیَ تھا۔ ازباب افعال ۱۲

لَمْ لَمْ لِمْ
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَلُمْ لَمْ تھا۔ ازباب فعالۃ ۱۲

رَجُلًا
صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم اصل میں اِرْءَیْ تھا ازباب منع ۱۲

نَبِّیْ زَیْدًا
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں نَبِّئْ تھا۔ ازباب تفعیل ۱۲

آنِسْ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِئْنِسْ تھا۔ ازباب علم ۱۲

مُرُوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اُءْمُرُوْا تھا۔

لَمُلَّ
صیغہ واحد متکلم جحد مجہول اصل میں لَمْ اُلْمَلْ تھا۔ ازباب فتح ۱۲ نون قرب مخرج سے لام ہے ادغام ہوا ۱۲

اِلَّمْ
صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اِنْ اَلَمْ تھا ازباب علم نون قرب مخرج سے لام ہو کر ادغام ہوا۔

هِیَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں هُوِیَ تھا ۱۲

هُوَا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں هُوِءَ تھا ۱۲

يَلْقِ يَلْقِ
یہ دو صیغے ہیں اصل میں يَلْقِيْ اَلْقِيْ تھے پہلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں يَلْقِيْ تھا، دوسرا صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر اصل میں اَلْقِيْ تھا۔

عِدْلِیَ
یہ دو صیغے ہیں پہلا صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم عِدْ، دوسرا صیغہ واحد مذکر ماضی مجہول اصل میں وُلِیَ تھا۔ ازباب ضرب ۱۲

اِیْبَ زَیْدٌ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں وَءِبَ تھا ازباب علم ۱۲

مَنُوْرِيَنَّ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ثقیلہ اصل میں مَنْ اُوْرِيَنَّ تھا۔ ازباب افعال

اُوْ اُوْ اُوْا
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول اصل اُوْءِ وُءِ وُوْا تھا۔ ازباب افتعال ۱۲

آنْسَا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اِنْ اَسَیْ تھا۔ ازباب افعال ۱۲

لَمَا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ اَوْءِیْ تھا۔ ازباب ضرب ۱۲

صیغہائے مضاعف

لَنْفَضُّوْا
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں اِنْفَضَضُوْا تھا۔ لام زائدہ ہے از باب انفعال ۱۲

لَمْنَصَبَّ
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ اَنْصَبَّ تھا۔ از باب انفعال ۱۲

سَتَسَلْسَلْنَ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم اصل میں تَتَسَلْسَلْنَ تھا۔ از باب تفعللہ ۱۲

اَنَّمُنَّ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَمْنُنُ تھا۔ نون ناصبہ سے نون متکلم سے ادغام ہوا ہے از باب نصر ۱۲

اِنَّ اَنَّ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم۔ اصل میں اِئْنَنَّ اَئْنَنَّ تھا۔ از باب انفعال ۱۲

اِبْلَخَّادِمُ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِبْلَخْ خَادِمُ تھا۔ از باب علم ۱۲

دَسّٰهَا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں دَسَّسَ تھا دوسرے سین کو حرف علت سے تبدیل کیا تو دَسّٰی ہوا قاعدہ قال دَسّٰهَا ہوا از باب تفعیل ۱۲

فَظَلْتُمْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم اصل میں ظَلَلْتُمْ تھا لام ثانی کو حذف کیا تو ظَلْتُمْ ہوا۔ باب نصر ۱۲

قَرْنَ
صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِقْرَرْنَ تھا پہلی را کی حرکت نقل کرکے ق کو دی اور را کو حذف کیا، ہمزہ وصلی حذف ہوا از باب علم ۱۲

اَتِمُّوْا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَتْمِمُوْا تھا۔ از باب افعال ۱۲

فَكُبْكِبُوْا
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول۔ از باب فعللہ ۱۲

اُعِدَّتْ
صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی مجہول اصل میں اُعْدِدَتْ تھا۔ از باب افعال

هُزِّيْ
صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل امر حاضر معلوم از باب تفعیل ۱۲

اَعَزُّ
صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل اصل میں اَعْزَزُ تھا۔ از باب ضرب ۱۲

اَضَلَّنَا
صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں اَضْلَلَا تھا۔ از باب افعال ۱۲

فَمَنِ اضْطُرَّ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں اُضْتُرِرَ تھا از باب افتعال ۱۲

يُصَبُّ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول اصل میں يُصْبَبُ تھا۔ از باب نصر ۱۲

لَمْ يَتَسَنَّهْ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم۔ لام کلمہ میں اختلاف ہے (۱) وہ هاء ہے جو وقف کو وصل کے حکم میں ہوا (۲) واو ہے جو حالت جزم میں حذف ہوا (۳) بعض نے اس کو مضاعف کہا ہے کہ اصل میں لَمْ يَتَسَنَّنْ تھا، نون ثالث کو یا سے بدلا اور یا کو الف سے بدل کر جزم میں اس کو حذف کیا از باب تفعل ۱۲

عَضُّوْا
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں عَضِضُوْا تھا از باب علم ۱۲

يُوَسْوِسُ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم مضاعف رباعی۔ از باب فعللہ ۱۲

صیغہائے مرکبات

قِلِرَ

یہ تین صیغے ہیں امر حاضر کے
قِ ۔ لِ ۔ رَ کی طرح ۱۲

لَمُوْدَا

صیغہ واحد متکلم مشترک فعل جحد معلوم
مثال واوی و مہموز اللام اصل میں
لَمْ اَوْدَءْ تھا از باب فتح ۱۲

فَاتَّمُرَنَّ

یہ دو صیغے ہیں ایک اِتَّ اصل میں اِتْئَوْ
تھا صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم
مضاعف ثلاثی و ناقص واوی، دوسرا صیغہ ہے مُرَنَّ
مضاعف ثلاثی مُدَّنَّ کی طرح صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل
امر حاضر معلوم مؤکد بنونِ ثقیلہ۔

شِهَابَارَّ

یہ دو صیغے ہیں ایک شِهَا اصل میں
شْهَیْ تھا، دوسرا بَارَّ یہ حَابَّ
کی طرح۔ دونوں واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم کے صیغے ہیں۔

قِیَاعَنِ الْفِ

یہ تین صیغے ہیں ایک قِیَا صیغہ تثنیہ مذکر
مخاطبین فعل امر حاضر معلوم وَقیٰ یَقِیْ سے،
دوسرا عِنْ اصل میں اِعْوَنْ تھا، تیسرا اِلْفِ
اصل میں اِلْفِیْ تھا اِجْثِ کی طرح۔ آخری
دونوں صیغے واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم
کے ہیں ۱۲

شِیَا

صیغہ مذکر مخاطب فعل امر حاضر
معلوم مؤکد بنون تاکید خفیفہ
لفیف مفروق، اصل میں اِوْشِیَنْ
تھا نون خفیفہ کو بصورتِ تنوین لکھا گیا
لَنَسْفَعًا کی طرح ۱۲

شِ

صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم
مؤکد بنون تاکید خفیفہ اصل میں اِوْشِیِنْ
تھا۔ بعد از تعلیل قِنْ کی طرح ہوا،
نون خفیفہ بصورتِ تنوین لکھا ہوا ہے ۱۲

شُ

صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر
حاضر معلوم یہ قُنْ کی طرح ہے
نون خفیفہ بصورتِ نون تنوین لکھا
ہوا ہے ۱۲

رَحُصَّ

یہ دو صیغے ہیں ایک رَحْ اصل
میں اِرْوَحْ تھا خَفْ کی طرح۔ دوسرا
اُصِصَّ واحد متکلم فعل مضارع معلوم
اصل میں اَوْصِصُ تھا۔ اَعَدُّ کی طرح
ہو کر بعد از تعلیلات رَحُصَّ ہوا۔

شَشُّ

یہ دو صیغے ہیں ایک شَشْ
مُحِفَّ کی طرح دوسرا اُشُّ
اصل میں اُشْشُوْ تھا بصورت اجتماعی
ادغام ہو کر شَشُّ ہوا ۱۲

فَلْنَكَكُنِكَا

یہ تین صیغے ہیں ایک اُکْنُکْ
دوسرا اُکْنِکْ تیسرا اُکْنُکَنْ
پس فا کے آنے کے بعد ہمزہ وصلی گر گیا
ہمزہ اول کی حرکت نقل کرکے ما قبل کو دی گئی
اور نون خفیفہ کو الف سے بدلا ۱۲

تصدیقاتِ اساتذۂ عظّام

رئیس المحدثین یادگار سلف شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد شریف اللہ مدظلہ جامعہ اسلامیہ شمس العلوم رحیم یارخان

عزیز القدر نورچشم مولوی عبید اللہ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد آنکہ کنز النوادر فی القوانین والمصادر کو دیکھ کر مسرت ہوئی۔ انشاء اللہ توقع سے زیادہ مفید ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ اس کو آخرۃ کا ذخیرہ کنز ہی بنائے اور دنیا میں بھی اسی کنز کا فیض عام فرما دے۔ والسلام

محمد شریف اللہ عفی عنہ

حامیٔ سُنّت شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان مدظلہٗ مدرسہ عربیہ بحر العلوم توحید آباد تحصیل صادق آباد

احقر نے کنز النوادر فی القوانین والمصادر کا مسودہ پورے استیعاب سے سُنا اور عزیزم مولانا صاحب کو اجازت بھی دی کہ چھپائی کرائیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرما کر اجر عطا فرماویں۔ میں اپنے شاگردوں اور احباب کو کہوں گا کہ دعا بھی کریں اور کتاب خرید کر فیضیاب ہوں

دعا گوئے و دعا جوئے

نصر اللہ عفی عنہ

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا قاضی عبدالرحمان مدظلہ امیر جمعیت علماء اسلام

قلات

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب زید علمہٗ کی کتاب کنز النوادر فی القوانین والمصادر جوکہ محترم مولانا کی نہایت محنت وعرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ آج بروز جمعرات بذریعہ مولانا نور احمد صاحب مدرسہ جامعہ مالکیہ میں موصول ہوئی۔ اگرچہ کتاب کو مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملا مگر سرسری نظر سے معلوم ہوا کہ مولانا نے بڑی محنت سے کتاب لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مولانا صاحب کو اجر جزیل عطا فرمادیں اور امید ہے کہ علم الصرف کے شائقین اس سے ضرور استفادہ فرمادیں گے کیونکہ مولانا نے بہت سہل اور سلیس عبارت میں ہر قانون کی توضیح فرمائی ہے۔ اور امثلہ سے کتاب ہٰذا کو منور کردیا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ اگرچہ بندہ اس قابل نہیں کہ کسی کتاب کی تقریظ کرے تاہم مولانا کی وجہ سے تقریظ کرنا پڑا۔ فقط

عبدالرحمٰن عفی عنہ القریشی

بحر ذخار شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد مدظلہ جامعہ عربیہ دارالقرآن

کرخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد مولانا محمد عبیداللہ صاحب کی تالیف کنز النوادر کو مختلف مقامات سے دیکھا اور اس سے استفادہ کیا۔ ماشاء اللہ ارشاد الصرف پر بہتر تلخیص و تشریح واضافات مفیدہ پر مشتمل پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمادے۔ اور طلبۂ علوم دینیہ کو اس سے استفادہ کی توفیق سے نوازے۔ آمین

احقر نیک محمد

مدرس دارالقرآن کرخ

حال نزیل جامعہ معارف شرعیہ نال

شیخ التفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد حسین شاہ صاحب نیلوی سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (ہند)

حال جامعہ ضیاء العلوم سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد: کتاب مسمیٰ بہ "کنز النوادر" تالیف کردہ حضرت مولانا المولوی محمد عبید اللہ صاحب زادہ اللہ علما وفہما وعملا وافادۃ للطلبۃ واہل العلم کا کچھ حصہ میں نے دیکھا۔ ساری کتاب مصروفیات کی وجہ سے نہ دیکھ سکا۔ بہرحال مشتے نمونہ از خروارے اتنے حصے سے معلوم ہو رہا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ ومنہ وکرمہ یہ کتاب طلبہ علوم عربیہ کے لیے نہایت مفید ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ کیلئے مفید بنائے اور مؤلف کتاب کو اپنی بارگاہ میں منظور ومقبول فرمائے اور ان کی محنت کو بارآور فرمائے اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

وانا الاحقر الافقر المدعو بمحمد حسین صانہ اللہ عن الشین المدرس بالجامعہ ضیاء العلوم الواقعۃ بلاک ۱۸ بلدۃ سرگودھا پاکستان

امام المعقول والفنون حضرت مولانا شبیر احمد مدظلہ صدر مدرس دار العلوم اسعدیہ کوٹ سبزل

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد محترم مولانا محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ شیخ فن حضرت استاذیم مولانا نصر اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خصوصی شاگرد ہیں اور خود کئی سالوں سے بقاعدگی کے ساتھ ارشاد الصرف کا دورہ پڑھا رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب کنز النوادر ان کی تالیف ہے۔ میں نے کتاب ہذا کے اکثر مقامات بغور دیکھے اور کتاب کو مفید پایا۔ زبان نہایت سادہ اور سلیس استعمال کی گئی ہے۔ احترازی واتفاقی مثالوں کی خوب وضاحت کر کے قوانین کے اجراء کی مشق کرائی گئی ہے۔ امید ہے کہ علماء وطلباء مولانا کی کاوش کو بنظر تحسین دیکھیں گے اور کتاب ہذا سے افادہ واستفادہ کرنے کی بھرپور کوشش فرمادیں گے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

شبیر احمد

مدرس دار العلوم اسعدیہ کوٹ سبزل

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
پیش لفظ	۳	بحث قوانین	۲۴	(۲۴) قانون تتصرف تتضارب الخ	۴۵
مقدمہ	۴	(۱) قانون ضربن اول و دوم	۲۵	(۲۵) قانون اسّمع اشّبہ	۴۶
مقام علم الصرف	۵	(۳) قانون ضربتم انتم	۲۶	(۲۶) قانون اظّلم اظّلم	۴۶
تعریف علم الصرف	〃	(۴) قانون ماضی مجہول	۲۷	(۲۷) قانون ادّغم ازّجر	۴۷
موضوع علم الصرف	〃	(۵) قانون مضارع مجہول	۲۷	(۲۸) قانون اِثّبتَ	۴۹
غرض علم الصرف	〃	(۶) قانون اسم فاعل	۲۷	(۲۹) قانون خصّم کظّم	۴۹
واضع علم الصرف	〃	(۷) قانون مدہ زائدہ	۲۸	(۳۰) قانون حروف شمسی و قمری	۵۰
مصنف کتاب	〃	(۸) قانون اسم مفعول	۳۰	(۳۱) قانون لم یحمرَّ	۵۲
چند اصطلاحات مستعملہ	۶	(۹) قانون نون تثنیہ و جمع	۳۰	(۳۲) قانون عِدۃٌ	۵۳
بدان اسعدک اللہ الخ	۷	(۱۰) قانون نون تنوین	۳۱	(۳۳) قانون اقامۃٌ استقامۃٌ	۵۴
اقسام اسم	۸	(۱۱) قانون نون خفیفہ	۳۲	(۳۴) قانون اتّقد اتّسر	۵۵
میزان در کلام عرب الخ	۹	(۱۲) قانون نون اعرابی	۳۲	(۳۵) قانون وعدتّ	۵۶
اقسام حروف	۱۰	(۱۳) قانون یرملون	۳۳	(۳۶) قاعد اشاح	۵۷
حروف زائدہ کی پہلی تقسیم	۱۱	(۱۴) قانون اخفاء اظہار	۳۴	(۳۷) قانون یعد	۵۸
حروف زائدہ کی دوسری تقسیم	〃	(۱۵) قانون امر حاضر معلوم		(۳۸) قانون اواعد	۵۹
پہچان قسم اول و دوم	۱۲	(۱۶) قانون الف فاصلہ		(۳۹) قانون یاحل ییجل ییجل	۶۰
فائدہ	〃	(۱۷) قانون اسم ظرف		(۴۰) قانون یوسر	۶۰
تعریف ثلاثی رباعی خماسی	۱۳	(۱۸) قانون ضروب و مضاریب	۳۸	(۴۱) قانون قال باع	۶۳
فائدہ	۱۴	(۱۹) قانون الف مقصورہ و ممدودہ	۳۸	(۴۲) قانون التقائے ساکنین	۶۶
اوزان اسم جامد	۱۵	(۲۰) قانون حلقی العین	۴۰	(۴۳) نقشہ علی غیر حدہٖ	۶۷
تشریح ہفت اقسام	۱۶	(۲۱) قانون اعلم تعلم نعلم	۴۱	(۴۴) قانون قلن طلن	۶۹
تشریح اسم جامد و مصدر و مشتق	۲۱	(۲۲) قانون شرائف	۴۱	(۴۵) قانون خفن بعن	۷۰
باب اول صرف صغیر	۲۲	(۲۳) قانون ہمزہ وصلی و قطعی	۴۳	(۴۶) قانون یقول یبیع	۷۰

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
(۴۷) قانون یقال یباع	۷۲	(۷۳) قانون سول مستھزیون	۹۵	مصادر باب افعال تفعیل	۱۱۹
(۴۸) قانون قائل بائع	۷۳	(۷۴) قانون آلحسن	۹۶	مصادر باب مفاعلہ تفعل	۱۲۰
(۴۹) قانون قیام قیال	۷۴	(۷۵) قانون متجانسین	۹۶	مصادر باب تفاعل افتعال	۱۲۱
(۵۰) قانون قویل قویلۃ	۷۵	معین الطلاب فی خواص الابواب	۱۰۱	مصادر باب انفعال	۱۲۲
(۵۱) قانون قولن	۷۷	ابواب ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد میں فرق	۱۰۲	مصادر باب استفعال	۱۲۳
(۵۲) قانون دُعاءٌ	۷۷	مجرد کو مزید بنانے سے فوائد۔	۱۰۵	مصادر باب افعیلال	۱۲۴
(۵۳) قانون دُعِیَ	۷۸	خواص باب افعال	۱۰۸	مصادر باب افعوّال	۱۲۵
(۵۴) قانون یدعو یرمی	۷۸	خواص باب تفعیل	۱۰۹	مصادر باب افعیعال	۱۲۵
(۵۵) قانون یدعی	۸۰	خواص باب مفاعلہ	۱۰۹	مصادر باب فعللۃ	۱۲۵
(۵۶) قانون ادلِ تبنِّ اول	۸۰	خواص باب تفعل	۱۱۰	مصادر باب تفعلل افعنلال	۱۲۶
(۵۷) قانون ادلِ تبنِّ دوم	۸۲	خواص باب تفاعل	۱۱۰	مصادر باب افعلاّل	۱۲۷
(۵۸) قانون لم یدع ادع	۸۳	خواص باب افتعال	۱۱۱	امتحان الطلبہ فی الصیغ المشکلہ	۱۲۸
(۵۹) قانون لتدعُوُنَّ لتدعِینَّ	۸۴	خواص باب انفعال	۱۱۱	تصدیقات	۱۴۸
(۶۰) قانون دعٰی فتوٰی	۸۵	خواص باب استفعال	۱۱۱	فہرست	۱۵۱
(۶۱) قانون رضایا اداوا	۸۶	خواص باب افعلال	۱۱۲		
(۶۲) قانون رُضِیَ رضیۃ	۸۷	خواص باب افعیلال	۱۱۳		
(۶۳) قانون قویہ قویان	۸۸	خواص باب افعیعال	۱۱۳		
(۶۴) قانون رمیٌ	۸۸	خواص باب افعوّال	۱۱۳		
(۶۵) قانون یامن یومن	۸۹	خواص باب تفعلل	۱۱۳		
(۶۶) قانون آمن اومن	۹۰	خواص باب فعللۃ	۱۱۴		
(۶۷) قانون غلام یحمد	۹۱	خواص باب افعنلال	۱۱۴		
(۶۸) جاءٍ شاءٍ	۹۲	خواص باب افعلاّل	۱۱۴		
(۶۹) یسل	۹۳	بحر الجواہر فی کشف المصادر	۱۱۵		
(۷۰) قانون افیس خطیّۃ	۹۴	مصادر باب فَعَلَ یَفْعِلُ	۱۱۶		
(۷۱) قانون قری	۹۵	مصادر باب فَعَلَ یَفْعَلُ فَعِلَ یَفْعَلُ	۱۱۷		
(۷۲) قانون سال	۹۵	مصادر باب فَعَلَ یَفْعُلُ	۱۱۸		